علاماتِ قیامت

اور نزولِ مسیحؑ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

مفتی اعظم پاکستان

مکتبہ دار العلوم کراچی

علاماتِ قیامت

اور نزولِ مسیحؑ

*

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

رئیس دار الافتاء و رئیس جامعہ دار العلوم کراچی

*

مکتبہ دار العلوم کراچی

باہتمام : محمد قاسم گلگتی

طبع جدید : شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ ...... جولائی 2010ء

فون : 5042280 - 5049455

ای میل : mdukhi@cyber.net.pk

ملنے کے پتے

مکتبہ دارالعلوم احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی ﴿ ناشر ﴾

- ادارۃ المعارف احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
- مکتبہ معارف القرآن احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
- ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور
- دارالاشاعت اردو بازار کراچی
- بیت الکتب گلشن اقبال نزد اشرف المدارس کراچی

فہرست مضامین

مضمون — صفحہ

دیباچہ طبع اول ۷

عرض مؤلف ۸

حصہ اول

مسیح موعود کی پہچان ۱۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات سے مرزا جی اوران کے دعووں کا کوئی تعلق نہیں . ۱۳

علامات مسیح کا اجمالی نقشہ اوران کا مقابلہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات سے

(بصورت جدول) ....

حصہ دوم

نزولِ مسیح کی احادیث متواترہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح

کا اردو ترجمہ ۵۷

عرض مترجم ۵۸

وہ احادیث جن کو ائمہ حدیث نے ''صحیح'' یا ''حسن'' قرار دیا ہے

(از حدیث نمبر ا تا نمبر ۴۰) ۶۲

وہ احادیث جن کو ائمہ حدیث نے اپنی کتابوں میں روایت کیا اور ان پر سکوت فرمایا

(از حدیث نمبر ۴۱ تا نمبر ۷۵) ۱۰۶

آثار صحابہ و تابعین (از حدیث نمبر ۷۶ تا نمبر ۱۰۰) ۱۲۰

الخطط کی ایک حدیث مرفوع نمبر ۱۰۱ .... ۱۳۱

تتمہ ۱۳۲

مزید احادیث مرفوعہ (از حدیث نمبر ۱۰۲ تا نمبر ۱۰۸) ۱۳۳

مزید آثار صحابہ و تابعین (از حدیث نمبر ۱۰۹ تا ۱۱۶) ۱۳۶

حصہ سوم

(علاماتِ قیامت پر ایک تحقیقی مقالہ) ۱۳۹

قیامت اور علاماتِ قیامت ۱۴۱

علاماتِ قیامت کی اہمیت ۱۴۳

ان علامات کی کیفیت ۱۴۵

علاماتِ قیامت کی احادیث میں تعارض کیوں نظر آتا ہے؟ ۱۴۶

علاماتِ قیامت کی تین قسمیں ۱۵۱

قسم اول (علامات بعیدہ) ۱۵۱

فتنہ تاتار ۱۵۲

نار الحجاز ۱۵۴

قسم دوم (علاماتِ متوسطہ) ۱۶۰
قسم سوم (علاماتِ قریبہ) ۱۶۲
فہرستِ علامات کی خصوصیات ۱۶۲
فہرست علامات قیامت (بترتیب زمانی) مع حوالہ احادیث ۱۶۵
امام مہدی ۱۶۶
خروجِ دجال سے پہلے کے واقعات ۱۶۸
خروج دجال ۱۶۹
دجال کا حلیہ ۱۷۱
فتنہ دجال ۱۷۴
نزول عیسیٰ علیہ السلام ۱۸۰
عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ ۱۸۱
مقامِ نزول، وقتِ نزول اور امام مہدی ۱۸۳
دجال سے جنگ ۱۸۶
قتل دجال اور مسلمانوں کی فتح ۱۸۷
یاجوج ماجوج ۱۹۱
یاجوج ماجوج کی ہلاکت ۱۹۲
عیسیٰ علیہ السلام کی برکات ۱۹۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح اور اولاد ۱۹۹
آپ کی وفات اور جانشین ۲۰۰
متفرق علاماتِ قیامت ۲۰۱
دھواں ۲۰۲

آفتاب کا مغرب سے طلوع ۲۰۲
دابۃ الارض ۲۰۳
یمن کی آگ ۲۰۳
مومنین کی موت اور قیامت ۲۰۴

☆☆☆

دیباچہ طبع اول

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے، بنیادی حصہ حصۂ دوم ہے جو والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہم نے اپنے شیخ امام عصر حجۃ الاسلام علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی ہدایت کے مطابق تالیف فرمایا تھا اور عربی زبان میں ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' کے نام سے پہلی بار دیوبند سے اور دوسری بار حلب (شام) سے شائع ہو چکا ہے، اور اب والد ماجد مدظلہم کے حکم پر احقر نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے اور اس کے مختصر حواشی بھی اردو میں تحریر کئے ہیں۔

پہلا حصہ حصۂ دوم ہی کی ایک خاص انداز پر تلخیص ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات کا مقابلہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات سے کیا گیا ہے، یہ حضرت والد ماجد مدظلہم نے اردو ہی میں تالیف فرمایا تھا اور کئی بار ''مسیح موعود کی پہچان'' کے نام سے الگ شائع ہو چکا ہے۔

تیسرا حصہ علاماتِ قیامت کے بارے میں احقر نے تالیف کیا ہے اس میں وہ تمام علاماتِ قیامت ایک خاص انداز پر مرتب کی گئی ہیں جو حصۂ دوم کی احادیث میں آئی ہیں، نیز علاماتِ قیامت کے بعض اہم پہلوؤں پر قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی بحث کی گئی ہے۔

اب تینوں حصے پہلی بار یکجا کتابی شکل میں ''علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح'' کے نام سے شائع کئے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نافع اور مقبول بنائے۔ آمین۔

ناچیز محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ
خادم طلبہ ودار الافتاء دار العلوم کراچی نمبر ۱۴

۱۹ / صفر ۱۳۹۳ھ

عرض مؤلف

آج سے سینتالیس سال پہلے شعبان ۱۳۴۵ھ میں جب کہ احقر دار العلوم دیو بند میں درس و تدریس کی خدمت انجام دیتا تھا دار العلوم کے صدر مدرس حجۃ الاسلام سیدی واستاذی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب قدس اللہ سرہ نے نزول مسیح علیہ السلام کے متعلق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع فرما کر ان کو کتابی شکل میں تدوین و تالیف کے لئے احقر کو مأمور فرمایا تھا، حسب الحکم یہ کتاب تیار ہو کر اسی وقت بنام "**التصریح بما تواتر فی نزول المسیح**" شائع ہوگئی، یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ یہ مجموعہ احادیث صرف کسی فرقہ کا رد نہیں بلکہ علامات قیامت کے متعلق احادیث معتبرہ کا اہم مجموعہ ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کے پڑھنے اور یاد رکھنے کی چیز ہے مگر حسب ارشاد استاذ المحترم اس کو عربی زبان میں لکھا گیا تھا تا کہ عراق و مصر وغیرہ میں جہاں قادیانیوں نے نزول مسیح علیہ السلام کے مسئلے میں فتنہ پھیلایا ہے اس کو پہنچایا جاسکے۔

اردو دان حضرات کے لئے احقر نے اس رسالہ کا خلاصہ بنام "مسیح موعود کی پہچان" الگ لکھ کر شائع کیا، اس اردو رسالے میں حدیث سے ثابت شدہ مضمون اور علامات مسیح موعود کو مختصر عنوان کی صورت میں لکھ دیا گیا اور تفصیل کے لئے اس حدیث کا حوالہ دے دیا گیا جو رسالہ التصریح میں اس مضمون سے متعلق آئی ہے، التصریح میں احادیث پر نمبر ڈال دیئے گئے

تھے، مسیح موعود کی پہچان میں ان نمبروں کا حوالہ لکھ دیا گیا۔

مگر یہ ظاہر ہے کہ التصریح کے عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے اس سے استفادہ صرف اہل علم ہی کر سکتے تھے، ضرورت تھی کہ التصریح کا اردو ترجمہ ضروری تشریح کے ساتھ کر دیا جائے۔

مگر زمانے کے مشاغل و ذواہل نے اس کی فرصت نہ دی یہاں تک کہ یہ دونوں شائع شدہ رسالے بھی نایاب ہوگئے، پھر ملک شام حلب کے ایک بڑے ماہر عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن و حدیث میں حق تعالیٰ نے ان کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے ان سے ابتدائی ملاقات تو ۱۹۵۶ء میں موتمر عالم اسلامی کے اجلاس منعقدہ دمشق میں احقر کی حاضری کے وقت ہوئی تھی، وہ غالباً ۱۳۸۰ھ میں کراچی تشریف لائے اور رسالہ التصریح پر خاص حواشی اور تحقیق کے ساتھ دوبارہ اشاعت کا عزم ظاہر فرمایا ایک نسخہ کتاب کا جو میرے پاس تھا موصوف کو دے دیا موصوف نے اپنی مہارت اور کمال علمی سے ماشاءاللہ کتاب کا حسن چند در چند کر دیا اور بیروت سے ۱۳۸۵ھ میں بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی۔

اس کتاب کی تجدید نے پھر اس ارادے کی تجدید کر دی کہ اس کا اردو ترجمہ کر کے رسالہ مسیح موعود کے ساتھ شائع کیا جائے اس لئے برخوردار عزیز مولوی محمد رفیع سلمہ، مدرس دارالعلوم کراچی کو یہ کام سپرد کیا، اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر و عافیت میں ترقیات ظاہرہ و باطنہ عطا فرمادے کہ انہوں نے بڑے سلیقہ سے رسالہ التصریح کی تمام احادیث کا نہایت سلیس و صحیح ترجمہ اور اس کے ساتھ حواشی میں خاص خاص تشریحات بھی لکھ دیں۔

اور ایک کام اور کیا جو اپنی جگہ ایک مستقل خدمت ہے کہ علامات قیامت جو رسالہ التصریح میں منتشر طور سے آئی ہیں ان کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ ایک فہرست کی صورت میں جمع کر دیا، جس سے یہ کتاب علامات قیامت کے اہم مباحث کا مرتب مجموعہ ہوگیا، اور اس رسالہ کے شروع میں علامات قیامت سے متعلق چند اہم مباحث نہایت محنت و تحقیق کے ساتھ

درج کر دیں جن میں علامات قیامت کے مابین ظاہری تعارض کے شبہات کا ازالہ اور علامات قیامت کی تین قسموں پر تقسیم علامات بعیدہ، متوسطہ اور قریبہ کی تفصیلات کے ضمن میں فتنہ تاتار اور نار حجاز پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔

جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء و وفقہ لما یحب و یرضاہ

اب زیر نظر کتاب تین مستقل رسالوں کا مجموعہ ہوگئی، (۱) ایک مسیح موعود کی پہچان (۲) دوسرا التصریح کی احادیث کا ترجمہ اور شرح (۳) تیسرا علامات قیامت ترتیب و تحقیق کے ساتھ، حق تعالیٰ مقبول و مفید بنا دے۔

وھو المستعان وعلیہ التکلان.

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

۱۵/صفر ۱۳۹۳ھ

حصۂ اول:

مسیح موعود کی پہچان

قرآن وحدیث کی روشنی میں علاماتِ مسیح
کا اجمالی نقشہ

تالیف
مفتی اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد، آفتاب نبوت کے غروب کے بعد اسلامی دنیا پر ہزاروں مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، حوادث کی خطرناک آندھیاں چلیں، فتنوں کی بارشیں ہوئیں، خانہ جنگیاں اور فرقہ بندیاں ہونے لگیں، خصوصاً ہجری تاریخ کے ایک ہزار سال پورے ہونے کے بعد تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق گویا فتن کی لڑی ٹوٹ پڑی، جو دن آیا ایک نیا فتنہ لے کر آیا جو رات ہوئی ایک بھیانک ظلمت ساتھ لائی، یہ سب کچھ ہوا لیکن قادیانی فتنہ نے جتنا صدمہ عالم اسلام کو پہنچایا ہے اس کی نظیر اسلامی تاریخ میں نہیں پائی جاتی، اس فتنہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کے لباس میں بدترین کفر کی تبلیغ کی اور اس مکر سے ہزاروں مسلمانوں کو کافر بنا دیا، نبوت، وحی، شریعت مستقلہ کے دعوے کئے اپنی وحی کو بالکل قرآن کے برابر بتلایا، عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو اکثر انبیاء علیہم السلام سے افضل کہا، بلکہ ہمارے آقا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ آپ سے افضلیت کے دعوے کئے، آپ کے معجزات کل تین ہزار اور اپنے دس لاکھ بتلائے، انبیاء علیہم السلام کی توہین کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مغلظات گالیاں دیں، بہت سی ضروریات دین اور قطعیات اسلامیہ کا انکار اور نصوص قرآن وحدیث کی تحریف کی، اپنے نبی ماننے والی ایک مٹھی جماعت کے سوا ساری امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے کروڑہا مسلمانوں کو کافر و جہنمی کہا۔

یہ مرزا صاحب کے وہ دعوے ہیں جن کا راگ ان کی اکثر تصانیف میں مکرر سہ کرر الاپا گیا ہے، احقر نے ان کے اسی قسم کے پینتالیس دعوے خود ان کی تصانیف سے نقل کر کے

ان کی عبارتیں معہ حوالہ صفحات ایک مختصر رسالہ (دعاوی مرزا[۱]) میں جمع کی ہیں۔

الغرض مرزا صاحب کو یہ لمبے چوڑے دعوے دنیا کے سامنے پیش کرنے تھے لیکن انہوں نے دیکھا کہ ابھی تک مسلمان ایمان سے اتنے کورے نہیں ہوئے کہ ان کے ہر دعوے کو ماننے کے لئے تیار ہو جائیں اسی لئے اپنے دعویٰ اور عقائد کفریہ پر پردہ ڈالنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے تراشے، وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ اور حیات مسیح میں بحثیں اور جھگڑے بھی اسی مصلحت کے لئے ایجاد کئے گئے کہ لوگوں کی توجہ ادھر مصروف ہو جائے ورنہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات سے مرزا جی اوران کے دعووں کا کوئی تعلق نہیں

کیونکہ کسی شخص کا مسیح موعود یا نبی یا ولی بننا کسی دوسرے کی موت و حیات سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا بلکہ ان سب باتوں کا معیار صرف یہ ہے کہ اگر اس کے ذاتی اخلاق وصفات عقائد واعمال معاشرت ومعاملات اس کے متحمل ہیں اور شرعی قوانین اس کے دعوے کو تسلیم کرنے سے مانع نہیں تو تسلیم کیا جائے ورنہ نہیں، مگر ہم تھوڑی دیر کے لئے اس بات کو تسلیم کرلیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام (مرزا جی کے دعوے کے مطابق) وفات پا چکے اور اب جس مسیح موعود کے نزول کی خبریں اسلامی روایات میں منقول ہیں وہ ان کے مثیل کوئی اور شخص ہوں گے تب بھی مرزا جی کے لئے مسیحیت کا ثابت ہونا محال ہے کیونکہ ؎

کس نیاید بزیر سایہ بوم
ورہما از جہاں شود معدوم

مرزا جی کے اعمال واخلاق عمر بھر کے کارنامے دیکھنے والا آدمی تو ان کو مسلمان بھی نہیں سمجھ سکتا، مسیح موعود تو بڑی چیز ہے، بہرحال ''عقل'' اس مرزائی منطق کے سمجھنے سے قاصر

---

(۱) یہ رسالہ اور ہر قسم کی دینی کتابیں مکتبہ دارالعلوم کراچی نمبر۱۴'' سے مل سکتی ہیں۔

ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو تو مرزا زندہ ہوں اور نبی بن بیٹھیں ورنہ ان کی اور ان کے دعوؤں کی موت آجاوے، ہاں ہمت اور عقل کی بات یہ تھی کہ اگر ان کو مسیح موعود بننا تھا تو مرد میدان بن کر سامنے آتے اور اپنے اندر وہ صفات اور اخلاق و عادات دکھلاتے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے اندر تھے اور خلق خدا کے لئے وہ کام کر جاتے جو مسیح موعود کے فرائض منصبی ہیں، پھر اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بھی ہوتے تو شاید لوگ انہیں بھول جاتے اور کہہ اٹھتے ؎

من کہ امروزم بہشت نقد حاصل می شود
وعدۂ فردائے زاہد را چرا باور کنم

لیکن یہاں تو اس کے نام صفر ہی نہیں بلکہ نقیض صریح موجود تھی مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ ہوگا کہ وہ دنیا کو مسلمانوں سے اس طرح بھر دیں گے جیسے پانی سے برتن بھر جاتا ہے اور کوئی کافر باقی نہ رہے گا، مرزا جی تشریف لائے تو آپ کی برکت سے دنیا کے ستر کروڑ مسلمان (آپ کے فتوی کے مطابق) کافر ہو گئے خوب مسیحائی کی ؎

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیا ہو زندگی
کون رہبر بن سکے جب خضر بہکانے لگے

دنیا تو اپنے مصائب سے عاجز ہو کر خود ہی مسیح کے انتظار میں ہے کہ وہ تشریف لائیں، تو ہم ان کے قدم لیں، لیکن کوئی مسیحائی بھی تو دکھائے ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

الحاصل واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوئ مسیحیت کو حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و وفات سے کوئی تعلق نہیں، یہ بحث ہی محض اس پالیسی پر مبنی ہے کہ لوگوں کی توجہ اس طرف جذب کر لی جائے تاکہ وہ مدعیٔ مسیحیت کا جائزہ لینے اور اس کے اخلاق و اعمال معاملات و حالات کو حضرت مسیح کی صفات سے تطبیق دینے کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر ایسا کیا گیا تو خط منحنی کی تطبیق خط مستقیم پر کیسے ہوگی، یہاں کفر، جھوٹ، مکر و ہوا پرستی کے سوا

کیا رکھا ہے تاویلات بلکہ تحریفات کرتے بھی نہ بن پڑے گی اور سوائے اس کے کہ سیکڑوں نصوص شرعیہ کی صریح تکذیب کر کے کفر کا ایک اور تمغہ حاصل کریں اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا اس لئے اصول مرزائیت میں زبردستی وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کو درج کیا گیا بلکہ اسی مسئلہ کو تمام اپنے مذہب و، صداقت کا سنگ بنیاد بتلایا گیا، علماء جانتے تھے کہ مرزا صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ان کی ذات اور ذاتی صفات عقائد و اخلاق معرکہ بحث نہ بنیں بلکہ لوگ اس مسئلہ میں الجھے رہیں کیونکہ اول تو یہ مسئلہ علمی ہے عوام اس کے حق و باطل کی تمیز ہی نہ کرسکیں گے، مناظرہ میں ہر قسم کی شکست وذلت کے باوجود بھی مرزا جی کو کہنے کی گنجائش رہے گی کہ ہم جیتے، اور اگر بالفرض اہل حق نے کہیں ان کا منہ اس طرح بھی بند کردیا کہ وہ بالکل نہ بول سکے تب بھی زیادہ سے زیادہ لوگوں پر یہ اثر ہوگا کہ ایک فروعی سی بحث ہے اس میں اگر ان کا خیال مخالف ہی ہے تو کوئی بڑی بات نہیں ایسے اختلافات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے، غرض اس بحث کی وجہ سے مرزائیت کے عظیم الشان اور خطرناک فتنہ کو ہلکا اور خفیف اختلافات سمجھنے لگیں گے، علماء اس مکر کو سمجھے اور فرمایا کہ ۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت رامی شناسم

اور اسی لئے اہل تجربہ نے اس بحث کو طول دینا شروع میں پسند نہ کیا بلکہ صرف اس کو کافی سمجھا (اور حقیقت میں اب بھی یہی کافی ہے) کہ مرزا جی کے حالات کا کچھا چٹھا، لوگوں کے سامنے رکھ دیا جائے جس کو دیکھ کر وہ خود بخود کہہ اٹھیں کہ اگر دنیا کا ہر ایک انسان(۱) مسیح موعود بن سکے تو بن جائے لیکن مرزا جی تو اپنے کارناموں کی بدولت قیامت تک کسی طرح مسیح موعود کی خاک راہ بھی نہیں ہوسکتے، حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہوں یا وفات پاچکے ہوں مرزائیت کا خاتمہ تو صرف اتنی بات سے ہوجاتا ہے، مرزائی ہونے کی حیثیت سے کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ اس فیصلہ کن اور اسہل واقرب طریق کو چھوڑ کر وفات مسیح علیہ السلام کی غیر متعلق

---

(۱) کیونکہ مرزا جی خود اپنے اقرار سے ہر بد سے بدتر ثابت ہوچکے ہیں۔

بحث پر زور دے اور نہ کسی مسلمان کے لئے بحیثیت مناظرہ یہ ضروری ہے کہ مرزائیوں کے مقابلہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کا ثبوت پیش کرے لیکن پھر دو وجہ سے علماء کو اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کی ضرورت پیش آئی، ایک یہ کہ فی نفسہ یہ مسئلہ اہم اور اجماعی مسئلہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے اور قربِ قیامت میں پھر نازل ہوں گے نصوص قرآنیہ اور احادیث متواترہ اور اجماع امت کے قطعی دلائل اس کے ایسے شاہد ہیں کہ کسی مسلمان کو اس سے آنکھ چرانے کی مجال نہیں اور کسی تاویل و تحریف کی گنجائش نہیں۔

دوسرے یہ کہ مرزائیوں کی نظر فریب چالاکی نے عوام پر یہ ظاہر کیا ہے کہ وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ مرزائیت کا سنگ بنیاد ہے اور اسی مسئلہ کے فیصلہ پر اس کی شکست اور فتح کا دارومدار ہے، اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوگئی تو گویا مرزا جی کی مسیحیت مسلم ہوگئی اس لئے بھی علماء اسلام کو اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہوئی کہ عوام اس مغالطہ میں نہ پھنس جائیں۔

نیز ایک یہ بات بھی اس کی طرف داعی ہوئی کہ مرزائی مبلغین نے عوام کے خیالات میں اس مسئلہ کے متعلق بہت سے اوہام پیدا کر دیئے تھے، ان کا ازالہ سب سے زیادہ ضروری تھا۔

اس لئے علماء اسلام اس طرف متوجہ ہوئے تو بفضلہٖ تعالیٰ مختلف زبانوں اور مختلف پیرایوں اور مختلف طرز استدلال میں بہت سے چھوٹے بڑے رسالے اس بحث پر لکھے گئے جن میں قرآن و حدیث کی ادلۂ قطعیہ پیش کرنے کے ساتھ ہی مرزائی اوہام کی بھی قلعی کھول دی گئی۔

دارالعلوم دیوبند جو ہندوستان میں مسلمانوں کا صحیح معنی میں مذہبی مرکز ہے اس نے جس وقت اس کی طرف توجہ کی تو دو سال کے عرصہ میں بہت سے رسائل اس موضوع پر تصنیف ہو کر مفید خواص و عوام ہوئے خاص اس مسئلہ میں بھی رسائل ذیل تصنیف ہو چکے ہیں اور بعض زیر تالیف ہیں۔

کلمة الله فی حیات روح الله

مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند

الجواب الفصیح فی حیات المسیح

مصنفہ مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مدرس دارالعلوم دیوبند

اعلام الخبیر فی حدیث ابن کثیر

مصنفہ حضرت مولانا سید مرتضی حسن صاحب ناظم تعلیم وتبلیغ دارالعلوم دیوبند

عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسی علیہ السلام

مصنفہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری صدر مدرس دارالعلوم دیوبند

ان سب رسائل میں آخر الذکر تصنیف سب سے زیادہ جامع اور لاجواب ثابت ہوئی جس نے اس بحث کا بکلی خاتمہ کر دیا لیکن نزول مسیح علیہ السلام کے متعلق جو احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں ان کا استیعاب اس میں بھی نہیں کیا گیا تھا اس لئے حضرت ممدوح نے مکرر اس طرف توجہ فرمائی اور ذخیرہ حدیث کی جتنی کتب اس وقت میسر آ سکتی تھی ان سب کا تتبع کر کے تھوڑے سے عرصہ میں تمام روایات کو ایک مستقل رسالہ کی شکل میں جمع فرما دیا حالانکہ اس کے لئے مسند احمد کی پانچوں عظیم وضخیم جلدوں کو بھی حرف بحرف مطالعہ کرنا پڑا اور اب بحمد للہ یہ سو سے زائد احادیث کا مجموعہ اس بحث پر جمع ہو گیا۔

اس سے پہلے بھی بعض علماء نے اس موضوع پر رسالے لکھے ہیں لیکن اتنا مواد کسی نے جمع نہیں کیا، قاضی شوکانی۔ نے اس بحث پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام "**التوضیح بما تواتر فی المنتظر والمهدی والمسیح**" رکھا ہے اس میں اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ مہدی علیہ السلام اور دجال کی احادیث کو بھی شامل کر لیا ہے لیکن پھر بھی اس میں تیس سے زیادہ احادیث نہیں، الغرض حضرت شاہ صاحب موصوف نے یہ احادیث کا مادہ جمع فرما کر احقر کے سپرد فرمایا احقر نے حسب الارشاد اس کو عربی زبان میں لکھ کر التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کے نام سے شائع کیا، لیکن اول تو یہ رسالہ عرب ممالک کے پیش نظر عربی میں لکھا گیا تھا پھر اس کی تفصیل بھی طویل تھی، اس لئے ابنائے زمانہ کی نزاکت طبع اور قلت فرصت کا خیال کر کے احقر نے تمام رسالہ کی روح اور خلاصہ اس طرح چند اوراق میں درج کر دیا کہ احادیث مندرجہ

رسالہ میں جو جو علامات مسیح موعود کے لئے وارد ہوئی ہیں ان کو قرآن وحدیث کی تصریحات کے ساتھ اردو میں بیان کیا، اور پھر مرزا صاحب کے حالات سے اس کا جائزہ لیا کہ ان میں یہ علامات کس حد تک موجود ہیں جس کے نتیجہ میں واضح ہوا کہ ان علامات میں سے ایک بھی انہیں نصیب نہیں اس رسالہ کو "مسیح موعود کی پہچان" کے نام سے شائع کیا گیا تھا، اب جب کہ اصل کتاب کا ترجمہ ہو گیا ہے اسے اس کا حصۂ اول بنا کر ساتھ شائع کیا جا رہا ہے، اس کو دیکھنے کے بعد ایک مسلمان کو کسی طرح گنجائش نہیں رہتی کہ وہ قادیانی مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا وہم بھی دل میں لا سکے۔

والتوفیق بید اللہ سبحانہ وعلیہ التکلان.

العبد الضعیف

محمد شفیع غفرلہ

علاماتِ مسیح کا اجمالی نقشہ

اور

مرزا قادیانی کے حالات سے ان کا مقابلہ

مسیح موعود کی علامات اور اوصاف حمیدہ	نمبر شمار	ان علامات اور اوصاف کا بیان قرآن و حدیث سے	جن احادیث میں یہ اوصاف مذکور ہیں ان کا حوالہ مع نمبر حدیث جو ملحقہ رسالہ التصریح میں درج ہے	مرزا کے حالات کا مقابلہ مسیح موعود کے حالات مذکورہ سے	کیفیت
نام مبارک	۱	عیسیٰ علیہ السلام	قرآن مجید و احادیث مشہورہ بوجہ شہرت نقل حوالہ کی حاجت نہیں	غلام احمد	
آپ کی کنیت	۲	ابن مریم	ذَالِكَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ	مرزا جی کی کوئی کنیت ہی مشہور نہیں	
آپ کا لقب	۳	مسیح	اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	//	//

	۴	کلمۃ اللہ	اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ کَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْہُ	//	//
	۵	روح اللہ	//	//	//
آپ کی والدہ ماجدہ	۶	مریم	قرآن مجید واحادیث مشہورہ بوجہ شہرت نقل حوالہ کی حاجت نہیں	چراغ بی	
نفی والد	۷	بنص قرآن آپ بغیر والد کے محض قدرت خداوندی سے پیدا ہوئے	//	غلام مرتضٰی	
آپ کے نانا	۸	عمران علیہ السلام	مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِی. الآیہ	مرزا جی کے نانا کو کون جانتا ہے	
آپ کے ماموں	۹	ہارون	یٰاُخْتَ ھٰرُوْنَ (مریم)	ہارون سے مراد اس جگہ ہارون نبی علیہ السلام نہیں کیونکہ وہ تو مریم سے بہت پہلے گذر چکے تھے بلکہ ان کے نام پر حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون رکھا گیا تھا(ہکذا رواہ مسلم والنسائی والترمذی مرفوعاً)	

آپ کی نانی	١٠	امراۃ عمران (حنّہ)	اِذْ قَالَتِ امْرَاَۃُ عِمْرَانَ الآیۃ		
	١١	ان کی یہ نذر کہ اس حمل سے جو بچہ ہوگا وہ بیت المقدس کے لئے وقف کروں گی	اِنِّی نَذَرْتُ لَکَ مَا فِی بَطْنِی مُحَرَّراً (آل عمران)		
	١٢	پھر حمل سے لڑکی کا پیدا ہونا	فَلَمَّا وَضَعَتْهَا الآیۃ (//)		
	١٣	پھر ان کا عذر کرنا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں	اِنِّی وَضَعْتُهَا اُنْثٰی (//)		
	١۴	اس لڑکی کا نام مریم رکھنا	اِنِّی سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ (//)		
والدہ مسیح موعود علیہ السلام حضرت مریم کے بعض حالات	١۵	مس شیطان سے محفوظ رہنا	اِنِّی اُعِیْذُهَا بِکَ (//)	چراغ بی صاحبہ کو یہ کہاں نصیب ہوتا کیونکہ حدیث نبوی نے اس کو صرف عیسیٰ کا خاصہ قرار دیا ہے (بخاری و مسلم)	

	۱۶	ان کا نشو نما غیر عادی طور پر ایک دن میں سال بھر کے برابر ہونا	وَ اَنۡبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا الآیه	چراغ بی صاحبہ کی حالت شاہد ہے کہ عام بچوں کی طرح ہوئی	حضرت مریم کے ساتھ جو معاملات خرق عادت کے پیش آئے مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ دراصل ارہاص تھا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی بنیاد تھی۔
	۱۷	مجاورین بیت المقدس کا مریم کی تربیت میں جھگڑنا اور حضرت زکریا کا کفیل ہونا	اِذۡ یَخۡتَصِمُوۡنَ الآیه	چراغ بی کو یہ عزت کہاں نصیب	
	۱۸	ان کو محراب میں ٹھہرانا اور	كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ	چراغ بی کے رزق کا	
	۱۹	ان کے پاس غیبی رزق آنا	وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا الآیه	حال سب کو معلوم ہے	
	۲۰	زکریا کا سوال اور مریم کا جواب کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے	قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	//	//

	۲۱	فرشتوں کا ان سے کلام کرنا	اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ	//	//
	۲۲	ان کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا	اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ (آل عمران)	//	//
	۲۳	ان کا حیض سے پاک ہونا	وَطَهَّرَكِ (//)	مرزا جی کی والدہ کو یہ بات نصیب نہ تھی	
	۲۴	تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل ہونا	وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ	//	//
حضرت مسیح علیہ السلام کے ابتدائی حالات استقرار حمل وغیرہ	۲۵	مریم کا ایک گوشہ میں جانا	اِذِ انْتَبَذَتْ (مریم)	//	//
	۲۶	اس گوشہ کا شرقی جانب میں ہونا	مَكَانًا شَرْقِيًّا	//	//

	۲۷	ان کا پردہ ڈالنا	فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا	//	//
	۲۸	ان کے پاس بشکل انسان فرشتہ کا آنا	فَاَرْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِیاً	//	//
	۲۹	مریم کا پناہ مانگنا	اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ	//	//
	۳۰	فرشتہ کا منجانب اللہ ولادت حضرت عیسیٰ کی خبر دینا	لِاَهَبَ لَکِ غُلٰماً زَکِیًّا	//	//
	۳۱	مریم کا اس خبر پر تعجب کرنا کہ بغیر صحبت مرد کے کیسے بچہ ہوگا	اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ	//	//
	۳۲	فرشتہ کا منجانب اللہ یہ پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے	قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ (مریم)	مرزا جی کی والدہ کو یہ بات ہرگز نصیب نہیں ہوئی	

	۳۳	بحکم خداوندی بغیر صحبت مرد کے ان کا حاملہ ہونا	فَحَمَلَتْهُ (//)	//	//
	۳۴	دردزہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے جانا	فَاَجَآئَهَا الْمَخَاضُ (مریم)	//	//
آپ کی ولادت کس جگہ اور	۳۵	مسکونہ مکان سے دور ایک باغ کے گوشہ میں	فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا (مریم)	//	//
کس طرح ہوئی	۳۶	ایک کھجور کے درخت کے تنہ پر ٹیک لگائے ہوئے	اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ	مرزا جی کی والدہ کو یہ بات ہرگز نصیب نہیں ہوئی	
ولادت کے بعد کی حالت	۳۷	مریم کا بوجہ حیا کے پریشان ہونا اور لوگوں کی تہمت سے ڈرنا	قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا (مریم)	//	//

	۳۸	درخت کے نیچے سے فرشتہ کا آواز دینا کہ گھبراؤ نہیں اللہ نے تمہارے نیچے ایک نہر پیدا کردی ہے	اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّکِ تَحْتَکِ سَرِیًّا	//	//
	۳۹	ولادت کے بعد حضرت مریم کی غذا تازہ کھجوریں	تُسَاقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّا	//	//
	۴۰	حضرت مریم کا آپ کو گود میں اٹھا کر گھر لانا	فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ	//	//
حضرت مریم سے دفع تہمت کے لئے تائید غیبی	۴۱	ان کی قوم کا تہمت رکھنا اور بدنام کرنا	یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا	//	//
	۴۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام کرنا اور فرمانا کہ میں نبی ہوں	اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا	مرزا جی کو ولادت کے قریب بچپن میں بولنا کہاں نصیب ہوا	

مسیح موعود کا حلیہ	۴۳	وجیہہ ہونا	وَجِيهًا فِي الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ	یہاں تک سب علامات قرآن سے بیان کی گئی ہیں۔	
	۴۴	قد وقامت درمیانہ	حدیث مندرجہ رسالہ التصریح نمبر ۱۰ بروایت ابوداؤد و ابن ابی شیبہ و احمد و ابن حبان و صححہ ابن حجر فی الفتح	مرزا جی کا حلیہ اس کے خلاف تھا	
	۴۵	رنگ سفید سرخی مائل	ایضاً	//	//
	۴۶	بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی	حدیث نمبر ۱۰ کے حاشیہ پر حدیث بخاری	//	//
	۴۷	بالوں کا رنگ بہت سیاہ چمکدار جیسے نہانے کے بعد ہوتے ہیں	حدیث نمبر ۱۰ ابوداؤد واحمد وغیرہما	//	//

	۴۸	بال سیدھے ہوں گے پیچدار نہ ہوں گے	حدیث نمبر۱۵ مسند احمد	//	//
صحابہ میں آپ کے مشابہ	۴۹	عروہ بن مسعود	حدیث نمبر۶ مسلم، احمد، حاکم	//	//
آپ کی خوراک	۵۰	لوبیا اور جو چیزیں آگ پر نہ پکیں	حدیث نمبر۲۷ رواہ الدیلمی	مرزا جی تو خوب بھونے ہوئے مرغ اور انڈے اڑاتے تھے	
مسیح موعود کے خصائص	۵۱	مردوں کو بحکم خداوند زندہ کرنا	وَاُحیِ الْمَوْتٰی	مرزا جی تو زندوں کو مارنے کی فکر میں تھے چنانچہ بہت سے لوگوں کے لئے مرنے کی دعائیں اور پیشین گوئیاں کیں گو پوری نہ ہوئیں	
	۵۲	برص کے بیمار کو شفا دینا	اُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَ الْاَبْرَصَ (آل عمران)	مرزا جی سے تو ایک ابرص بھی اچھا نہ ہوا	
	۵۳	مادرزاد اندھے کو بحکم الٰہی شفا دینا	اُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَ الْاَبْرَصَ	مرزا جی سے تو ایک اندھا بھی اچھا نہ ہوا	

	۵۴	مٹی کی چڑیوں میں بحکم الٰہی جان ڈالنا	فَانَفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْراً بِاِذْنِ اللّٰهِ	مرزا جی کو یہ شرف کہاں نصیب	
	۵۵	آدمیوں کے کھائے ہوئے کھانے کو بتا دینا کہ کیا کھایا تھا	وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ (آل عمران)	//	//
	۵۶	جو چیزیں لوگوں کے گھروں میں چھپی ہوئی رکھی ہیں ان کو بن دیکھے بتلا دینا	//	//	//
	۵۷	کفار بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظت الٰہی	وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ	//	//

	۵۸	کفار کے نرغہ کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اٹھانا	اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ	مرزا جی کی ناگفتہ بہ موت کا حال سب کو معلوم ہے	
آخر زمانہ میں آپ کا دوبارہ نزول	۵۹	قرب قیامت میں پھر آسمان سے اترنا	حدیث نمبر ۱ سے نمبر ۷۵ تک تقریباً تمام احادیث میں صراحت ہے	مرزا جی کو یہ عزت کہاں نصیب	
نزول کے وقت آپ کا لباس اور حلیہ	۶۰	دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوں گے	حدیث نمبر ۵ و نمبر ۱۰ مسلم اور ابوداؤد وغیرہ	//	//
	۶۱	آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی	حدیث نمبر ۱۴۸ ابن عساکر	//	//
	۶۲	آپ ایک زرہ پہنیں گے	حدیث ۶۸ درمنثور	شاید عمر بھر زرہ پہننے کی نوبت نہ آئی ہو	
بوقت نزول آپ کے بعض حالات	۶۳	دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے	حدیث نمبر ۵، مسلم، ابوداؤد، ترمذی احمد	مرزا جی کو اس عزت سے کیا واسطہ	

	۶۴	آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے	حدیث نمبر ۱۴۸ ابن عساکر	//	//
	۶۵	اس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی مرجائے گا	حدیث نمبر ۵ صحیح مسلم	مرزاجی کے سانس سے تو ایک کافر بھی نہ مرا	
	۶۶	سانس کی ہوا اتنی دور تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر جائے گی	//	//	مرزاجی کا حال بداہتہ اس کے خلاف تھا
مقام نزول اور وقت نزول کی مکمل تعین وتوضیح	۶۷	آپ کا نزول دمشق میں ہوگا	حدیث نمبر ۵ مذکورہ	مرزاجی نے عمر بھر دمشق نہیں دیکھا	

	۶۸	دمشق میں بھی سفید منارے کے پاس	//	//	//
	۶۹	دمشق کے بھی شرقی حصہ میں	//	//	//
کس وقت نازل ہوں گے	۷۰	نمازِ صبح کے وقت	حدیث نمبر ۱۶ احمد، حاکم ابن ابی شیبہ	//	//
بوقت نزول حاضرین کا مجمع اور ان کی کیفیت	۷۱	مسلمانوں کی ایک جماعت جو دجال سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے ہوں گے	حدیث نمبر ۷ مسلم	مراز جی کو ان چیزوں سے کیا واسطہ نہ یہاں کوئی مہدی نہ وہ دجال جس کا مقابلہ حضرت مسیح کریں گے نہ اس سے لڑنے کا اس وقت کوئی سوال	
	۷۲	ان کی تعداد آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں ہوگی	حدیث نمبر ۶۹ دیلمی	مرزا جی کو ان چیزوں سے کیا واسطہ	

	۷۳	بوقت نزول عیسیٰ علیہ السلام یہ لوگ نماز کے لئے صفیں درست کرتے ہوں گے	حدیث نمبر ۷ مسلم	//	//
	۷۴	اس وقت اس جماعت کے امام حضرت مہدی ہوں گے	حدیث نمبر ۲، نمبر ۱۰۴، نمبر ۱۰۵، نمبر ۱۰۷، نمبر ۱۱۰ تا نمبر ۱۱۲، ۱۱۵	//	//
	۷۵	حضرت مہدی عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لئے بلائیں گے اور وہ انکار کریں گے	حدیث نمبر ۳ مسلم و احمد و نمبر ۱۱۳ ابوداؤد و ابن ماجہ	مرزا جی کے حالات قطعاً اس کے خلاف تھے	
	۷۶	جب مہدی پیچھے ہٹنے لگیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انہیں کو امام بنائیں گے	حدیث نمبر ۱۱۳ ابوداؤد ابن ماجہ، ابن حبان ابن خزیمہ	//	//

	۷۷	پھر حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے	حدیث نمبر ۴۱ ابونعیم، ونمبر ۱۳	//	//
بعد نزول کتنے دنوں دنیا میں رہیں گے	۷۸	چالیس سال تک دنیا میں قیام فرمائیں گے	حدیث نمبر ۱۰ ابوداؤد ابن ابی شیبہ، احمد، ابن حبان، ابن جریر	مرزا جی کی عمر بھی چالیس سال سے تھوڑی زائد ہوئی	
	۷۹	آپ بعد نزول نکاح کریں گے	حدیث نمبر ۶۳ فتح الباری ونمبر ۵۸ کنز العمال	//	//
	۸۰	حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں نکاح ہوگا	حدیث نمبر ۱۰۱ کتاب الخطط للمقریزی	مرزا جی کا نکاح اپنی قوم میں ہوا	
	۸۱	بعد نزول آپ کی اولاد ہوگی	حدیث نمبر ۵۸ مذکور		
نزول کے بعد مسیح موعود کے کارنامے	۸۲	صلیب توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو اٹھادیں گے	حدیث نمبر ۱ بخاری و مسلم	مرزا جی کے زمانہ میں صلیب پرستی اور نصرانیت کی انتہائی ترقی ہوگئی	

	۸۳	خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے	حدیث نمبر ۱ بخاری و مسلم	مرزا جی کے زمانہ میں صلیب پرستی اور نصرانیت کی انتہائی ترقی ہوگئی	
	۸۴	آپ نماز سے فارغ ہو کر دروازہ مسجد کھلوائیں گے اور اس کے پیچھے دجال ہوگا	حدیث نمبر ۱۳		
	۸۵	دجال اور اس کے اعوان یہودیوں کے ساتھ جہاد کریں گے	//	مرزا جی نے جہاد خواب میں بھی نہ دیکھا	
	۸۶	دجال کو قتل فرمادیں گے	//	مرزا جی کے نزدیک دجال انگریز ہیں اور ان میں سے ایک کو بھی قتل نہیں کیا	

	۸۷	قتل ارض فلسطین میں باب لد کے پاس واقع ہوگا	//	مرزا جی نے باب لد کی صورت بھی نہیں دیکھی	
	۸۸	اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہوجائے گی	//	مرزا جی کے آتے ہی (ان کے قول کے مطابق) ساری دنیا کافر ہوگئی	
	۸۹	جو یہودی باقی ہوں گے چن چن کر قتل کردیئے جائیں گے	//	مرزا جی کے زمانہ میں ایک یہودی بھی قتل نہ ہوا	
	۹۰	کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی	//	مرزا جی کے زمانہ میں یہودی آرام سے گذر بسر کرتے رہے	
	۹۱	یہاں تک کہ درخت اور پتھر بول اٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے	//		

	۹۲	اس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے	حدیث نمبر ۱۰ ابوداؤد احمد ابن ابی شیبہ، ابن حبان ابن جریر	مرزا جی کی برکت سے اسلام مٹنے لگا	
	۹۳	اور جہاد موقوف ہو جائے گا کیونکہ کوئی کافر ہی نہ رہے گا	حدیث نمبر ا بخاری و مسلم	مرزا جی کے عہد میں کافر بھی رہے اور جہاد بھی مسلمان کرتے رہے ہاں مرزا جی کو جہاد نصیب نہیں ہوا	
	۹۴	اور اس لئے جزیہ اور خراج کا حکم بھی باقی نہ رہے گا	حدیث نمبر ۴ مسند احمد و نمبر ۱۰ ابوداؤد و نمبر ۱۲ ابن ماجہ و نمبر ۳۶ مستدرک حاکم وغیرہ و نمبر ۱۵ مسند احمد		
	۹۵	مال و زر لوگوں میں اتنا عام کر دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا	حدیث نمبر ا بخاری و مسلم	مرزا جی کی برکت سے اتنا افلاس و فقر لوگوں میں بڑھا کہ فاقوں مرنے لگے	

	۹۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی امامت کریں گے	حدیث نمبر ۴ مسلم، مسند احمد	پہلی نماز کے امام تو مہدی ہوں گے جیسا کہ گذر چکا ہے اور بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے	
	۹۷	حضرت مسیح مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے	//	مرزا جی نے شاید اس مقام کا نام بھی نہ سنا ہو	
	۹۸	حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے	//	مرزا جی دونوں سے محروم مرے	
	۹۹	رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس پر جائیں گے	حدیث نمبر ۴ تفسیر در منثور بحوالہ حاکم و ابن جریر	مرزا جی اس سے بھی محروم رہے	
	۱۰۰	آپ ان کو سلام کا جواب دیں گے	//	مرزا جی کی ایسی قسمت کہاں تھی	

مسیح موعود لوگوں کو کس مذہب پر چلائیں گے	۱۰۱	قرآن و حدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے	حدیث نمبر ۵۵ الاشاعۃ للشوکانی	مرزا جی تو احادیث کو ردی کی ٹوکری میں ڈالتے تھے۔	
مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہری اور باطنی برکات	۱۰۲	ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکات نازل ہوں گی	حدیث نمبر ۵ مسلم، ابوداؤد ترمذی، مسند احمد	مرزا جی کی برکت سے برکات کے بجائے آفات کی بارش ہوئی	
	۱۰۳	سب کے دلوں سے بغض و حسد اور کینہ نکل جائے گا	حدیث نمبر ۱ بخاری و مسلم و حدیث نمبر ۱۳ ابوداؤد و ابن ماجہ وغیرہ	مرزا جی کے عہد میں بغض و حسد کی وہ کثرت ہوئی کہ الامان	
	۱۰۴	ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا	حدیث نمبر ۵ مذکور	مرزا جی کی برکات ان سب باتوں کے برعکس ہوئی جن کا مشاہدہ آج تک ہر شخص کر رہا ہے	

	۱۰۵	ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کے لئے کافی ہوگی	حدیث نمبر ۵ مذکور	//	//
	۱۰۶	ایک دودھ والی بکری ایک قبیلہ کے لئے کافی ہوجائے گی	//	مرزاجی کی برکات ان سب باتوں کے برعکس ہوئیں جن کا مشاہدہ آج تک ہر شخص کر رہا ہے	
	۱۰۷	ہر ڈنک والے زہریلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال لیا جائے گا	حدیث نمبر ۱۳ ابوداؤد ابن ماجہ	//	//
	۱۰۸	یہاں تک کہ اگر ایک بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا	//	//	//

	۱۰۹	ایک لڑکی شیر کے دانت کھول کر دیکھے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا	//	//	//
	۱۱۰	بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ایسا رہے گا جیسا کتا ریوڑ کی حفاظت کے لئے رہتا ہے	//	//	//
	۱۱۱	ساری زمین امن وامان سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا	حدیث نمبر ۱۱۳ ابوداؤد ابن ماجہ	مرزا جی کی برکت سے ساری دنیا بدامنی سے بھر گئی	

	۱۱۲	صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا	//	مرزا جی کے یہاں نبوت کا معیار و مدار ہی صدقات کی وصولیابی ہے	
یہ برکات کتنی مدت تک رہیں گی	۱۱۳	سات سال تک	حدیث نمبر ۶ مسلم و احمد و حاکم	یہاں تو ایک دن بھی نہ ہوئی	
لوگوں کے حالات متفرقہ جو مسیح موعود کے نزول سے کچھ پہلے پیش آئیں گے	۱۱۴	رومی لشکر مقام اعماق یا دابق میں اترے گا	حدیث نمبر ۷ مسلم	مرزا جی کے زمانہ میں ایسا نہ ہوا	
	۱۱۵	ان سے جہاد کے لئے مدینہ سے ایک لشکر چلے گا	//	//	//
	۱۱۶	یہ لشکر اپنے زمانہ کے بہترین لوگوں کا مجمع ہوگا	//	مرزا صاحب نے ساری عمر یہ حالات خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے	

	۱۱۷	اس جہاد میں لوگوں کے تین ٹکڑے ہوجائیں گے	//	//	//
	۱۱۸	ایک تہائی حصہ شکست کھائے گا	//	//	//
	۱۱۹	ایک تہائی شہید ہوجائے گا	//	//	
	۱۲۰	ایک تہائی فتح پائیں گے	//	//	//
	۱۲۱	قسطنطنیہ فتح کریں گے	//	//	//
پہلے خروج دجال کی غلط خبر مشہور ہونا	۱۲۲	جس وقت وہ غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو خروج دجال کی غلط خبر مشہور ہوجائے گی	//	//	//

	۱۲۳	لیکن جب لوگ ملک شام میں واپس آئیں گے تو دجال نکل آئے گا	حدیث نمبر ۷ مسلم	//	//
اس زمانہ میں عرب کا حال	۱۲۴	عرب اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے اور اکثر بیت المقدس میں ہوں گے	حدیث نمبر ۱۳ ابوداؤد وابن ماجہ	//	//
لوگوں کے بقیہ حالات	۱۲۵	مسلمان دجال سے بچ کر افیق نامی گھاٹی میں جمع ہوجائیں گے	حدیث نمبر ۱۶ احمد حاکم، طبرانی	//	//
	۱۲۶	اس وقت مسلمان سخت فقر وفاقہ میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلہ جلا کر کھا جائیں گے	حدیث نمبر ۱۶ مذکور	//	//

	۱۲۷	اس وقت اچانک ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا فریاد رس آگیا	//	//	//
	۱۲۸	لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے کی آواز ہے	//	//	//
	۱۲۹	ایک مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر جہاد کرے گا اور اس کے بادشاہوں کو قید کریگا	حدیث نمبر ۴۶ ابونعیم	مرزا جی جہاد کو مٹانے کے لئے آئے ہیں ان کو یہ کہاں نصیب	
	۱۳۰	یہ لشکر اللہ کے نزدیک مقبول و مغفور ہوگا	//	//	//

	۱۳۱	جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام کو ملک شام میں پائے گا	//	مرزا جی نے عمر بھر ملک شام دیکھا بھی نہیں	
مسیح موعود کے زمانہ کے اہم واقعات آپ کے نزول سے پہلے دجال کا خروج	۱۳۲	شام و عراق کے درمیان دجال نکلے گا	حدیث نمبر ۵ مسلم ابوداؤد ترمذی احمد	مرزا جی اگرچہ خود ایک دجال تھے مگر یہ بڑا دجال ان کے زمانے میں نہیں نکلا۔	
دجال کی علامات	۱۳۳	اس کی پیشانی پر کافر اس صورت میں لکھا ہوگا۔ ک۔ف۔ر	حدیث نمبر ۳۱ مسند احمد مستدرک حاکم	ان حالات کا کوئی شخص مرزا جی کے زمانہ میں نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا	
	۱۳۴	وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا	حدیث نمبر ۱۳۵ ابن ابی شیبہ	//	//
	۱۳۵	داہنی آنکھ میں سخت ناخنہ ہوگا	//	//	//

	۱۳۶	تمام دنیا میں پھر جائے گا کوئی جگہ باقی نہ رہے گی جہاں وہ نہ پہنچے	حدیث نمبر ۱۳۱ مسند احمد	//	//
	۱۳۷	البتہ حرمین مکہ و مدینہ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے	حدیث نمبر ۱۳۱، مسند احمد	مرزا جی کے زمانہ میں ان میں سے ایک واقعہ بھی ہرگز رونما نہیں ہوا یہاں تک کہ اس میں کسی مرزائی کا مجاز و استعارہ کام نہیں دے سکتا	
	۱۳۸	مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے ہر راستہ پر فرشتوں کا پہرہ ہو گا جو دجال کو اندر نہ گھسنے دیں گے	حدیث نمبر ۱۳ و ۳۱ حاکم و احمد		//

	۱۳۹	جب مکہ و مدینہ سے دفع کر دیا جائے گا تو ظریب احمر میں سبخہ (کھاری زمین) کے ختم پر جا کر ٹھہرے گا	حدیث نمبر ۱۳ مذکورہ و حدیث نمبر ۱۶۸ اخرجہ معمر	//	//
	۱۴۰	اس وقت مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے جو منافقین کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے اور تمام منافق مرد و عورت دجال کے ساتھ جا ملیں گے	حدیث نمبر ۱۳ ابوداؤد وغیرہ و نمبر ۱۶۸ اخرجہ، معمر	//	//
	۱۴۱	اس کے ساتھ ظاہری طور پر جنت و دوزخ ہوگی مگر حقیقت میں اس کی جنت دوزخ اور دوزخ جنت ہوگی	حدیث نمبر ۳۱ مسند احمد	//	//

	۱۴۲	اس کے زمانہ میں ایک دن سال بھر کے برابر اور دوسرا مہینہ بھر کے برابر اور تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا اور پھر باقی ایام عادت کے موافق	//	کیا کوئی مرزائی ثابت کر سکتا ہے کہ مرزا جی کے زمانہ میں یہ واقعات پیش آئے۔	
	۱۴۳	وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا	حدیث نمبر ۱۳۱ احمد و حاکم	//	//
	۱۴۴	اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے کلام کریں گے	//	//	//
دجال کے حالات	۱۴۵	جب وہ بادل کو کہے گا فوراً بارش ہو جائے گی	حدیث نمبر ۵ مسلم و ابوداؤد	//	//
	۱۴۶	اور جب چاہے گا تو قحط پڑ جائے گا	//		//

	۱۴۷	مادرزاداندھے اور ابرص کو تندرست کردے گا	حدیث نمبر ۳۸ طبرانی	//	//
	۱۴۸	زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا تو فوراً باہر آکر اس کے پیچھے ہو جائیں گے	حدیث نمبر ۱۵ ابوداؤد مسلم، ترمذی وغیرہ		کیا کوئی مرزائی ثابت کرسکتا ہے کہ مرزاجی کے زمانہ میں ان حالات کا کوئی شخص پیدا ہوا
	۱۴۹	دجال ایک نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کے دو ٹکڑے بیچ سے کردے گا اور پھر اس کو بلائے گا تو وہ صحیح سالم ہو کر ہنستا ہوا سامنے آجائے گا	//	//	//
	۱۵۰	اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن کے پاس جڑاؤ تلواریں اور ساج ہوں گے	حدیث نمبر ۱۳ ابوداؤد ابن ماجہ، ابن حبان ابن خزیمہ	//	//

	۱۵۱	لوگوں کے تین فرقے ہو جائیں گے ایک فرقہ دجال کا اتباع کرے گا ایک فرقہ اپنی کاشتکاری میں لگا رہے گا اور ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے پر اس کے ساتھ جہاد کرے گا	حدیث نمبر ۵۷ ابن ابی شیبہ عبد ابن حمید حاکم، بیہقی، ابن ابی حاتم	//	//
	۱۵۲	مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہو جائیں گے اور دجال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے	حدیث نمبر ۵۷ ابن ابی شیبہ عبد ابن حمید حاکم، بیہقی، ابن ابی حاتم	//	//
	۱۵۳	اس لشکر میں ایک شخص ایک (سرخ) یا سیاہ سفید گھوڑے پر سوار ہو گا اور سارا لشکر شہید ہو جائے گا، ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا	حدیث نمبر ۵۷ ابن ابی شیبہ عبد ابن حمید حاکم، بیہقی ابن ابی حاتم	کیا کوئی مرزائی ثابت کر سکتا ہے کہ مرزا جی کے زمانہ میں ان حالات کا کوئی شخص پیدا ہوا	

دجال کی ہلاکت اور اس کے لشکر کی شکست	۱۵۴	دجال جب حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں	حدیث نمبر ۱۳ مذکور		
	۱۵۵	اس وقت تمام یہودیوں کو شکست ہوگی	//	//	//
یاجوج ماجوج کا نکلنا اور ان کے بعض حالات	۱۵۶	اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیر لے گا	حدیث نمبر ۵ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد	کیا کوئی قادیانی بتلا سکتا ہے کہ مرزا جی کے زمانہ میں ان حالات میں سے ایک بھی پیش آیا	
حضرت عیسیٰ کا مسلمانوں کو لے کر طور پر چلا جانا	۱۵۷	اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو پہاڑ طور پر جمع فرمادیں گے	//	//	//
	۱۵۸	یاجوج ماجوج کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ	حدیث نمبر ۵ مسلم	//	//

		پر گزرے گا تو سب دریا کو پی کر صاف کر دے گا	ترمذی، احمد	کیا کوئی قادیانی بتلا سکتا ہے مرزا جی کے زمانہ میں ان حالات میں سے ایک بھی پیش آیا	
	۱۵۹	اس وقت ایک بیل کا سر لوگوں کے لئے سو دینار سے بہتر ہوگا (بوجہ قحط یا دینار سے قلت رغبت کی وجہ سے)	حدیث نمبر ۵ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد	//	//
یاجوج ماجوج کے لئے بددعا فرمانا اور ان کی ہلاکت	۱۶۰	اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا فرمائیں گے	//		
	۱۶۱	اللہ تعالیٰ ان کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دے گا جس سے سب کے سب دفعۃً مرے ہوئے رہ جائیں گے	//		

حضرت عیسیٰ کا جبل طور سے اترنا	۱۶۲	اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر جبل طور سے زمین پر اتریں گے	//	//	//
	۱۶۳	مگر تمام زمین یاجوج ماجوج کے مردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی	//	مرزاجی نے یہ حالات خواب میں بھی نہ دیکھے	
	۱۶۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا فرمائیں گے کہ بدبو دور ہوجائے	حدیث نمبر ۵ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد	مرزاجی نے یہ حالات خواب میں بھی نہ دیکھے	
	۱۶۵	اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے تمام زمین دھل جائے گی	//	//	//
	۱۶۶	پھر زمین اپنی اصلی حالت پر ثمرات و برکات سے بھر جائے گی			

مسیح موعود کی وفات اور اس سے قبل و بعد کے حالات	۱۶۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مقعد ہے	حدیث نمبر ۵۵ الاشاعة		
	۱۶۸	اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی	حدیث نمبر ۵۵، نمبر ۱۵ مسند احمد و حافظ		
	۱۶۹	نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی	حدیث نمبر ۵۰ اخرجہ، ابن عساکر و حدیث نمبر ۵۹ الدر المنثور		
	۱۷۰	لوگ حضرت عیسیٰ کی تعمیل ارشاد کے لئے مقعد کو خلیفہ بنائیں گے	حدیث نمبر ۵۵ مذکور		
	۱۷۱	پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا	//		

	۱۷۲	پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھالیا جائے گا	حدیث نمبر ۵۵ مذکور	مرزا جی نے یہ حالات خواب میں بھی نہیں دیکھے	
	۱۷۳	یہ واقعہ مقعد کی موت سے تیس سال بعد ہوگا	//	//	//
	۱۷۴	اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا جیسے کسی پورے دنو مہینہ کی حاملہ کو معلوم نہیں کب ولادت ہوجائے	حدیث نمبر ۱۴ مسند احمد و مستدرک حاکم و ابن ماجہ وغیر ہم	//	//
	۱۷۵	اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامات ظاہر ہوں گی	حدیث نمبر رسالہ الاشاعۃ		

حصہ دوم:

نزول مسیح علیہ السلام کی احادیث متواترہ

(التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کا اردو ترجمہ)

انتخاب احادیث

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم

استاذ حدیث وصدر جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مترجم

الحمدللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد اگلے صفحات میں ان احادیث متواترہ اور ارشادات رسول اللہ ﷺ کا اردو ترجمہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں نزول اور دوسری علامات قیامت کے متعلق ہیں جن کو والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم نے اپنے شیخ امام عصر حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق بنام التصریح بما تواتر فی نزول المسیح جمع فرمایا تھا، پہلی مرتبہ یہ کتاب دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوئی دوسری مرتبہ علامہ عصر عبدالفتاح ابوغدہ حلبی شامی (تلمیذ علامہ کوثری مصری) نے تحقیق و تنقیح اور حواشی کے ساتھ اس کو بیروت سے شائع کیا، یہ کتاب عربی زبان میں تھی حضرت والد ماجد نے اس کا اردو ترجمہ لکھنے کے لئے مجھ ناکارہ کو مامور فرمایا تعمیل حکم کے لئے اپنی ناچیز کوشش ان صفحات میں پیش کی جارہی ہے اس سلسلہ میں چند امور کی وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ اصل کتاب ایک سو ایک حدیثوں پر مشتمل تھی جن میں سے ابتدائی چالیس احادیث تو ائمہ حدیث کی تصریحات کے مطابق سب کی سب قوی سند سے ثابت بعض صحیح اور بعض حسن ہیں، ان میں کوئی حدیث ضعیف نہیں اور حدیث نمبر ۴۱ تا نمبر ۱۰۱ جن کتب حدیث سے لی گئی ہیں ان کے مؤلفین نے ان کے صحیح یا حسن وغیرہ ہونے کی تصریح نہیں کی بلکہ سکوت فرمایا ہے اور مؤلف مدظلہم کو بھی ان احادیث کی کما حقہ،

چھان بین کا موقع نہیں ملا اسی لئے ان احادیث کو مستقل عنوان کے ذریعہ ممتاز کر دیا گیا تھا تا کہ دوسرے علماء کرام ان کی تحقیق فرما سکیں۔

۲۔ جب شیخ عبدالفتاح ابو غدہ دامت برکاتہم نے کتاب کا دوسرا ایڈیشن حلب (شام) سے شائع فرمایا تو دیگر تحقیقات کے ساتھ انہوں نے احادیث مرفوعہ کی حد تک یہ فریضہ بھی نہایت حسن وخوبی سے انجام دیا یعنی احادیث مرفوعہ کی سندوں کے بارے میں محدثین کی ناقدانہ آراء کتاب کے حاشیہ میں جمع فرمادیں اور نہایت کاوش سے یہ نشاندہی کی کہ ان میں تین حدیثیں (یعنی حدیث نمبر ۴۸ و نمبر ۵۰ و نمبر ۷۱) ضعیف اور چار (یعنی حدیث نمبر ۴۲، نمبر ۴۳ نمبر ۴۹ نمبر ۶۰) موضوع ہیں اس کی کچھ تفصیل احقر نے حدیث نمبر ۴۱ سے ذرا پہلے اپنے حاشیہ میں بیان کی ہے اسے ضرور ملاحظہ فرمایا جائے۔

۳۔ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ دامت برکاتہم کو اپنی تحقیق کے دوران نزول عیسیٰ علیہ اسلام کے بارے میں مزید بیس حدیثیں مختلف کتابوں سے دستیاب ہوئیں جو انہوں نے حلبی ایڈیشن میں ''تتمہ واستدراک'' کے عنوان سے اضافہ فرمادیں مگر احقر نے ان میں سے صرف پندرہ حدیثیں اپنے ترجمہ میں لی ہیں جو بعنوان ''تتمہ'' آخر کتاب میں آئیں گی باقی پانچ حدیثیں ترجمہ میں نہیں لی گئیں جس کی وجہ وہیں بیان ہوگی۔

اس طرح اب جو مجموعہ احادیث آپ کے سامنے ہے کل ایک سو سولہ احادیث پر مشتمل ہے اس میں جو تین ضعیف اور چار موضوع حدیثیں آئی ہیں ان کی نشاندہی ہر مناسب مقام پر کر دی گئی ہے باقی ایک سو نو حدیثوں نے جو نزول عیسیٰ کے بارے میں قطعی طور پر متواتر ہیں اس اجماعی عقیدے کو ہر قسم کی تحریف وتاویل سے ہمیشہ کے لئے مامون ومحفوظ کر دیا ہے۔

اس کتاب کا اصل موضوع اگرچہ ''نزول عیسیٰ'' ہے لیکن یہ احادیث دیگر علامات قیامت کی بھی بیشتر تفصیلات پر مشتمل ہیں جن کا مطالعہ انشاء اللہ قلب کو نور ایمان اور خوف آخرت سے معمور کرے گا۔

اس کتاب کے حصہ سوم میں احقر نے ان تمام علامات قیامت کو تفصیل سے ایک خاص انداز میں مرتب کردیا ہے۔

۴۔ حضرت والد ماجد مدظلہم نے طبع اول میں طویل احادیث کے صرف ان حصوں کو لیا تھا جو موضوع کتاب کے لئے ناگزیر تھے باقی اجزاء بخوف طوالت حذف فرمادیئے تھے پھر شیخ عبدالفتاح ابوغدہ دامت برکاتہم نے طبع دوم میں احادیث کے متروک حصے بھی شامل فرمادیئے اس طرح کتاب کی افادیت کے ساتھ ضخامت بھی دوچند ہوگئی۔

احقر نے ترجمہ میں بین بین راستہ اختیار کیا ہے کہ طبع اول کو تو بعینہ لے لیا اور طبع دوم کے اضافات میں سے صرف وہ حصے لئے ہیں جو موصوع کتاب کے لئے مفید نظر آئے۔

۵۔ ترجمہ صرف احادیث کا کیا گیا ہے اصل کتاب میں حضرت والد ماجد کا بصیرت افروز مقدمہ اور متن کتاب میں کہیں محدثانہ اصطلاحات اور تبصرے بھی آئے ہیں جو علماء کرام ہی کے لئے ہیں اس لئے ان کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

۶۔ طبع دوم کے حاشیہ میں شیخ ابوغدہ دامت برکاتہم نے احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور تمام حوالے بقید صفحات نہایت تفصیل سے دیئے ہیں مگر احقر نے ترجمہ میں صرف وہ حوالے ذکر کئے ہیں جو طبع دوم کے متن میں درج ہیں، ورنہ کتاب کا حجم بہت بڑھ جاتا۔

۷۔ معاملہ چونکہ حدیث کا ہے اس لئے ترجمہ کو الفاظ کا پابند رکھنے کا خاص اہتمام کیا ہے ربط، توضیح یا محاورے کی مطابقت کے لئے ناگزیر اضافے قوسین میں کئے گئے ہیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی کوئی بات منسوب نہ ہو جو آپ نے اس حدیث میں صراحۃً نہیں فرمائی پھر قوسین کے اضافے بھی قرآن وسنت کی روشنی میں نہایت احتیاط سے کئے گئے ہیں جہاں تشریح کے لئے تفصیل ضروری تھی وہ بقدر ضرورت حواشی میں دی گئی ہے۔

الفاظ کی ایسی پابندی کے ساتھ سلیس عام فہم اور با محاورہ ترجمہ کا کام جتنا مشکل ہو جاتا ہے اس کا اندازہ اہل علم ہی کر سکتے ہیں تاہم خامیوں کی اصلاح یا ان سے درگزر کی امید رکھتے ہوئے یہ ناچیز کوشش پیش خدمت ہے۔

۸۔ ناچیز نے اپنے حواشی میں شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی گراں بہا تحقیقات سے جگہ جگہ استفادہ کیا ہے ایسے مقامات پر حوالہ کے لئے لفظ ''حاشیہ'' لکھ دیا ہے اس سے شیخ ابوغدہ کا عربی حاشیہ مراد ہے اور جہاں دوسری کتابوں سے مدد لی ہے ان کا پورا حوالہ وہیں درج کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ناچیز کوشش کو شرف قبول بخشے اور ناظرین کے لئے مفید بنائے آمین۔

بندہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

خادم دارالافتاء و مدرس دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

ربیع الاول ۱۳۹۲ھ

احادیث مرفوعہ

جنہیں محدثین نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے

۱۔ سعید بن المسیب رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ وقت ضرور آئے گا جب تم میں (اے امت محمدیہ) ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہو کر صلیب کو توڑیں گے (یعنی صلیب پرستی ختم کر دیں گے)[1] خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ کا خاتمہ[2] کر دیں گے اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا، اور (لوگ ایسے دیندار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک) ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔"

---

(۱) تاکہ نصاریٰ کی تردید ہو جائے جو خنزیر حلال سمجھ کر کھاتے ہیں۔

(۲) کیونکہ قتل دجال کے بعد جو کفار مقابلہ پر آئیں گے ختم کر دیئے جائیں گے اور جو باقی بچیں گے مسلمان ہو جائیں گے، دنیا میں صرف دین اسلام اور مسلمان باقی رہ جائیں گے، لہٰذا قتال و جہاد کی ضرورت ہی نہ رہے گی جیسا کہ اگلی احادیث میں صراحت آ رہی ہے۔

پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم (نزول عیسیٰ کی دلیل قرآن کریم میں دیکھنا) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو[۱]

"وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْداً."

یعنی (اس زمانہ کے) تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق ان کی موت سے پہلے[۲] کر دیں گے (کہ بیشک آپ زندہ ہیں مرے نہ تھے اور آپ نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان اہل کتاب کے خلاف گواہی دیں گے (جنہوں نے ان کو خدا کا بیٹا کہا تھا یعنی نصاریٰ، اور جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی یعنی یہود)۔

اور مسلم کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ (عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں) لوگوں میں باہمی عداوت اور کینہ وحسد ختم ہو جائے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ ومسند احمد)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور اس وقت تمہارا امام تم (امت محمدیہ) ہی[۳] میں سے ہوگا، (بخاری ومسلم)

---

(۱) کیونکہ آیت سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ابھی موت نہیں آئی بلکہ آئندہ زمانے میں آنے والی ہے، اور ظاہر ہے کہ موت دنیا میں نزول کے بعد ہی آئے گی، اس لئے کہ سورۂ طٰہٰ میں ارشاد ہے

"مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى."

یعنی ہم نے تم سب انسانوں کو اسی زمین سے (بواسطہ آدمؑ) پیدا کیا، اور اسی میں ہم تم کو (موت کے بعد) لوٹائیں گے اور حشر کے وقت اسی سے پھر دوبارہ ہم تم کو نکال لیں گے۔

(۲) یہ آیت کی ایک تفسیر ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی منقول ہے، اسی تفسیر کی رو سے حدیث نمبر ۴، نمبر ۷۶، نمبر ۷۷، نمبر ۷۸ میں بھی اس آیت کو نزول عیسیٰ کی دلیل قرار دیا گیا، مگر اس آیت کی ایک اور تفسیر بھی منقول ہے، جو حدیث نمبر ۷۹ و ۸۰ میں آگے آئے گی۔

(۳) دوسری احادیث مثلاً حدیث ۴ و ۱۰۴ و نمبر ۱۰۵، نمبر ۱۰۷، ۱۱۰ تا نمبر ۱۱۲ و نمبر ۱۱۵ میں صراحت ہے کہ وہ امام مہدی ہوں گے جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت نماز فجر کی امامت کریں گے، مگر بعد کی نمازوں میں امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کریں گے، یہ بات حدیث نمبر ۴ سے بھی واضح ہو جائے گی (وقد صرح بہ فی فیض الباری ایضاً ص ۴۷ ج ۴) نیز حدیث نمبر ۱۱۵ میں اس کو پوری صراحت ہے۔

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت (قرب) قیامت تک حق کے لئے سر بلندی کے ساتھ برسر پیکار رہے گی، فرمایا، پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر ان سے کہے گا کہ "آیئے نماز پڑھایئے" آپ فرمائیں گے نہیں اللہ نے اس امت کو اعزاز بخشا ہے اس لئے تم (ہی) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔ (مسلم واحمد)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابن مریم [1] فج الروحاء (کے مقام) پر حج کا یا عمرے کا یا دونوں کا تلبیہ ضرور پڑھیں گے۔

اور مسند احمد کی روایت میں یہ تفصیل بھی ہے کہ "عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹائیں گے، نمازوں کی [2] امامت کریں گے اور (لوگوں کو) اتنا مال دیں گے کہ لیا نہ جائے گا، خراج [3] لینا بند کر دیں گے اور روحاء کے مقام پر (بھی) قیام کریں گے اور یہیں سے حج یا عمرہ یا دونوں کام کریں گے...... یہ حدیث سنا کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی

(۱) مدینہ طیبہ اور بدر کے درمیان ایک مقام جو مدینہ طیبہ سے چھ میل پر واقع ہے اسے صرف فج اور صرف "الروحاء" بھی کہتے ہیں (حاشیہ)

(۲) حدیث نمبر ۲ و نمبر ۳ میں گذر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت نماز کی امامت امام مہدی کریں گے، لہذا اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد کی نمازوں میں امامت کریں گے حدیث نمبر ۱۵ میں یہ تفصیل وضاحت سے آئی ہے۔

(۳) حدیث نمبر ۱۰، نمبر ۱۲، نمبر ۱۵ میں خراج کے بجائے جزیہ کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ خراج بھی بند کر دیا جائے گا، جزیہ بھی اور وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں ٹیکس کافروں سے وصول کئے جاتے ہیں، اور اس وقت دنیا میں کوئی کافر نہ ہوگا جس سے یہ وصول کئے جائیں۔

"وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْداً."(۱)

حضرت حنظلہ (جنہوں نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے سن کر روایت کی) کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے (اس آیت کی تفسیر میں) فرمایا تھا کہ تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان کی تصدیق کر دیں گے"۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ سب (تفسیر بھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے یا ابو ہریرہؓ نے (اپنے اجتہاد سے) کہی ہے۔

یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں مزید تفصیل یہ ہے کہ ابن مریم حاکم عادل اور امام منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور حج یا عمرے کو جاتے ہوئے مقام فج سے گزریں گے اور میری (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر پر بھی ضرور آئیں گے، حتیٰ کہ مجھے سلام کریں گے اور میں ان کو جواب دوں گا، (یہ حدیث سنا کر) ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجو!(۲) اگر تم ان کو دیکھو تو ان سے کہنا کہ ابو ہریرہؓ نے آپ کو سلام کہا ہے۔

۵۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا، اور اس کے فتنہ کے نشیب(۳) وفراز بتائے اس بیان سے (بوجہ خوف کے) ہمیں یوں لگا جیسے دجال قریبی نخلستان میں موجود ہو، ہم اس وقت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے گئے، جب شام کو آپ کی خدمت میں حاضر

---

(۱) اس آیت کی تفسیر حدیث نمبر ا کے ضمن میں گذر چکی ہے اور آگے بھی حدیث نمبر ۷۶ تا نمبر ۸۰ میں بیان ہوگی۔

(۲) عربی محاورے میں چھوٹے کو بطور شفقت کے بھتیجا کہہ دیتے ہیں، اگرچہ اس سے کوئی رشتہ داری نہ ہو۔۱۲

(۳) یہ "فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَعَ" کا ترجمہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "دجال کے بارے میں کچھ باتیں ایسی بتائیں جن سے اس کا حقیر و ذلیل ہونا معلوم ہوتا تھا (مثلاً کانا ہونا وغیرہ) اور کچھ باتیں ایسی فرمائیں جن سے اس کے فتنہ کا عظیم ہونا معلوم ہوتا تھا، مثلاً اس کے حکم سے بارش ہونا اور قحط پڑنا وغیرہ" اور خفض فیہ ورفع کا ایک مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ دجال کے اس تذکرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آواز کبھی نیچی کرتے تھے کبھی اونچی اس صورت میں اشارہ اس طرف ہوگا کہ یہ بیان دیر تک جاری رہا اور آپ نے اسے بہت اہمیت اور تفصیل سے ارشاد فرمایا، کیونکہ ایسی ہی حالت میں آواز کبھی پست اور کبھی بلند ہوتی ہے۔

ہوئے تو آپ نے (خوف کی) اس کیفیت کو بھانپ لیا جو ہم پر طاری تھی، اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اس کے (فتنہ کے) نشیب و فراز بتائے حتیٰ کہ ہمیں ایسا معلوم ہونے لگا کہ جیسے دجال قریبی نخلستان میں موجود ہو، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے (امت محمدیہ کے) بارے میں مجھے دجال سے زیادہ دوسری[1] چیز کا ڈر ہے (کیونکہ) اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو تمہاری طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں موجود ہوں (لہٰذا تمہیں فکر کی ضرورت نہیں) اور اگر وہ اس زمانہ میں نکلا جب کہ میں تمہارے درمیان نہ ہوں گا (یعنی میری وفات کے بعد نکلا) تو ہر مرد (مسلم) اپنا دفاع خود کرے گا، میرے بعد اللہ (تو) ہر مسلمان کا حامی و ناصر ہے ہی۔

(دجال کی علامات اور حالات پھر سن لو) وہ جوان ہوگا، بال سخت پیچیدہ ہوں گے، اس کی آنکھ بے نور[2] ہوگی، میرے خیال میں وہ عبدالعزیٰ[3] بن قطن کے مشابہ ہوگا، تم

---

(۱) وہ دوسری چیز ایک اور مستند حدیث میں بیان کی گئی ہے جسے امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے لئے دجال سے زیادہ خوفناک چیز دوسری ہے، اور وہ ہیں گمراہ کن لیڈر اور سربراہ (حاشیہ)

(۲) یہ طَافِئَۃٌ کا ترجمہ ہے جس میں فاء کے بعد ہمزہ ہے اور بعض مستند روایات میں طافیہ (فا کے بعد یا ہے جس کے معنی ہیں "ابھری ہوئی، باہر کو نکلی ہوئی" علامہ نوویؒ کی تحقیق یہ ہے کہ دونوں روایتیں اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہیں اور حاصل یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی ایک آنکھ بے نور (طَافِئَۃٌ) ہوگی اور ایک آنکھ انگور کی طرح باہر کو ابھری ہوئی (طَافِیَۃٌ) ہوگی............ صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں جو متعدد احادیث مختلف الفاظ سے آئی ہیں ان سے علامہ نوویؒ کی اس تحقیق کی تائید ہوتی ہے، نیز آگے حدیث نمبر ۳۵ میں بھی صراحت ہے کہ وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور دائیں آنکھ باہر کو ابھری ہوئی ہوگی اور اتنی صراحت حدیث نمبر ۷ میں بھی ہے کہ اس کی بائیں آنکھ ممسوح ہوگی یعنی ایسی بے نور ہوگی جیسے کسی نے ہاتھ پھیر کر اس کا نور بجھا دیا ہو

(۳) قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص جو زمانہ جاہلیت میں مرگیا تھا (حاشیہ)

میں سے جو دجال کو پائے وہ اس پر سورۂ کہف کی[1] ابتدائی آیات پڑھ دے......وہ شام وعراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا اور دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا......اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا.........ہم نے کہا یا رسول اللہ۔

وہ دنیا میں کتنے عرصے رہے گا؟ آپ نے فرمایا ''چالیس روز (جن میں سے) ایک دن ایک سال کے برابر، اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، اور باقی ایام عام دنوں کے برابر ہوں گے.........ہم نے کہا یا رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ہمارے لئے کیا ایک ہی دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا نہیں (بلکہ) تم ہر وقت نماز کے لئے اس کی مقدار کا[2] اندازہ کر لیا کرنا۔

ہم نے کہا یا رسول اللہ زمین پر اس کی رفتار کتنی تیز ہوگی؟ فرمایا بارش (کے اس بادل) کی طرح ہوگی جسے پیچھے سے ہوا ہانک رہی ہو.........پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا (کہ اسے اپنا خدا تسلیم کر لیں) وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے، پس وہ بادلوں کو حکم دے گا تو بادل بارش برسائیں گے، زمین کو حکم دے گا تو وہ (نباتات) اگائے گی، چنانچہ ان کے مویشی (اونٹ وغیرہ جو صبح چرنے گئے تھے) شام کو اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان خوب اونچے، تھن لبریز اور کوکھیں بھری ہوئی ہوں گی، پھر ایک قوم کے پاس آ کر ان کو (اپنے باطل دعوے کی طرف) بلائے گا، وہ اسے رد

---

(۱) مسند احمد کی روایت میں صراحت ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات محفوظ رکھے گا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا، ایک دوسری روایت میں یہی مضمون سورۂ کہف کی آخری دس آیات کے بارے میں بھی ارشاد ہوا ہے اس لئے علامہ طیبی نے فرمایا ہے کہ دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں اور مطلب یہ ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس یا آخری دس آیتیں یاد رکھے گا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا (حاشیہ)

(۲) یعنی جب طلوع فجر کے بعد اتنا وقت گذر جائے جتنا عام دنوں میں ظہر تک ہوتا ہے تو ظہر کی نماز پڑھ لو، پھر جب اتنا وقت گذر جائے جتنا عصر ومغرب کے درمیان ہوتا ہے تو مغرب پڑھ لو، اسی طرح عشاء اور فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب، اسی طرح اندازہ کر کر کے نمازیں پڑھتے رہو یہاں تک کہ وہ عجیب وغریب دن ختم ہو جائے۔ (حاشیہ بحوالہ نووی)

کردیں گے تو دجال وہاں سے چلا جائے گا مگر یہ لوگ صبح کو اس حالت میں اٹھیں گے کہ ان میں قحط پھیل چکا ہوگا، ان کے اموال میں سے ان کے پاس کچھ نہ بچے گا.......... اور دجال ایک ویران زمین سے گزرے گا تو اس سے کہے گا "اپنے خزانے اگل دے" تو زمین کے خزانے (نکل کر) اس کے پیچھے اس طرح چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے پیچھے چلتی ہیں۔

پھر وہ ایک پرشباب نوجوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا اور دونوں ٹکڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے گا جتنا تیر مارنے والے اور اس کے نشانہ کے درمیان ہوتا ہے، پھر وہ اس نوجوان کو آواز دے گا پس نوجوان (زندہ ہوکر) ہنستا ہوا پر رونق چہرے کے ساتھ اس کی طرف بڑھے گا.......... ابھی یہ اسی (قسم کے) حال میں ہوگا اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیج دے گا (جن کی تفصیل یہ ہے کہ) وہ دمشق کے مشرقی[1] جانب سفید منارے کے پاس نزول فرمائیں گے، اس وقت وہ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں (ملبوس) ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے، جب سر جھکائیں گے تو اس سے (پانی کے) قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے ایسے قطرے گریں گے جو چاندی کے دانوں کی طرح (چمکدار) اور موتیوں کی طرح (سفید) ہوں گے، آپ کے سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی اسی وقت مر جائے گا، اور جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہیں تک آپ کا سانس پہنچے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے، حتیٰ کہ اسے لُدّ کے[2] دروازے پر جالیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

---

(۱) علامہ علی قاری رحمۃ اللہ نے حافظ ابن کثیرؒ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ ایک روایت میں "دمشق کے مشرقی جانب" کی بجائے "بیت المقدس" کا لفظ ہے اور ایک روایت میں "اردن" اور ایک روایت میں مسلمانوں کی لشکر گاہ کا ذکر ہے کہ وہاں نازل ہوں گے، علامہ علی قاریؒ نے "بیت المقدس" کی روایت کو ترجیح دی ہے جسے ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ اگر آج کل بیت المقدس میں کوئی سفید منارہ نہ بھی ہو تو اس وقت تک ضرور بن جائے گا (حاشیہ)

(۲) فلسطین کا یہ مقام آج کل اسرائیل (یہودیوں) کے قبضہ میں ہے اس مقام پر یہودیوں کا ایرپورٹ ہے اور لُدّ ہی کے نام سے مشہور ہے ۱۲ مترجم

پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ نے دجال (کے دھوکہ و فریب) سے محفوظ رکھا ہوگا، تو آپ ان کے چہروں سے (غبار سفر یا آثار رنج و مصیبت کو) پونچھ دیں گے، اور جنت میں ان کے درجات (عالیہ) کی خوش خبری سنائیں گے.......... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے حالات میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس وحی بھیجے گا کہ اب میں نے اپنے ایسے بندوں (یاجوج وماجوج) کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے، لہٰذا آپ میرے خاص بندوں (مؤمنین) کو کوہ طور پر جمع کر لیجئے (عیسیٰ علیہ السلام ایسا ہی کریں گے) اور اللہ تعالیٰ[1] یاجوج اور ماجوج کو (اتنی بڑی تعداد میں) بھیجے گا کہ وہ ہر بلندی سے اتریں گے اور تیز رفتاری کے باعث) پھسلتے ہوئے (معلوم) ہوں گے جب ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبریہ[2] سے گذرے گا تو اس کا سارا پانی پی کر ختم کر دے گا، اور جب ان کا آخری حصہ وہاں سے گذرے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی تھا۔''

---

(۱) یہ انسانوں ہی کے دو بڑے بڑے وحشی قبیلوں کے نام ہیں، قرآن حکیم میں ان کا ذکر سورہ کہف اور سورہ انبیاء میں آیا ہے اور احادیث صحیحہ میں ان کی بعض تفصیلات بیان کی گئی ہیں، البتہ ان کے موجودہ محل وقوع کی صراحت قرآن و حدیث میں نہیں ملتی تاہم علامہ جمال الدین قاسمیؒ نے اپنی تفسیر ''محاسن التاویل'' میں بعض محققین کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ داغستان کے علاقہ میں تو قاز یعنی کوہ قاف کے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کے پیچھے دو قبیلے پائے جاتے تھے ان میں سے ایک کا نام ''آقوق'' اور دوسرے کا نام ''ماقوق'' تھا، پھر عرب ان کو ''یاجوج'' اور ''ماجوج'' کہنے لگے، یہ دونوں قبیلے بہت سی امتوں میں معروف ہیں اور ان کا ذکر اہل کتاب کی کتابوں میں بھی آیا ہے، پھر ان دونوں قبیلوں کی نسل ہی سے روس اور ایشیا کی بہت سی قومیں پیدا ہوئیں (حاشیہ) احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ جغرافیہ کے مشہور مسلمان عالم شریف ادریسی (متوفی ۵٦٠ھ) نے جو دنیا کا نقشہ تیار کیا تھا اس میں بھی یاجوج ماجوج کا محل وقوع مشرق اقصیٰ کے بالکل آخری کنارے پر شمال کی جانب دکھایا ہے، ان کے اور دنیا کی باقی آبادی کے درمیان طویل پہاڑی سلسلہ حائل ہے، صرف ایک راستہ نقشہ میں دکھایا ہے جہاں پہاڑ نہیں ہیں، اس علاقہ کے مغرب اور جنوب میں جو بستیاں اس نقشہ میں دکھائی گئی ہیں ان کے نام یہ ہیں رغوان، خرقان، شندران، منع قشان، نجعہ، خاقان، واللہ اعلم بالصواب، رفیع

(۲) اردن کا ایک مشہور بڑا دریا جو بیت المقدس سے تقریباً پچاس میل کے فاصلہ پر ہے، معجم البلدان لیاقوت الحموی۔

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (کوہ طور میں) محصور ہو جائیں گے، (اور اشیاءِ خورد و نوش کی قلت کے باعث) یہ نوبت آجائے گی کہ ایک بیل کے سر کو سو دینار (اشرفیوں) سے بہتر سمجھا جائے گا، اب اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے پس اللہ ان کے اوپر (وبا کی صورت میں) ایک کیڑا مسلط کر دے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا اس سے سب کے جسم پھٹ جائیں گے اور سب کے سب دفعۃً ہلاک ہو جائیں گے۔

پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (جبل طور سے) زمین پر اتریں گے تو انہیں زمین پر بالشت بھر جگہ بھی ایسی نہ ملے گی جسے یاجوج و ماجوج (کی لاشوں) کی چکنائی اور تعفن نے بھر نہ دیا ہو، اب اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پھر) اللہ سے دعا کریں گے جس کے نتیجہ میں اللہ ایسے (بڑے بڑے) پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی[1] اونٹ کی گردنوں کی طرح ہوں گی یہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔

پھر اللہ ایسی بارش برسائے گا جس سے نہ کوئی مٹی کا گھر بچے گا نہ چمڑے کا کوئی خیمہ (یعنی یہ بارش مکانات والی بستیوں میں بھی ہوگی اور ان جنگلوں میں بھی جہاں خانہ بدوش خیموں میں رہتے ہیں) یہ بارش زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دے گی۔

پھر زمین سے (اللہ تعالیٰ کا) خطاب ہوگا کہ اپنی پیداوار اگا اور اپنی برکت از سر نو ظاہر کر دے، چنانچہ اس زمانہ میں ایک انار (اتنا بڑا ہوگا کہ اسے) آدمیوں کی ایک جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے کے نیچے لوگ سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی بہت بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی گائے پورے قبیلہ کے لئے کافی ہوگی، اور دودھ دینے والی بکری پوری برادری کو کافی ہوگی۔

---

(۱) لمبی گردن والے اونٹوں کی ایک قسم جسے عربی میں بخت کہتے ہیں۔

لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ ایک خوشگوار ہوا بھیج دے گا جوان کے بغلوں کے زیریں حصہ میں اثر انداز ہوکر مؤمن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر (لینے کا سبب بنے) گی اور (دنیا میں صرف) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح (کھلم کھلا) زنا کیا کریں گے، چنانچہ قیامت انہی بدترین انسانوں پر آئے گی۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد، حاکم، کنز العمال وابن عساکر)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال میری امت میں نکلے گا، پس وہ چالیس.......... رہے گا.......... مجھے نہیں معلوم کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے، یا چالیس (۱) سال...... پس اللہ عیسیٰ ابن مریم کو بھیج دے گا جو عروہ (۲) ابن مسعود کے مشابہ ہوں گے، اور اسے (دجال کو) تلاش کر کے ہلاک کر ڈالیں گے، پھر لوگ سات سال اس حالت میں گزاریں گے کہ کسی بھی دو کے درمیان عداوت نہ پائی جائے گی (مسلم) احمد، در منثور، بحوالہ مستدرک حاکم وکنز العمال، بحوالہ ابن عساکر)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہوکر رہے گا کہ اہل روم "اعماق (۳) یا وابق" کے مقام پر پہنچ

---

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یاد نہیں رہا اس لئے اپنی لاعلمی کا اظہار فرمانا ضروری سمجھا ورنہ حدیث نمبر ۵ میں حضرت نواس بن سمعان کے بیان میں صراحت آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "چالیس دن" فرمایا تھا جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر، اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، اور باقی ایام عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

(۲) ایک جلیل القدر صحابی

(۳) راوی حدیث کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ اعماق فرمایا تھا یا وابق اور اعماق اگرچہ جمع کا صیغہ ہے لیکن مراد اس سے "عمق" ہے اور "عمق" ایک مقام کا نام ہے جو "وابق" کے قریب اور حلب وانطاکیہ کے درمیان واقع ہے اور "وابق" ایک بستی کا نام ہے جو حلب کے قریب عزاز کے علاقہ میں بیان کی گئی ہے وابق اور حلب کے درمیان چار فرسخ کا فاصلہ ہے (حاشیہ بحوالہ معجم البلدان للحموی)

جائیں گے ان کی طرف [1] مدینہ سے ایک لشکر پیش قدمی کرے گا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے جو آدمی قید کئے گئے ہیں (اور اب مسلمان ہو چکے ہیں) انہیں اور ہمیں تنہا چھوڑ دو ہم ان سے جنگ کریں گے مسلمان کہیں گے کہ نہیں واللہ ہم ہرگز اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالہ نہیں کریں گے، اس پر وہ ان سے جنگ کریں گے، اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہوں گے جن کی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کرے گا (یعنی ان کو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوگی) اور ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء (بہترین شہید) ہوں گے، اور باقی ایک تہائی مسلمان فتح حاصل کرلیں گے (جس کے نتیجہ میں) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ و مامون ہو جائیں گے............ اس کے بعد جلد ہی یہ لوگ قسطنطنیہ [2] فتح کرلیں گے............ اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی یہ لوگ مال غنیمت تقسیم ہی کر رہے ہوں گے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ مسیح [3] (دجال) تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں (بستیوں) میں گھس گیا ہے۔

یہ سنتے ہی یہ لشکر (دجال کے مقابلہ کے لئے قسطنطنیہ) سے روانہ ہو جائے گا، اور یہ خبر (اگرچہ) غلط ہوگی لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئے گا۔

---

(۱) حدیث میں لفظ ''المدینہ'' ہے جس سے مدینہ منورہ بھی مراد ہوسکتا ہے لیکن عربی میں چونکہ ''مدینہ'' کا لفظ ہر شہر کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے ہوسکتا ہے یہاں اس سے شام کا مشہور شہر ''حلب'' ہی مراد ہو کیونکہ اعماق اور وابق کے قریب یہی بڑا شہر ہے، اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ بیت المقدس مراد ہے (حاشیہ) واللہ اعلم

(۲) ترکی کا مشہور شہر جسے آج کل استنبول کہا جاتا ہے (حاشیہ بحوالہ معجم البلدان)

(۳) دجال کو بھی مسیح کہا جاتا ہے، مگر یہ لفظ جب دجال کے لئے استعمال ہو تو اس کے ساتھ لفظ دجال ملا کر ''مسیح دجال'' کہتے ہیں شاذ و نادر صرف ''مسیح'' بھی کہہ دیتے ہیں جیسا کہ اس حدیث میں ہے اور دجال کو مسیح کہنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ ''ممسوح العین'' ہوگا یعنی اس کی داہنی آنکھ ایسی بے نور ہوگی جیسے اسے کسی نے پونچھ کر صاف کردی ہو اور دوسری متعدد وجوہ علماء نے لکھی ہیں جو اسی کتاب (التصریح) کے عربی حاشیہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں درست کرنے ہی میں مشغول ہوں گے کہ نماز (فجر) کی اقامت ہو جائے گی اور فوراً ہی بعد عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے اور (مسلمانوں[1] کے امیر کو) ان کی امامت (کا حکم) فرمائیں گے، اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، چنانچہ اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیتے تب بھی وہ گھل گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے انہی کے ہاتھ سے قتل کریں گے، اور وہ لوگوں کو اس کا خون دکھلائیں گے جو ان کے حربہ میں لگ گیا ہوگا۔ (صحیح مسلم)

۸۔ حضرت ابو حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا کیا باتیں کر رہے ہو حاضرین نے کہا قیامت کی باتیں کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا جب تک تم دس علامات نہ دیکھ لو قیامت نہیں آئے گی، پس آپ نے یہ (دس علامات) بیان فرمائیں:

---

(۱) حدیث کے لفظ ''فَاَمَّھُمْ'' کا اصل ترجمہ تو یہ ہے کہ ''پس آپ ان کی امامت فرمائیں گے'' اب اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ ''اب آپ مسلمانوں کی قیادت اور امارت کے فرائض انجام دیں گے'' اس میں تو کوئی اشکال ہی نہیں دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ''اب آپ نماز میں ان کی امامت کریں گے'' اس پر اشکال ہوتا ہے کہ حدیث نمبر ۲ میں گذر چکا ہے کہ نزول کے وقت نماز کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ امام مہدی کریں گے، اس اشکال کے دو جواب ہو سکتے ہیں، ایک وہ جس کی طرف ہم نے متن کے ترجمہ میں قوسین کی عبارت بڑھا کر اشارہ کر دیا ہے کہ امامت فرمانے سے مراد امامت کا حکم دینا ہے کیونکہ عربی و اردو میں بکثرت کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو قتل کر دیا اور مراد یہ ہوتا ہے کہ قتل کا حکم دیا اور دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اس پہلی نماز کے بعد آئندہ کی نمازوں کی امامت مراد ہے۔
یعنی آئندہ نمازوں کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کریں گے، اگرچہ نزول کے وقت نماز کی امامت امام مہدی کریں گے، یہ بات حدیث نمبر ۲، نمبر ۴ میں بھی بیان ہو چکی ہے۔ ۱۲ رفیع

۱۔دخان(۱) (دھواں) ۲۔دجال

۳۔دابہ (یعنی دابۃ (۲) الارض جو نہایت عجیب وغریب جانور ہوگا)

۴۔آفتاب کا مغرب سے (۳) طلوع ۵۔عیسیٰ ابن مریم کا نزول

---

(۱) حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کی روایات اور دوسری مستند احادیث سے ثابت کیا ہے کہ یہ دھواں قرب قیامت میں ظاہر ہوگا، اور فرمایا کہ قرآن حکیم میں سورۂ دخان کی ایک آیت میں اسی دھویں کی خبر دی گئی ہے کہ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنی آپ کفار کے لئے اس روز کا انتظار کیجئے کہ آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں آجائے جو ان پر چھا جائے گا یہ ایک دردناک عذاب ہوگا) تفسیر ابن جریر میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ دھواں نکلے گا تو مومن کو تو صرف زکام سا محسوس ہوگا لیکن کفار اور منافقین کے کانوں میں گھس جائے گا جس سے ان کے سر ایسے سخت گرم ہو جائیں گے جیسے انہیں آگ پر بھون دیا گیا ہو اور دخان کی یہ تفسیر دوسرے متعدد صحابہ کرام سے بھی منقول ہے بعض نے مرفوعاً بیان کی ہے بعض نے موقوفاً (حاشیہ)

(۲) قرآن حکیم (سورہ نمل) میں جو ارشاد ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ (یعنی جب وعدہ قیامت کا ان لوگوں پر پورا ہونے کو ہوگا یعنی قیامت کا زمانہ قریب آپہنچے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا) اس آیت میں اسی دابۃ الارض کی خبر دی گئی ہے، علامہ قرطبی نے روایات کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے کافی عرصہ کے بعد جب دوبارہ اللہ کی نافرمانی اور کفر دنیا میں پھیلنے لگے گا اور دین اسلام کے اکثر حصے پر عمل ترک کر دیا جائے گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ اس جانور کو زمین سے نکالے گا جو موٴن کو کافر سے ممتاز کردے گا تاکہ کفار کفر سے اور فاسق اپنے فسق سے باز آجائیں، پھر یہ جانور غائب ہو جائے گا اور لوگوں کو سنبھلنے کی مہلت دی جائے گی، مگر جب وہ اپنی سرکشی پر اڑے رہیں گے تو آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کا عظیم واقعہ پیش آجائے گا، جس کے بعد کسی کافر یا فاسق کی توبہ قبول نہ ہوگی، پھر اس کے بعد جلد ہی قیامت آجائے گی اس بیان کا حاصل یہ ہے کہ دابۃ الارض کا واقعہ آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پیش آئے گا، مگر حاکم (صاحب مستدرک) نے راجح اس کو قرار دیا ہے کہ دابۃ الارض اس کے بعد نکلے گا، حاصل یہ کہ پہلے یا بعد میں ہونے کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں۔ واللہ اعلم (حاشیہ ملخصا)

(۳) یہ علامت بھی قرآن حکیم (سورۂ انعام آیت نمبر ۵۹) میں بیان کی گئی ہے،

(بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ فرمائیں)

۶۔یاجوج ماجوج(۱) اور زمین میں دھنس جانے کے تین (بڑے بڑے) واقعات

۷۔ ایک مشرق میں ۸۔ ایک مغرب میں اور

۹۔ایک جزیرہ عرب میں اور ان سب کے آخر میں

۱۰۔ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے (۲)محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ (مسلم وابوداؤد والترمذی، وابن ماجہ)

۹۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہیں کہ ان

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ آیَاتِ ربک لَا یَنْفَعُ نَفْساً ایْمَانها لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْراً

(یعنی جس روز آپ کی رب کی ایک بڑی نشانی آپہنچے گی اس روز کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو، یا ایمان تو پہلے سے رکھتا ہو لیکن اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو بلکہ گناہوں میں مبتلا رہا ہو) چنانچہ صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک یہ واقعہ پیش نہ آجائے کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو پس جب لوگ طلوع ہوتے ہی ایسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے (جو قبول نہ ہوگا) اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے یہی مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس آیت کا یہی مطلب ہے (حاشیہ)

حاشیہ صفحہ ہذا

(۱) قیامت کی اس علامت کو بھی قرآن حکیم نے بیان فرمایا ہے سورۂ انبیاء آیت نمبر ۹۶ میں ارشاد ہے

"حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقّ. الخ"

(یعنی حتیٰ کہ جب یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے تیز رفتاری کے ساتھ اتریں گے اور سچا وعدہ نزدیک آپہنچا ہوگا۔ الخ

(۲) محشر جمع کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں مسند احمد، نسائی، ابوداؤد، ترمذی اور مستدرک حاکم میں صراحت ہے کہ محشر سے مراد ملک شام ہے کیونکہ اس آگ سے بھاگ کر مؤمنین ملک شام میں پناہ لیں گے ان روایات کی تفصیل عربی حاشیہ میں ملاحظہ کیجئے جو سب مرفوع اور مستند ہیں۔

کو اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ کردیا ہے، ایک وہ جماعت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی[1]۔ اور ایک وہ جماعت جو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگی (نسائی کتاب الجہاد، ومسند احمد، اور کنز العمال بحوالہ ''المختارہ'' ومجمع الزوائد بحوالہ اوسطِ طبرانی یہ حدیث امام نسائی کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور ان کے یعنی عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا، ان کا قد وقامت میانہ اور رنگ سرخ وسفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے، سر کے بال اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی (چمک اور صفائی کی وجہ سے) ایسے ہوں گے کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے[2] اسلام کی خاطر کفار سے قتال کریں گے، پس صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ لینا بند کردیں گے! اور اللہ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کو ختم

---

(۱) ہندوستان پر سب سے پہلا جہاد تو پہلی صدی ہجری میں محمد بن قاسمؒ نے کیا جس میں بعض صحابہ اور اکثر تابعین کی شرکت نقل کی جاتی ہے اور اس کے بعد سے آج تک مختلف زمانوں میں ہندوستان کے کفار کے خلاف جہاد ہوتے رہے ہیں لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث میں ہندوستان پر جس جہاد کی یہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے اس سے مراد صرف پہلا جہاد ہے یا جتنے جہاد ہوچکے یا آئندہ ہوں گے وہ سب اس میں شامل ہیں؟ الفاظ حدیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے الفاظ عام ہیں اس کو کسی خاص جہاد کے ساتھ مخصوص ومقید کرنے کی کوئی وجہ نہیں، اس لئے جتنے جہاد کفار ہندوستان کے خلاف مختلف زمانوں میں ہوتے رہے یا آئندہ ہوں گے انشاء اللہ وہ سب اس عظیم الشان بشارت میں شامل ہیں، واللہ اعلم۔ رفیع

(۲) صحیح بخاری کی ایک حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مزید علامات یہ بیان فرمائی گئی ہیں

''رجل آدم کا حسن ما انت راء من ادم الرجل سبط الشعر له لمة كا حسن ما انت راء من اللمم تضرب لمته بين منكبيه يقطر راسه ماء ربعة احمر كانما خرج من ديماس''

یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہایت حسین گندمی رنگ کے ہوں گے بال بہت گھنگرالے نہیں ہوں گے، بالوں کی لمبائی شانوں تک ہوگی سر سے پانی ٹپکتا ہوگا معتدل جسم وقامت کے ہوں گے سرخی مائل رنگ ہوگا جیسے ابھی حمام سے (غسل کرکے) آئے ہوں (عربی حاشیہ برحدیث نمبر ۵)

کر دے گا، اور (انہی کے ہاتھوں) مسیح دجال کو ہلاک کرے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے، اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد، وابن ابی شیبہ، ومسند احمد، وصحیح ابن حبان، وابن جریر)

۱۱۔ مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کریں گے'' اس حدیث کو ترمذی نے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے، اور مسند احمد میں یہ حدیث چار سندوں سے آئی ہے، ایک سند میں یہ الفاظ ہیں کہ ''باب لد کی جانب میں قتل کریں گے۔''

۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عیسیٰ ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی پس (وہ نازل ہوکر) صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ لینا بند کر دیں گے، اور مال (پانی کی طرح) بہائیں گے، حتیٰ کہ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔ (ابن ماجہ ومسند احمد)

۱۳۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا جس کا اکثر حصہ حدیث دجال پر مشتمل تھا آپ نے ہمیں اس سے خبردار کیا اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ

> ''جب سے اللہ نے ذریت آدم کو پیدا کیا دنیا میں کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا اور اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں آخری نبی ہوں اور تم بہترین امت (اس لئے) وہ لامحالہ تمہارے ہی اندر نکلے گا، اگر وہ میری موجودگی (زندگی) میں نکلا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں ہوں، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے گا، اور اللہ ہر مسلمان کا محافظ ونگہبان ہوگا، وہ شام وعراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا، پس وہ دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا، میں تمہارے سامنے اس کی وہ علامات بیان کئے دیتا ہوں، جو

مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں، وہ سب سے پہلے تو یہ دعوے کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، پھر وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں (مگر اسے دیکھنے والے کو پہلی ہی نظر میں ایسی تین چیزیں نظر آجائیں گی جن سے اس کے دعوے کی تکذیب کی جاسکتی ہے، ایک تو یہ کہ وہ آنکھوں سے نظر آرہا ہوگا) حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے (تو اس کا نظر آنا ہی اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ رب نہیں) اور (دوسری یہ کہ) وہ کانا ہوگا، حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں (تیسری یہ کہ) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا جو ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''

اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک جنت اور ایک آگ ہوگی مگر حقیقت میں اس کی آگ جنت ہوگی اور جنت آگ[۱] ہوگی، پس جو شخص اس کی آگ میں مبتلا ہو اس کو چاہئے کہ اللہ سے فریاد کرے۔

اور سورہ کہف کی[۲] ابتدائی آیات پڑھے، ایسا کرنے سے وہ آگ اس کے لئے اسی طرح ٹھنڈی اور بے ضرر ہو جائے گی جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) پر ہوگئی تھی۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ کسی دیہاتی سے کہے گا کہ ''اگر تیرے (مردہ) ماں باپ کو میں زندہ کردوں تو کیا تو شہادت دے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا ہاں (میں شہادت دوں گا) بس دیہاتی کے سامنے دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت بنا کر آئیں گے اور کہیں گے کہ بیٹا تو اس کی پیروی کر یہ تیرا رب ہے۔

---

(۱) یعنی یا تو دجال کے سحر اور نظر بندی کی وجہ سے وہ لوگوں کو برعکس دکھائی دے گی کہ باہر سے دیکھنے والا آگ کو جنت اور جنت کو آگ سمجھے گا، یا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس کی جنت کو باطنی طور پر آگ بنا دے گا اور آگ کو باطنی طور پر جنت بنا دے گا (حاشیہ بحوالہ فتح الباری)

(۲) ان آیات کی تفصیل حدیث نمبر ۵ کے حاشیہ میں گذر چکی ہے ۱۲

اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اسے (اللہ کی طرف سے مؤمنین کی آزمائش کے لئے) ایک (مومن) شخص پر قدرت دی جائے گی پس وہ اس شخص کو قتل کردے گا اور آرے سے چیر کر اس کے دونوں ٹکڑے الگ الگ ڈال دے گا، پھر (لوگوں سے) کہے گا دیکھو میرے اس ''بندے'' کی طرف میں اسے ابھی زندہ کروں گا اور یہ پھر کہے گا کہ اس کا رب میرے سوا کوئی اور ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرمادیں گے اور خبیث (دجال) اس سے کہے گا ''بتا تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال ہے، خدا کی قسم (تیرے دجال ہونے کا) جتنا یقین مجھے آج ہے اتنا کبھی نہیں تھا۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ بادلوں کو بارش کا حکم دے گا تو وہ بارش برسائیں گے، اور زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اس کا گذر ایک بستی پر ہوگا، بستی کے لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو ان کے سارے مویشی ہلاک ہوجائیں گے، اور ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک بستی سے گذرے گا وہ لوگ اس کی تصدیق کریں گے تو وہ بادلوں کو بارش کا حکم دے گا، بادل بارش برسائیں گے اور زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی، حتیٰ کہ اسی اور شام کو جب ان کے مویشی چرنے کے بعد واپس آئیں گے تو وہ خوب موٹے اور فربہ ہوں گے، ان کی کوکھیں بھری ہوں گی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔

مکہ اور مدینہ کے علاوہ زمین کا کوئی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جو اس کے پاؤں تلے نہ آیا ہو اور جس پر اس کا ظہور نہ ہوا ہو، البتہ جس درہ سے بھی وہ مکہ یا مدینہ آنا چاہے گا فرشتے ننگی تلواریں لئے اس کے سامنے آجائیں گے (اور وہ آگے بڑھنے کی جرات نہ کرسکے گا) چنانچہ وہ کھاری زمین کے کنارے سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ ڈال دے گا، اب مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے جن کے باعث ہر منافق مرد وعورت مدینہ (طیبہ) سے نکل کر دجال سے جا ملے گا (ان زلزلوں کے ذریعہ) مدینہ طیبہ گندگی (منافقوں) کو اپنے سے اسی طرح دور کردے گا جس طرح لوہار کی دھونکنی (جس سے آگ کو ہوا دی جاتی ہے) لوہے کا زنگ دور کردیتی ہے

(اسی لئے) اس دن کو "یوم نجات" کہا جائے گا۔

(یہ حالات سن کر) امّ شریک بنت ابی العسکر (ایک جلیلۃ القدر صحابیہ) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اس زمانہ میں کہاں[1] ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ عرب اس زمانہ میں تھوڑے ہوں گے، اور ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ہوں گے، ان کا امام (پیشوا) ایک مرد صالح ہوگا (اور ایک دن یہ واقعہ ہوگا کہ) ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا ہی ہوگا کہ ان میں عیسیٰ بن مریم نازل ہو جائیں گے، چنانچہ امام پیچھے ہٹے گا تا کہ نماز پڑھانے کے لئے عیسیٰ (علیہ السلام) کو آگے کرے مگر عیسیٰ علیہ السلام اس کے کاندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ نماز کی اقامت تمہارے ہی لئے ہوئی ہے[2] لہٰذا (اس وقت) مسلمانوں کو ان کا امام ہی نماز پڑھائے گا۔

جب امام نماز پڑھا کر فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے "دروازہ کھولو[3] دروازہ کھول دیا جائے گا، اس کے پیچھے دجال ہوگا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن میں سے ہر ایک کے پاس زیور سے آراستہ تلوار اور ساج (ایک قیمتی دبیز کپڑے) کا لباس ہوگا، جب دجال عیسی علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، اور بھاگ کھڑا ہوگا، عیسیٰ (علیہ السلام) اس سے فرمائیں گے کہ میری ایک ایسی ضرب تیرے لئے مقدر ہو چکی ہے جس سے تو نکل نہیں سکتا، چنانچہ وہ اسے "لُد" کے مشرقی دروازے پر جا لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے، پس اللہ یہودیوں کو شکست دے گا" اور اللہ کی مخلوق میں سے

---

(۱) مقصد سوال کا یہ تھا کہ عرب تو نہایت بہادری اور جانبازی سے اسلام کا دفاع کرنے والے ہیں، ان کے ہوتے ہوئے دجال کو اتنا فساد پھیلانے کا موقع کیسے مل جائے گا؟

(۲) اس سے نماز با جماعت کا ایک ادب یہ معلوم ہوا کہ جب کوئی امامت کا اہل شخص نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ جائے اور اقامت پڑھی جا چکی اس وقت کوئی اس سے افضل شخص آ جائے تو اس افضل کو چاہئے کہ پہلے امام کے بلانے کے باوجود آگے نہ بڑھے اور پہلے امام ہی کے پیچھے نماز پڑھے ۱۲

(۳) اللہ ہی جانتا ہے کس چیز کا دروازہ مراد ہے؟ شیخ ابوالفتاح ابوغدہ مدظلہم نے اپنے حاشیہ میں مسجد کا دروازہ مراد لیا ہے ۱۲

جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپنا چاہے گا خواہ پتھر ہو یا درخت، دیوار ہو یا جانور ہو اللہ اسے گویائی عطا فرمادے گا، اور وہ پکارے گی کہ ”اے مسلمان بندۂ خدا یہ یہودی ہے، آ کر اسے قتل کر ڈال (اور اسی حدیث میں چند سطروں کے بعد ہے کہ)

اور عیسیٰ علیہ السلام (سرکاری طور پر) زکوۃ لینا چھوڑ دیں گے، پس نہ بکری کی زکوۃ وصول کی جائے گی نہ اونٹ کی (کیونکہ سب مالدار ہوں گے زکوۃ لینے والا کوئی نہ رہے گا) ”بغض و عداوت ختم ہو جائے گی، اور ہر زہریلے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا، حتیٰ کہ چھوٹا بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا تو سانپ گزند نہ پہنچائے گا، اور چھوٹی بچی شیر کا منہ اپنے ہاتھ سے کھولے گی تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا، اور بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جیسے ان کی حفاظت کرنے والا کتا، زمین امن و امان سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور کلمہ (سب کا) ایک ہوگا، پس اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے گی [1] الخ۔

(ابن ماجہ، ابوداؤد، وابن خزیمہ والحاکم)

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے، پس انہوں نے اس معاملہ میں ابراہیم (علیہ السلام) سے رجوع کیا (کہ وہ وقت قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) (حضرت) ابراہیم نے فرمایا کہ ”مجھے اس کا کوئی علم نہیں“ پھر (حضرت) موسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ ”مجھے اس کا کوئی علم نہیں“ پھر (حضرت) عیسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے فرمایا جہاں تک وقت قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں، یہ بات تو اتنی ہی ہے، البتہ جو عہد پروردگار

---

(۱) آگے اس حدیث میں مزید تفصیلات ہیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے بقصد اختصار آخری حصہ ذکر نہیں فرمایا جن حضرات کو شوق ہو وہ اس کتاب کے شامی ایڈیشن میں یہ حصہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو ناشر نے اس میں شامل کر دیا ہے۔

عزوجل نے مجھ سے کیا ہے اس میں یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوگی پس وہ مجھے دیکھتے ہی رانگ (یا سیسہ) کی طرح پگھلنے لگے گا، پس اللہ اس کو ہلاک کرے گا یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مردِ مسلم میرے نیچے ایک کافر (چھپا ہوا) ہے، آکر اسے قتل کردے، چنانچہ اللہ ان سب (کافروں) کو ہلاک کردے گا۔

پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور وطنوں کو واپس ہوجائیں گے تو اس وقت یاجوج ماجوج نکلیں گے جو (کثرۃ اور تیز رفتاری کی باعث) ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے، وہ شہروں کو روند ڈالیں گے، جس چیز پر ان کا گذر ہوگا اس کا خاتمہ کردیں گے، جس پانی (نہر، چشمہ، کنویں یا دریا وغیرہ) سے گذریں گے اسے پی کر ختم کردیں گے۔

پھر لوگ میرے پاس آکر ان کی شکایت کریں گے، میں اللہ سے ان کے بارے میں بددعا کروں گا، پس اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کردے گا اور مار ڈالے گا، حتیٰ کہ زمین ان کی بدبو سے متعفن ہوجائے گی، اب اللہ عزوجل بارش برسائے گا جو ان کی لاشیں بہا کر سمندر میں ڈال دے گی۔

(راوی فرماتے ہیں کہ آگے اس حدیث کا کچھ حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا، ایک دوسرے راوی یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ پوری بات یہ تھی کہ) پھر پہاڑ دھن دیئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح پھیلا (کر سیدھی کر) دی جائے گی، (پھر اصل راوی کہتے ہیں کہ) عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "پس جن امور کا عہد میرے رب نے مجھ سے کیا ہے ان میں یہ بھی ہے کہ جب ایسا ہوچکے تو قیامت کا حال پورے دنوں کی اس گابھن (حاملہ) کی طرح ہوگا جس کے مالک نہیں جانتے کہ وہ دن یا رات میں کب اچانک بچہ دے دیگی۔

(مسند احمد، حاکم، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، فتح الباری، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، بیہقی، الدرالمنثور)

۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب انبیاء باپ شریک

بھائیوں کی طرح ہیں، کہ ان سب کا دین ایک اور مائیں (شریعتیں)[1] جدا جدا ہیں، اور میں عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا.........وہ نازل ہوں گے جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا (ان کی پہچان یہ ہے) وہ درمیانہ قد و قامت کے ہوں گے، رنگ سرخ و سفید ہوگا، بال سیدھے اور ایسے (صاف اور چمکدار) ہوں گے کہ وہ اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی یوں معلوم ہوگا جیسے ابھی ان سے پانی ٹپک رہا ہو، ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے، پس وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے، تمام ملتوں کو معطل کردیں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کا خاتمہ کردے گا، اور اللہ ان کے زمانہ میں کذاب مسیح دجال کو ہلاک کرے گا اور زمین میں امن وامان کا دور دورہ ہوگا، حتیٰ کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ ایک جگہ چرا کریں گے، بچے اور لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا۔

پس عیسیٰ علیہ السلام جب تک اللہ چاہے گا دنیا میں رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں دفن کریں گے (مسند احمدؒ)

۱۶۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جس کی تفصیل) ابونضرۃ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کے روز عثمان بن ابی العاصؓ کے پاس اس غرض سے آئے کہ اپنا ایک نسخہ (جو حدیث یا قرآن حکیم کا تھا) ان کے نسخہ سے ملا کر دیکھیں (کہ ہمارے نسخہ میں کوئی غلطی تو نہیں) پس جب جمعہ کا وقت ہوا تو انہوں نے ہمیں غسل کرنے کا حکم دیا، غسل کے بعد ہمارے پاس خوشبو لائی گئی وہ لگا

---

(۱) دین کو باپ سے اور شریعت کو ماں سے تشبیہ دی گئی ہے، کیونکہ اصل دین یعنی عقائد سب انبیاء کے ایک تھے، البتہ شریعت یعنی فقہی مسائل مختلف امتوں میں مختلف رہے ۱۲ رف

کر ہم مسجد چلے گئے اور وہاں ایک شخص کے پاس جا بیٹھے جس نے ہمیں دجال کے بارے میں حدیث سنائی۔

پھر عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ آئے تو ہم اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھے، اب انہوں (عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمانوں کے تین شہر ایسے ہوں گے کہ ان میں سے ایک شہر تو دو سمندروں (۱) کے ملنے کی جگہ پر واقع ہوگا ایک شہر (۲) حیرہ کے مقام پر ہوگا اور ایک شہر (۳) شام میں، پس تین بار (ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ) لوگ گھبرا اٹھیں گے پھر جلد ہی لوگوں کے برابر میں دجال نکل آئے گا، پس وہ مشرق کی طرف لوگوں کو شکست دیدے گا، اور سب سے پہلے اس شہر میں وارد ہوگا جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ واقع ہے اور اہل شہر کے تین گروہ ہو جائیں گے، ایک گروہ یہ کہہ کر وہیں رہ جائے گا کہ دیکھیں دجال کون ہے اور کیا کرتا ہے، اور ایک گروہ دیہات میں منتقل ہو جائے گا، اور ایک گروہ برابر والے شہر میں منتقل ہو جائے گا، اس وقت دجال کے ساتھ ستر ہزار (آدمی) ہوں گے جن کے اوپر طیلسان (ایک خاص قسم کی عجمی دبیز چادر) ہوگی، اس کے اکثر پیروکار عورتیں اور یہودی ہوں گے، پھر دجال اس شہر کے قریب والے شہر میں آئے گا، اس شہر کے باشندوں کے (بھی) تین گروہ ہو جائیں گے، ایک گروہ کہے گا کہ "دیکھیں دجال کون ہے اور کیا کرتا ہے، اور ایک گروہ دیہات میں چلا جائے گا، اور ایک گروہ قریب والے اس شہر میں چلا جائے گا جو شام کی مغربی جانب میں ہوگا۔

---

(۱) بظاہر بحر روم اور بحر فارس مراد ہیں (حاشیہ)

(۲) حیرہ عراق کا وہ علاقہ ہے جس کے قریب ہی صحابہ کے دور میں شہر کوفہ آباد ہوا (حاشیہ بحوالہ معجم البلدان)

(۳) آج کل صرف "سوریہ" کو شام کہا جاتا ہے جس کا دارالحکومت "دمشق" ہے لیکن پہلے ملک شام بہت بڑا تھا، طول میں دریائے فرات (عراق) سے العریش تک (جہاں سے مصر شروع ہوتا ہے) اور عرض میں جزیرہ نمائے عرب سے بحر روم تک پھیلا ہوا تھا، اردن، فلسطین، لبنان، موجودہ سوریہ، دمشق، بیت المقدس، طرابلس، انطاکیہ سب اسی کے حصے تھے (معجم البلدان لیاقوت ص ۳۱۲ ج ۱۱) لہذا احادیث میں شام سے اصل ملک شام مراد ہے صرف سوریہ نہیں۔ رفیع

اور (بالآخر) مسلمان افیق(۱) نامی گھاٹی کی طرف سمٹ جائیں گے، اور اپنے مویشی (چرنے کے لئے) بھیجیں گے جو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، ان کو یہ نقصان بہت شاق گذرے گا، اور شدید بھوک اور سخت مشقت میں مبتلا ہو جائیں گے، حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلہ جلا کر کھائیں گے یہ اسی حال میں ہوں گے کہ سحر کے وقت کوئی پکارنے والا تین بار یہ آواز لگائے گا کہ "اے لوگو تمہارے پاس فریاد رس آ پہنچا" یہ سن کر لوگ آپس میں کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے!

اور نماز فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا "یا روح اللہ آگے آ کر نماز پڑھایئے" وہ فرمائیں گے کہ اس امت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں (اس لئے تم ہی نماز پڑھاؤ) پس مسلمانوں کا امیر آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام نماز سے فارغ ہو کر اپنا حربہ سنبھالیں گے اور دجال کی طرف روانہ ہو جائیں گے دجال ان کو دیکھتے ہی رانگ کی طرح پگھلنے لگے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ اس کے سینہ کے بیچوں بیچ مار کر اسے قتل کر ڈالیں گے اور اس کے ساتھی شکست کھا جائیں گے، اس دن ان میں سے کسی کو بھی کوئی چیز اپنے پیچھے نہیں چھپائے گی، حتیٰ کہ درخت کہے گا "اے مومن یہ کافر ہے" اور پتھر کہے گا "اے مومن یہ کافر ہے" .... (مسند احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی، حاکم والدر المنثور)

۱۷۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ کے دوران ایک طویل حدیث بیان کی جس میں انہوں نے فرمایا کہ "پھر آپ نے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے کسوف(۲) شمس کی نماز سے فارغ ہو کر) سلام پھیر دیا، پس آپ نے اللہ کی حمد و ثنا فرمائی اور کلمہ شہادت پڑھا، پھر فرمایا کہ:

"اے لوگو، میں بشر ہوں اور اللہ کا رسول ہوں، لہٰذا میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اگر تم یہ محسوس کرتے ہو کہ میں نے اپنے رب کی تبلیغ رسالت میں کوئی کوتاہی کی ہے تو تم

---

(۱) یہ دو میل لمبی گھاٹی اردن میں واقع ہے (حاشیہ بحوالہ معجم البلدان لیاقوت) (۲) سورج کا گرہن ہونا ۱۲

نے مجھے اس کی اطلاع نہیں دی تاکہ میں تبلیغ رسالت اس طرح کرتا جس طرح کہ کرنی چاہیئے اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے تبلیغ رسالت کردی ہے تو اس کی بھی تم نے مجھے خبر نہیں کی، (خلاصہ یہ کہ تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ اللہ کے جو پیغامات میں نے تم کو پہنچائے وہ تم سمجھ گئے ہو یا نہیں؟) لوگ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور سب نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے پروردگار کی تعلیمات پہنچادی ہیں، اور اپنی امت کی خیر خواہی فرمائی ہے اور جو فریضہ آپ کے اوپر تھا ادا کردیا ہے۔"

پھر لوگ خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا

اما بعد: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس آفتاب اور ماہتاب کا گرہن ہونا اور ان ستاروں کا اپنے اپنے مطلع[۱] سے ہٹ جانا اہل زمین کے بڑے بڑے لوگوں کی موت کے باعث ہوتا ہے، انہوں نے جھوٹ کہا، اور صحیح بات یہ ہے کہ اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ بھی ایک قسم کی نشانیاں ہیں، جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے تاکہ یہ دیکھے کہ ان میں سے کون توبہ کرتا ہے، بخدا جس وقت میں نماز میں کھڑا تھا اس وقت میں نے ان (بڑے بڑے) واقعات کو دیکھا ہے جو تمہیں دنیا و آخرت میں پیش آنے والے ہیں۔

اور بخدا جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی، ان میں آخری کذاب کانا دجال ہوگا جس کی بائیں آنکھ ابو تحییٰ (ایک انصاری بزرگ صحابی) کی آنکھ کی طرح ممسوح[۲] ہوگی، جب وہ نکلے گا تو خدائی کا دعویٰ کرے گا، پس جو شخص اس پر ایمان لے

---

(۱) طلوع ہونے کی جگہ۔

(۲) ممسوح وہ چیز جس پر ہاتھ پھیر دیا گیا ہو مطلب یہ کہ اس کی بائیں آنکھ ایسی بے نور ہوگی جیسے ہاتھ پھیر کر اس کا نور بجھا دیا گیا ہو، بعض مستند روایات میں جو ہے کہ اس کی آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی اس سے مراد اس کی دائیں آنکھ ہے آگے حدیث نمبر ۳۵ میں اس کی صراحت آرہی ہے خلاصہ یہ کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی بائیں آنکھ ممسوح (بے نور بجھی ہوئی) ہوگی جسے حدیث نمبر ۵ میں طافیۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے، اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوئی ہوگی جس کے بارے میں حدیث نمبر ۳۵ میں "بعینہ الیمنیٰ ظفرۃ غلیظۃ" فرمایا گیا حاشیہ ص ۶۹ ہذا

آئے گا اور اس کی تصدیق اور پیروی کرے گا اسے پچھلا کوئی نیک عمل نفع نہ دے گا (مرتد ہونے کی وجہ سے اس کے سارے نیک اعمال باطل اور بے کار ہو جائیں گے) اور جو شخص اس کی نافرمانی اور تکذیب کرے گا اس کو پچھلے کسی (برے) عمل کی سزا نہ دی جائے گی (یعنی اس کے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے)۔

دجال حرم (یعنی مکہ و مدینہ) اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر مسلط ہوگا اور مؤمنین کو بیت المقدس میں محصور کردے گا جو سخت پریشانی میں مبتلا ہوں گے، پس ان میں صبح کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (تشریف فرما) ہوں گے، پس اللہ دجال اور اس کے لشکروں کو شکست دیدے گا، حتیٰ کہ دیوار کی بنیاد اور درخت کی جڑ بھی آواز دے گی کہ ''اے مومن میری آڑ میں یہ کافر چھپا ہوا ہے آکر اسے قتل کردے''۔

اور وہ واقعہ (قیامت کا) پیش نہیں آئے گا جب تک کہ تم ایسے واقعات نہ دیکھ لو جو تمہارے نزدیک بہت بڑے ہوں گے، تم اس وقت ایک دوسرے سے پوچھا کرو گے کہ کیا تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس واقعہ کے بارے میں کچھ فرمایا تھا؟

نیز (قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی) جب تک کہ پہاڑ اپنے مرکزوں سے نہ ہٹ جائیں پھر اس کے بعد قبض (ارواح) ہوگا (یعنی قیامت آجائے گی) یہاں آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

ثعلبۃ بن عباد (جنہوں نے یہ حدیث حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے سنی) فرماتے ہیں کہ میں پھر (حضرت سمرۃ بن جندب کے) ایک اور خطبہ میں حاضر ہوا تو اس میں بھی انہوں نے یہ حدیث بیان کی نہ کسی لفظ کو(۱) مقدم) کیا نہ مؤخر۔

(مستدرک حاکم، ومسند احمد، والدر المنثور، وابن خزیمہ، وطحاوی، وابن حبان وابن جریر، وکنز العمال، ابوداؤد، نسائی، ترمذی وابن ماجۃ، اور بخاریؒ نے بھی یہ حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی ہے)

---

(۱) حضرت صحابہ کرام اور محدثین کی یہ غایت درجہ احتیاط اور قوت حافظہ کی دلیل ہے کہ حدیث کے الفاظ میں کسی تقدیم وتاخیر سے بھی اجتناب فرماتے تھے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۱۲.

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے دور اول میں ہوں اور آخری دور میں عیسیٰ (علیہ السلام) (حاکم، کنز العمال، الدر المنثور، مشکوۃ، نسائی)۔

۱۹۔ جلیل القدر تابعی حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ ایسی امت کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ (علیہ السلام) (ابن ابی شیبہ، الحکیم الترمذی، الحاکم، والدر المنثور)

۲۰۔ حضرت ابوالطفیل اللیثی فرماتے ہیں کہ جب میں کوفہ میں تھا تو یہ افواہ اڑی کہ دجال نکل آیا ہے'' ہم حضرت حذیفہ بن اسید (رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور میں نے کہا کہ یہ دجال تو نکل آیا ہے آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، اتنے میں اعلان ہوا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹ ہے۔

پس (حضرت) حذیفہؓ نے فرمایا کہ دجال اگر تمہارے زمانہ میں نکلتا تو بچے اسے کنکریاں مارتے وہ تو ایسے زمانہ میں نکلے گا، جب اچھے لوگ کم رہ جائیں گے، دین میں کمزوری آجائے گی، اور آپس کی عداوتیں پھیلی ہوئی ہوں گی، پس وہ ہر گھاٹ پر اترے گا اور (مسافتیں اتنی تیز رفتاری سے قطع کرے گا کہ گویا) اس کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی جیسے کہ مینڈھے کی کھال لپیٹ دی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ مدینہ (کے آس پاس) آئے گا بیرون مدینہ پر اس کا غلبہ ہوجائے گا اور اندرون مدینہ سے اسے روک دیا جائے گا[1] پھر وہ ایلیا (بیت المقدس) کے پہاڑ تک آئے گا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کرلے گا، مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا کہ اس سرکش سے جنگ کرنے میں تم کس کا انتظار کررہے ہو (اس کا مقابلہ کرو) یہاں تک کہ تم اللہ سے جاملو، یا فتح یاب ہوجاؤ، پس مسلمان طے کرلیں گے کہ صبح ہوتے ہی اس

---

(۱) احادیث میں صراحت ہے کہ مدینہ کے ہر راستہ پر اس زمانہ میں فرشتوں کا پہرہ ہوگا جو اسے اندر آنے نہیں دیں گے۔ (ر۔ف)

سے جنگ کریں گے، اب مسلمان اس حال میں صبح کریں گے کہ عیسیٰ ابن مریم ان کے ساتھ ہوں گے، پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور ان کے ساتھیوں کو شکست دیدیں گے۔
(مستدرک حاکم، والدرالمنثور)

۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ مرد عیسیٰ ابن مریم کو پائیں گے اور دجال سے ہونے والی جنگ میں شریک ہوں گے (الدرالمنثور، مستدرک حاکم، کنزالعمال، ابن خزیمہ، اوسط طبرانی ومجمع الزوائد)

۲۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو عیسیٰ ابن مریم کو پائے ان کو میرا سلام پہنچادے۔ (الدرالمنثور بحوالہ مستدرک حاکم)

۲۳۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی۔

۱۔ زمین[1] میں دھنسا دینے کا ایک واقعہ مشرق میں ۲۔ ایک مغرب میں

۳۔ اور ایک جزیرۃ العرب میں ۴۔ دجال ۵۔ دھواں

۶۔ نزول عیسیٰ ۷۔ یاجوج ماجوج ۸۔ دابۃ (الارض)

۹۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

۱۰۔ اور ایک آگ جو عدن کی[2] گہرائی سے نکلے گی (اور) لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی، چھوٹی اور بڑی چیونٹی کو جمع کردے گی (یعنی ہر چھوٹے بڑے، ضعیف اور قوی آدمی کو محشر میں جمع کردے گی)

(طبرانی، حاکم، ابن مردویہ اور کنزالعمال)

(۱) ان سب علامات کی تشریح حدیث نمبر ۸ کے حاشیہ میں گذر چکی ہے، اس کی مراجعت کی جائے (رفیع)
(۲) حدیث نمبر ۸ کے آخر میں ہے کہ یہ آگ یمن سے نکلے گی، دونوں میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ عدن بھی یمن ہی کا علاقہ ہے اور لفظ گہرائی کی تشریح آگ حدیث نمبر ۲۳ کے حاشیہ میں ملاحظہ کی جائے۔

۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس (سب سے پہلی نماز فجر کے علاوہ باقی[1] نمازوں میں) مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے، اور (نماز پڑھاتے ہوئے) رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد (بطور[2] دعا) فرمائیں گے "اللہ دجال کو قتل کرے اور مؤمنین کو غالب کرے۔

(سعایہ شرح وقایہ، بحوالہ صحیح ابن حبان، ومجمع الزوائد بحوالہ بزار)

۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میری عمر طویل ہوئی تو مجھے امید ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کروں پس اگر میری موت جلد آ گئی تو جو ان سے ملے ان کو میرا سلام پہنچادے، یہ حدیث امام احمدؒ نے اپنی مسند میں مرفوعاً روایت کی ہے (یعنی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرار دیا ہے) اور امام احمدؒ نے اپنی مسند ہی میں دوسری سند سے بعینہ اسی مضمون کی ایک روایت موقوفاً بھی ذکر کی ہے، یعنی اس میں یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف منسوب کیا ہے اور سندیں دونوں روایتوں کی صحیح ہیں ایک سے یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوتا ہے اور دوسری سے حضرت ابو ہریرہؓ کا۔

---

(۱) کیونکہ پیچھے کئی احادیث میں گذر چکا ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سب سے پہلی نماز کی امامت امام مہدی کریں گے ۱۲ (ر۔ف)

(۲) احقر کی سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ ارشاد بطور دعا کے ہوگا، ترجمہ بھی اس کے مطابق کیا گیا ہے اور قرینہ یہ ہے کہ حدیث میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد بغیر عطف کے قتل اللہ الدجال واظہر المؤمنین آیا ہے اور ظاہر ہے سمع اللہ لمن حمدہ جملہ دعائیہ ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ بعد کا جملہ بھی دعائیہ ہو، اور بظاہر یہ دعا قنوت نازلہ کے طور پر ہوگی جو حادثات و مصائب کے وقت مسلمانوں کی حفاظت اور دشمنوں پر فتح کے لئے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے قومہ میں کی جاتی ہے اور شیخ عبدالفتاح ابوغدہ دام ظلہ نے اسے جملہ خبریہ قرار دیا ہے پھر اس پر جو اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری احادیث میں صراحت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اپنے حربہ سے باب لد پر قتل کریں گے اور زیر بحث جملہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اثناء نماز میں قتل کریں گے، دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تو اس کا جواب انہوں نے اپنے شیخ سے یہ نقل کیا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ نماز صلوۃ الخوف ہو جو باب لد کے مقام پر ادا کی جارہی ہوگی کہ اثناء نماز میں عیسیٰ علیہ السلام کو دجال نظر آجائے گا چنانچہ آپ حربہ سے نماز کے اندر ہی اس کا کام تمام کردیں گے واللہ اعلم۔

مگر جو شخص اس باب کی احادیث میں غور وفکر سے کام لے گا اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانے کی وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہے اور حضرت ابوہریرہؓ نے بھی، لہذا اس حد تک یہ روایت مرفوعاً بھی صحیح ہے موقوفاً بھی، رہا اس حدیث کا پہلا جملہ کہ "اگر میری عمر طویل ہوئی تو مجھے امید ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کروں" تو اس باب کی احادیث میں غور وفکر اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ یہ ارشاد صرف حضرت ابوہریرہؓ کا ہے، آنحضرت کا نہیں وجہ یہ ہے کہ احادیث کثیرہ میں اس بات کی صراحت ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت آنحضرت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہوگی، مثلاً صحیح مسلم اور مستدرک حاکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ "عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پر آکر مجھے سلام کریں گے اور میں سلام کا جواب[1] دوں گا۔"

۲۶۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ توراۃ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات لکھی ہوئی ہیں، اور (یہ کہ) عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس دفن کئے جائیں گے۔[2]

(ترمذی، والدر المنثور)

۲۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں، میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام، اور درمیان[3] میں مہدی۔

(نسائی، وابونعیم، والحاکم وابن عساکر وکنز العمال والسراج المنیر)

۲۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے عیسیٰ ابن مریم کے کسی کو نہیں دی گئی۔

(الجامع الصغیر بحوالہ ابوداؤد طیالسی، والسراج المنیر)

---

(۱) یہ مضمون حدیث نمبر ۴ کے آخر میں بھی گذر چکا ہے۔
(۲) چنانچہ روضہ اقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے لئے جگہ خالی رکھی گئی ہے (ر۔ف)
(۳) درمیان سے مراد آخری زمانہ سے متصل پہلے کا زمانہ ہے؟ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا، اور وہ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے جیسا کہ پچھلی کئی احادیث میں بیان ہوا (حاشیہ)

۲۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کی آنکھ بے نور (اور) باہر کو نکلی ہوئی ابھری ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف ہوا کہ (شاید) یہ دجال[1] ہو (پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھنے تشریف لے گئے) تو اسے ایک چادر کے نیچے (لیٹا ہوا) پایا، وہ اس وقت کچھ بڑ بڑا رہا تھا، اس کی ماں نے اسے فوراً خبردار کیا کہ[2] اے عبداللہ یہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم)[3] آئے ہیں ان کے پاس جاؤ یہ سنتے ہی وہ چادر سے باہر آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ماں کو کیا ہو گیا اللہ اسے غارت کرے اگر وہ اس کو (اپنے حال پر) چھوڑ دیتی تو یہ اپنی حقیقت ضرور ظاہر کر دیتا (یعنی اس کی باتیں سن کر جو وہ تنہائی میں کر رہا تھا ہمیں اس کی حقیقت حال معلوم ہو جاتی) پھر آپ نے اس لڑکے سے پوچھا ''اے ابن صائد[4] تجھے کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا ''میں حق دیکھتا ہوں اور باطل دیکھتا ہوں اور ایک تخت[5] پانی پر (بچھا ہوا) دیکھتا ہوں (حضرت جابرؓ

---

(۱) کیونکہ اس میں دجال کی متعدد علامات پائی جاتی تھیں، مگر یہاں اشکال ہوتا ہے کہ دجال کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نہ مدینہ میں داخل ہو سکے گا نہ مکہ میں حالانکہ یہ لڑکا مدینہ میں پیدا ہوا وہیں پل کر جوان ہوا اور بڑا ہو کر صحابہ کرام کی معیت میں حج کے لئے مکہ مکرمہ گیا، پھر اس کے دجال ہونے کا اندیشہ کیوں ہوا؟ جواب یہ ہے کہ جس وقت کا یہ واقعہ ہے اس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا، بعد میں جب بذریعہ وحی یہ معلوم ہو گیا تو آپ کا اندیشہ ختم ہو گیا۔

(۲) روایات میں اس لڑکے کے متعدد نام آئے ہیں، عبداللہ، ابن صائد، ابن الصائد اور ابن صیاد و ابن الصیاد اور صافی، یہ سب اس کے نام ہیں، بظاہر اس کا نام عبداللہ اس وقت رکھا گیا جب بڑا ہو کر اس نے اسلام قبول کیا، اور یہاں ماں نے بظاہر اس کا بچپن کا نام لے کر پکارا ہوگا، مگر راوی نے اس کا اسلامی نام ذکر کر دیا (حاشیہ)

(۳) ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تھی کہ یہ بچہ عجیب و غریب باتیں کرتا ہے اور بعض غیب کی باتیں بھی کرتا ہے، اسی لئے آپ نے یہ سوال کیا۔

(۵) مسند احمد کی ایک اور روایت میں ہے کہ ابن الصیاد نے یہ جواب دیا کہ ''میں ایک تخت سمندر پر دیکھتا ہوں'' تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ ابلیس کا تخت ہے''

جواس حدیث کے راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر اس کا حال واضح نہ ہوا تو آپ نے پوچھا ''کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں؟'' اس نے کہا کیا آپ شہادت دیتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں (اور تو ان میں سے نہیں ہے کہ تجھ پر ایمان لاتا) پھر آپ وہاں سے تشریف لے آئے اور اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آپ ایک مرتبہ پھر اس کے پاس تشریف لائے تو اسے کھجور کے باغ میں پایا وہ اس وقت بھی بڑبڑا رہا تھا، اور اس مرتبہ بھی اس کی ماں نے اسے بتا دیا کہ اے عبداللہ یہ ابوالقاسم (ﷺ) آئے ہیں، آپ نے فرمایا ''اس عورت کو کیا ہو گیا، اللہ اسے غارت کرے اگر یہ اسے نہ بتاتی تو وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا (حضرت جابرؓ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی کہ (اس کی بے خبری میں) اس کی کچھ باتیں سن لیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ وہی دجال ہے یا نہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا ''اے ابن (۱) صائد تجھے کیا نظر آتا ہے اس نے

---

(۱) ابن الصائد کا حال جو اس حدیث اور دوسری متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ مدینہ طیبہ کے یہودیوں میں سے تھا، اور اس کے حالات کاہنوں کی طرح کے تھے کہ کبھی سچ بھی بولتا تھا مگر اکثر و بیشتر جھوٹ بولتا تھا پھر بڑا ہو کر مسلمان ہو گیا، اور مسلمانوں کے ساتھ حج وغیرہ میں شریک ہوا، پھر اس کے کچھ احوال ایسے ظاہر ہوئے جو دجال کی علامات میں سے تھے، پھر یزید کے دورِ حکومت میں مدینہ طیبہ میں حرہ کے مقام پر جو مسلمانوں میں خانہ جنگی ہوئی اس میں یہ لاپتہ ہو گیا، علماء محققین نے صراحت کی ہے کہ یہ وہ دجال نہیں تھا جس کی خبر رسول اللہ نے دی ہے کہ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے کیونکہ اسی کتاب کی متعدد احادیث میں صراحۃً گذر چکا ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا، حالانکہ ابن صیاد مدینہ میں پل کر جوان ہوا اور حج کے لئے مکہ مکرمہ بھی گیا اور آنحضرت ﷺ کو اس کے دجال ہونے کا شبہ صرف اس وقت تک رہا جب تک (دجال کی) مفصل علامات آپ کو معلوم نہیں تھیں، مفصل علامات معلوم ہونے کے بعد یہ شبہ جاتا رہا اور شبہ جاتے رہنے کی دلیل یہ ہے کہ خود آپ نے ہی متعدد احادیث میں صراحت فرمادی کہ دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا اور وہ قربِ قیامت میں ظاہر ہو گا۔

کہا ''میں حق دیکھتا ہوں اور باطل دیکھتا ہوں، اور ایک تخت پانی پر (بچھا ہوا) دیکھتا ہوں'' آپ نے پوچھا ''کیا تو میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتا ہے، اس نے کہا ''کیا آپ میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں، غرض (اس مرتبہ بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا حال مشتبہ ہی رہا، پھر آپ وہاں سے تشریف لے آئے اور اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آپ تیسری یا چوتھی مرتبہ تشریف لائے اس وقت ابوبکرؓ اور عمر بن الخطابؓ بھی مہاجرین وانصار کی ایک جماعت میں آپ کے ساتھ تھے، اور میں (جابرؓ) بھی آپ کے ساتھ تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امید پر ہم سے آگے نکل گئے کہ اس کی کوئی بات سن لیں گے لیکن اس کی ماں نے (پھر) سبقت کی اور بول اٹھی کہ ''اے عبداللہ یہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے ہیں'' رسول نے فرمایا ''اسے کیا ہوگیا ہے اللہ اسے غارت کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو وہ (اپنی حقیقت) ظاہر کرہی دیتا۔

پھر آپ نے پوچھا ''اے ابن صائد تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا میں حق دیکھتا ہوں اور باطل دیکھتا ہوں، اور پانی پر ایک تخت دیکھتا ہوں، آپ نے پوچھا ''کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا ''کیا آپ شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' آپ نے فرمایا ''میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں (اور تو ان میں سے نہیں کہ تجھ پر ایمان لاتا) غرض (اس مرتبہ بھی) آپ پر اس کا حال مشتبہ رہا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ابن صائد۔ ہم نے تیرے (امتحان کے) لئے ایک بات (دل میں)[1] چھپائی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا ''الدخ[2] الدخ'' آپ نے فرمایا ''ذلیل ہو ذلیل ہو''۔

---

(۱) دوسری روایات میں ہے کہ آپ نے دل میں قرآن حکیم کی یہ آیت سوچی تھی
''فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ.''
(۲) مذکورہ بالا آیت میں دخان (دھویں) کا ذکر تھا، پوری آیت تو وہ کیا بتاتا لفظ دخان بھی نہ بتاسکا صرف الدخ الدخ'' کہہ کر رہ گیا اور یہ امتحان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی واسطے کیا تھا کہ صحابہ پر یہ بات کھل جائے کہ یہ کاہن ہے اور کوئی شیطان اس پر مسلط ہے جو اس کی زبان سے بولتا ہے۔

(حضرت) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کرڈالوں، آپ نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس کے (قتل کرنے) والے نہیں ہو (کیونکہ) اسے قتل کرنے والے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہیں، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تمہیں اہل ذمہ (۱) میں سے کسی کو قتل کرنا جائز نہیں۔

(حضرت جابرؓ) فرماتے ہیں کہ غرض رسول اللہ ﷺ کو اس کے دجال ہونے کا خطرہ باقی رہا (۲) (مسند احمد، کنز العمال بحوالہ "المختارہ")

۳۰۔ حضرت ادس بن اوس الثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق کی جانب مشرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔

(الدر المنثور بحوالہ طبرانی، وکنز العمال وابن عساکر وغیرہ)

۳۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال ایسے زمانہ میں نکلے گا جب کہ دین میں اضمحلال آچکا ہوگا، اور علم رخصت ہو رہا ہوگا، اس (کے خروج کے بعد دنیا میں رہنے) کی مدت چالیس روز ہوگی، اس مدت میں وہ گھومتا رہے گا ان چالیس روز میں ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، پھر اس کے باقی ایام عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سوار ہوگا، اس گدھے کے دو کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، دجال لوگوں سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ وہ کانا ہوگا اور (ظاہر ہے کہ) تمہارا رب کانا نہیں (لہٰذا تمہارے لئے یہ فیصلہ کرلینا کہ وہ تمہارا رب نہیں

---

(۱) اہل ذمہ اور "ذمی" ان کافروں کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت میں رہتے ہوں اور اسلامی حکومت کی طرف سے ان کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کی ذمہ داری لی گئی ہو۔

(۲) یعنی جب تک آپ کو بذریعہ وحی یہ معلوم نہ ہوا کہ دجال مکہ و مدینہ میں داخل نہ ہوسکے گا اس وقت تک یہ خطرہ باقی رہا معلوم ہونے کے بعد یہ خطرہ جاتا رہا۔

نہایت آسان ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ک۔ف۔ر (کافر) لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

وہ ہر پانی اور گھاٹ پر اترے گا، سوائے مدینہ اور مکہ کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں کو اس پر حرام کر دیا ہے اور ان کے دروازوں (راستوں) پر فرشتے کھڑے (پہرہ دے رہے) ہیں (تاکہ دجال داخل نہ ہو سکے)۔

اس کے ساتھ روٹی کے (ذخیرے) (پہاڑوں کی مانند) ہوں گے، اور سوائے ان لوگوں کے جو اس کی پیروی کریں گے، سب لوگ مشقت میں ہوں گے، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن کو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں، ایک نہر کو وہ جنت کہے گا اور دوسری نہر کو آگ کہے گا، پس جو شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے جنت رکھا ہوگا وہ (درحقیقت) آگ ہوگی، اور جو شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے آگ رکھا ہوگا وہ (درحقیقت) جنت[1] ہوگی۔

اور اللہ اس کے ساتھ شیاطین بھیجے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اور اس کے ساتھ ایک فتنہ عظیم یہ ہوگا کہ وہ بادلوں کو حکم دے گا تو وہ لوگوں کو بارش برساتے ہوئے نظر آئیں گے اور وہ ایک شخص کو قتل کرے گا پھر لوگوں کو نظر آئے گا کہ وہ اسے زندہ کر رہا ہے، دجال کو اس شخص کے علاوہ کسی اور (کے مارنے اور زندہ کرنے) پر قدرت نہیں دی جائے گی، اور وہ کہے گا "اے لوگو کیا اس جیسا کارنامہ رب عز و جل کے سوا کوئی اور کر سکتا ہے (یعنی میرا یہ کارنامہ میرے رب ہونے کی دلیل ہے)۔

پس مسلمان شام کے "جبل دخان" کی طرف بھاگ جائیں گے، اور دجال وہاں آ کر ان کا محاصرہ کر لے گا، یہ محاصرہ بہت سخت ہوگا، اور ان کو سخت مشقت میں ڈال دے گا۔

---

(۱) اس جملہ کی تشریح سے متعلق مضمون حدیث نمبر ۱۳ کے حاشیہ میں گذر چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمایا جائے۔

پھر فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے وہ مسلمانوں سے کہیں گے ''اس خبیث کذاب کی طرف نکلنے سے تمہارے لئے کیا چیز مانع ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جن[۱] ہے (لہٰذا اس کا مقابلہ مشکل ہے)

غرض مسلمان روانہ ہوں گے، تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ان کے ساتھ ہوں گے، پس نماز کی اقامت ہوگی تو عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا ''یا روح[۲] اللہ آگے بڑھئے'' (اور نماز پڑھایئے) وہ فرمائیں گے کہ تمہارے امام کو آگے بڑھ کر نماز پڑھانی چاہئے، غرض نماز فجر ادا کر کے یہ سب لوگ دجال کی طرف نکل کھڑے ہوں گے، پس کذاب (دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی یوں گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے پس عیسیٰ علیہ السلام اس کی طرف چلیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے حتیٰ کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے کہ یا روح اللہ یہودی یہ ہے۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام جو بھی دجال کا پیروکار ہوگا اسے قتل کر کے چھوڑیں گے۔

(مسند احمد و مستدرک حاکم)

۳۲۔ حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک جماعت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حق پر مسلسل ڈٹی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت قریب) آ پہنچے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں (مسند احمد)

۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت رو رہی تھی، آپ نے رونے کا سبب پوچھا، میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دجال یاد آ گیا تھا (اس کے خوف سے) رو پڑی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہارے لئے کافی ہوں، اور اگر دجال

---

(۱) دجال کی شعبدہ بازی اور مسمریزم وغیرہ کو دیکھ کر شاید بعض مسلمانوں کو اس کے جن ہونے کا گمان ہو یا ممکن ہے مسلمان یہ بات بطور تشبیہ کے کہیں کہ اس کی حرکتیں اور ایذا رسانی جنات کی طرح ہے ۱۲
(۲) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے ۱۲

میرے بعد نکلا تو (تمہیں اس کے فریب سے پھر بھی خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس کے دعویٰ خدائی کی تکذیب کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور) تمہارا رب کانا نہیں ہے.......... وہ اصفہان کے (ایک مقام)[1] "یہودیہ" میں نکلے گا، حتیٰ کہ مدینہ بھی آئے گا اور مدینہ کے (باہر) ایک جانب پڑاؤ ڈال دے گا، اس وقت مدینہ کے سات دروازے (یا راستے ہوں گے) جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے (جو اسے مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے) پس مدینہ کے خراب لوگ نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ وہ شام یعنی فلسطین میں باب لد کے مقام پر ایک شہر میں چلا جائے گا۔

اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اسے قتل کر ڈالیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں امام عادل، اور حاکم منصف کی حیثیت سے چالیس سال رہیں گے۔

(مسند احمد، والدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس دجال ان کو دیکھتے ہی (خوف سے) ایسا پگھلنے لگے گا جیسے چربی پگھلتی ہے، پس وہ دجال کو قتل کریں گے، اور یہودیوں کو اس کے پاس سے تتر بتر کر دیں گے، پھر سب یہودی قتل کر دیئے جائیں گے حتیٰ کہ پتھر بھی پکارے گا کہ "اے اللہ کے بندے یہ یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے۔"

(مسلم[2] و کنز العمال بحوالہ ابن ابی شیبہ)

---

(۱) اصفہان ایران کے ایک مشہور علاقہ کا نام ہے، علامہ یاقوت حموی نے معجم البلدان میں ذکر کیا ہے کہ بخت نصر کے زمانہ میں جب یہودیوں کو بیت المقدس سے نکالا گیا تو ان کی ایک جماعت اصفہان کے علاقہ میں ایک مقام پر جا کر آباد ہوگئی یہاں انہوں نے مکانات وغیرہ تعمیر کئے اور یہیں ان کی نسل پھیلتی رہی، اور اس مقام کا نام "یہودیہ" پڑ گیا (حاشیہ)

(۲) یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے اور مسلم نے یہ حدیث مختصراً ذکر کی ہے، نیز صحیح بخاری میں بھی مختصراً آئی ہے (حاشیہ)

۳۵۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا ''سنو'' مجھ سے پہلے جو نبی بھی آیا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے، وہ بائیں (۱) آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی دائیں (۲) آنکھ پر ایک موٹی (۳) پھلی ہوگی، اس کی دو آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ''کافر (۴) لکھا ہوگا، اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی جن میں سے ایک جنت اور دوسری آگ ہوگی (مگر حقیقت برعکس ہوگی کہ) اس کی آگ جنت ہوگی اور جنت آگ۔

اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء (سابقین) میں سے دو نبیوں کے مشابہ ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان دونوں نبیوں کے نام اور ان کے آبا و اجداد کے نام بھی بتا سکتا ہوں (مگر حاجت یا مصلحت نہیں اس لئے نہیں بتاتا)

---

(۱) یہ وہی آنکھ ہے جسے بعض روایات میں طافئۃ (فاء کے بعد ہمزہ) یعنی بے نور بجھی ہوئی کہا گیا ہے اور بعض روایات میں ممسوح العین الیسری کہا گیا ہے۔

(۲) یہ وہ آنکھ ہے جس کو بعض روایات میں طافیہ فاء کے بعد یاء یعنی ابھری ہوئی، باہر کو نکلی ہوئی کہا گیا ہے بعض روایات میں اسے باہر کو نکلے ہوئے انگور سے تشبیہ دی گئی ہے اور حدیث نمبر ۳۶ میں اسے بھی ممسوحہ کہا گیا ہے۔ رف

(۳) یہ ظفرۃ کا ترجمہ ہے ظفرۃ اس گوشت کو کہتے ہیں جو بعض لوگوں کے گوشہ چشم پر اگ آتا ہے اور بعض اوقات آنکھ کی پتلی تک پھیل کر اسے ڈھانپ لیتا ہے (حاشیہ) تنبیہ، بعض احادیث میں دجال کو بائیں آنکھ سے کانا کہا گیا ہے اور بعض میں دائیں آنکھ سے سرسری نظر میں تعارض کا شبہ ہوتا ہے مگر اس حدیث سے پوری حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ دجال کی دونوں ہی آنکھیں عیب دار ہوں گی، بائیں آنکھ بے نور (طافئۃ) ہوگی اور دائیں آنکھ ناخنہ کی وجہ سے باہر کو انگور کی طرح نکلی ہوئی ہوگی، دجال کی آنکھوں کی تفصیل حدیث نمبر ۵، و نمبر ۷ کے حاشیہ میں ہم پیچھے بھی لکھ چکے ہیں۔

(۴) ظاہر یہی ہے کہ یہ لفظ حقیقۃً لکھا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ بعید بھی نہیں لیکن احتمال یہ بھی ہے کہ حدیث میں ''لکھا ہوا ہونے'' کے حقیقی معنی مراد نہ ہوں بلکہ استعارہ کے طور پر اس کی دونوں آنکھیں اس کے کافر ہونے کا کھلا ہوا ثبوت ہوں گی کیونکہ وہ کانا ہونے کے باوجود خدائی کا دعویٰ کرے گا جس سے ہر مومن پہچان سکے گا کہ وہ کافر ہے ۱۲ (ر۔ف)

ان دو فرشتوں میں سے ایک دجال کے دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں جانب، اور یہ سب کچھ (لوگوں) آزمائش کے لئے ہوگا چنانچہ دجال پوچھے گا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ کرتا اور مارتا نہیں ہوں؟'' ایک فرشتہ جواب دے گا کہ ''تو نے جھوٹ[1] بولا ہے'' (مگر) یہ جواب سوائے اس کے ساتھی (فرشتے) کے کوئی آدمی نہ سن سکے گا، اور وہ (ساتھ والا فرشتہ پہلے فرشتہ سے) کہے گا کہ ''تو نے سچ کہا ہے'' اس جواب کو سب حاضرین سن لیں گے اور گمان کریں گے کہ یہ دوسرا (فرشتہ) دجال کی تصدیق کر رہا ہے (حالانکہ وہ پہلے فرشتہ کی تصدیق کر رہا ہوگا جس نے دجال سے کہا تھا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے)۔

پھر وہ روانہ ہوگا اور مدینہ (طیبہ کے قریب) پہنچے گا، مگر اس کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت (قدرت) نہ ہوگی، چنانچہ وہ کہے گا کہ یہ اس[2] آدمی کا شہر ہے (اسی لئے میں اس میں داخل نہ ہو سکا)

پھر وہ یہاں سے چل کر شام آئے گا، تو عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور ''افیق''[3] نامی گھاٹی کے پاس اسے قتل کر دیں گے۔ (مسند احمد والدرالمنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۳۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیزیں دجال کے ساتھ ہوں گی میں انہیں دجال سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن میں ایک تو دیکھنے والوں کو بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی، اور دوسری سفید پانی، پس تم میں سے جو اس کو پائے اسے چاہئے کہ (اپنی) آنکھیں بند کر لے اور پانی اس نہر سے پئے جو دیکھنے میں آگ نظر آتی ہو، کیونکہ (حقیقت میں) وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، اور دوسری نہر سے بچتے رہنا کیونکہ وہی عذاب ہے۔

---

(۱) یعنی تو نہ زندہ کرنے کی قوت رکھتا ہے نہ مارنے کی ۱۲۔ (۲) یعنی رسول اللہ ﷺ کا ۱۲

(۳) یہ گھاٹی اردن میں ہے اور اردن کی سرحد فلسطین سے ملی ہوئی ہے لہٰذا جن حدیثوں میں ہے کہ فلسطین میں باب لد کے پاس قتل کریں گے یہ حدیث ان کے معارض نہیں اس گھاٹی کا ذکر حدیث نمبر ۱۶ میں بھی آیا ہے اس کی مراجعت کی جائے

اور جان لو کہ اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوا ہوگا، جسے وہ شخص بھی پڑھ لے گا جو لکھنا جانتا ہو اور وہ بھی جو لکھنا نہ جانتا ہو اور اس کی ایک آنکھ ممسوحہ (مٹی ہوئی) ہوگی، اس پر ایک پھلّی ہوگی۔(۱)

وہ آخری بار اردن کے علاقہ میں "افیق" نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا، اس وقت جو شخص بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا اردن کے علاقہ میں موجود ہوگا (مسلمانوں اور دجال کے لشکر کے درمیان جنگ ہوگی جس میں) وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کردے گا، ایک تہائی کو شکست دے (کر بھگا دے) گا، اور ایک تہائی کو باقی چھوڑے گا، رات ہو جائے گی تو بعض مؤمنین بعض سے کہیں گے کہ تمہیں اپنے رب کی خوشنودی کے لئے اپنے اپنے (شہید) بھائیوں سے جا ملنے (شہید ہو جانے) میں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز زائد ہو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو دے دے، تم فجر ہوتے ہی (عام معمول کی بہ نسبت) جلدی نماز پڑھ لینا، پھر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جانا۔

پس جب یہ لوگ نماز کے لئے اٹھیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے نازل ہو جائیں گے اور نماز ان کے ساتھ پڑھیں گے، نماز سے فارغ ہو کر وہ (ہاتھ سے) اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ میرے اور دشمن خدا (دجال) کے درمیان سے ہٹ جاؤ (تاکہ وہ مجھے دیکھ لے) ....ابو حازم (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دجال (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی) ایسا پگھلے گا جیسے دھوپ میں چکنائی پگھلتی ہے، اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ (ایسا گھلے گا) جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے، اور اللہ دجال اور اس کے لشکر پر مسلمانوں کو مسلط کردے گا چنانچہ وہ ان سب کو قتل کردیں گے، حتیٰ کہ شجر و حجر بھی پکاریں گے، کہ اے اللہ کے بندے، اے رحمٰن کے بندے، اے مسلمان یہ یہودی ہے اسے قتل کردے۔" غرض اللہ تعالیٰ ان سب کو فنا کردے گا اور مسلمان فتحیاب ہوں گے، پس مسلمان صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ بند کردیں گے۔

---

(۱) اس کی تفسیر حدیث نمبر ۳۵ کے حاشیہ میں گذر چکی ہے ۱۲

مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو باہر نکال دے گا، ان کی پہلی جماعت بحیرہ (طبریہ کا پانی) پی لے گی، اور ان کی آخری جماعت جب وہاں پر پہنچے گی تو پہلی جماعت اس کا سارا پانی پی چکی ہوگی اور اس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا ہوگا، چنانچہ بعد میں آنے والی جماعت (بحیرہ طبریہ کو دیکھ کر) کہے گی کہ یہاں کسی زمانہ میں پانی کا اثر تھا۔

پس پیغمبر خدا (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کے پیچھے ان کے ساتھی آ کر فلسطین کے ایک شہر میں داخل ہو جائیں گے جسے "لد" کہا جاتا ہوگا۔

یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اہل زمین پر تو ہم غلبہ پا چکے آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کریں اس وقت پیغمبر خدا (عیسیٰ علیہ السلام) اللہ سے دعا کریں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کے حلق میں ایک قسم کا پھوڑا[1] (یا زخم) پیدا کر دے گا جس کے باعث ان میں سے کوئی باقی نہ بچے گا، اب ان (کی لاشوں) کا تعفن مسلمانوں کو پریشان کرے گا، تو عیسیٰ علیہ الصلوات والسلام دعا کریں گے، چنانچہ اللہ یاجوج ماجوج (کی لاشوں) پر ایک ہوا بھیجے گا جو ان سب کو سمندر میں ڈال دے گی۔

(مستدرک حاکم، وکنز العمال بحوالہ ابن عساکر، یہ حدیث مسلم میں بھی مختصراً آئی ہے)

۳۷۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کی بڑی بڑی علامات میں سے) ابتدائی علامات دجال اور نزول عیسیٰ ہیں، اور ایک آگ جو عدن کی گہرائی[2] سے نکلے گی (اور) لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ (الدر المنثور بحوالہ ابن جریر)

---

(۱) پیچھے حدیث نمبر ۵ میں ہے کہ "اللہ ان کے اوپر ایک کیڑا مسلط کر دے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا، اور یہاں گلے میں ایک قسم کے پھوڑے کا ذکر ہے، دونوں میں کوئی تعارض نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ کیڑا گردن میں پیدا ہوگا اس کی وجہ سے حلق میں پھوڑا یا زخم ہو جائے گا اور وہی موت کا آخری سبب بنے گا۔ (حاشیہ)

(۲) یہ "قعر عدن" کا ترجمہ ہے علامہ نوویؒ اس کی شرح میں فرماتے ہیں "ومعناه من اقصى قعر ارض عدن" یعنی عدن کے علاقہ میں زمین کی تہ میں سے یہ آگ نکلے گی، شرح مسلم للنووی ص ۳۹۳ ج ۲ (اصح المطابع دہلی)

۳۸۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آفرینش آدم سے لے کر قیامت تک اللہ نے ایسا کوئی فتنہ نازل نہیں کیا اور نہ کرے گا) جو دجال کے فتنہ سے زیادہ عظیم ہو، اور میں نے اس کے بارے میں ایسی باتیں (علامات) بتادی ہیں کہ مجھ سے پہلے ایسی کسی نے نہیں بتائیں۔

اس کا رنگ گہرا گندمی ہوگا، بال پیچ دار ہوں گے، بائیں آنکھ ممسوح (بے نور) ہوگی، اس کی (دائیں)(۱) آنکھ پر موٹی پھلی ہوگی، مادرزاد اندھے اور ابرص کو تندرست کردے گا، اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں" پس جو شخص کہے گا کہ "میرا رب اللہ ہے" اس پر کوئی فتنہ (عذاب) نہ ہوگا، اور جو شخص کہے گا کہ "تو میرا رب ہے" وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا (یعنی کافر ہونے کے باعث) جب تک اللہ چاہے گا وہ تمہارے اندر رہے گا، پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے جو محمد (ﷺ) کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی شریعت پر (کاربند) ہوں گے وہ ایک ہدایت یافتہ امام اور حاکم عادل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

(کنز العمال بحوالہ طبرانی و فتح الباری)

۳۹۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے (دیگر) صحابہ تو (آپ سے) خیر کے بارے میں پوچھتے تھے، اور میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں (اس حدیث کے آخر میں حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ گمراہی کی دعوت دینے والوں کے بعد کیا واقعہ ہوگا آپ نے فرمایا "خروج دجال" میں نے کہا یا رسول اللہ دجال کیا لائے گا؟ آپ نے فرمایا "وہ ایک آگ اور ایک نہر لائے گا، پس جو شخص اس کی آگ میں گرے گا اس کا اجر و ثواب یقینی ہو جائے گا اور اس کا گناہ (جو پہلے کبھی کیا ہوگا) معاف(۲) ہو جائے گا۔

---

(۱) دجال کی آنکھوں کی تفصیل حدیث نمبر ۵ نمبر ۱۷ نمبر ۳۵ کے حاشیہ میں گذر چکی ہے ۱۲

(۲) یعنی جو شخص دجال کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا اور سزا کے طور پر دجال اس کو اپنی آگ میں ڈال دے گا اس کو آخرت میں ثواب ملے گا اور پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے ۱۲۔

میں نے کہا ''یا رسول اللہ پھر دجال (کے خروج) کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ''عیسی ابن مریم'' (نازل ہوں گے) میں نے کہا ''تو عیسیٰ ابن مریم'' کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا ''اگر کسی شخص کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت آنے تک اس بچہ پر سواری کی نوبت نہیں(۱) آئے گی۔ (کنز العمال وابن عساکر بحوالہ ابن ابی شیبہ)(۲)

۴۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے موقعہ پر (حضرت) خالد بن الولید (رضی اللہ عنہ) نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فتح کی) خوشخبری دینے کے لئے (مدینہ) بھیجا (مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب حالات پہلے ہی بذریعہ وحی معلوم ہو چکے تھے) چنانچہ جب میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ''یا رسول اللہ'' تو آپ نے فرمایا ''عبدالرحمٰن ذرا ٹھہرو'' (یعنی مجھے سب حالات معلوم ہیں تم سے پہلے میں ہی بتا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ) جھنڈا زید بن حارثہ نے پکڑ رکھا تھا، وہ جنگ کرتے تھے شہید ہو گئے اللہ زید پر رحمت نازل فرمائے، پھر جھنڈا جعفر نے تھام لیا، اور وہ (بھی) لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، اللہ جعفر پر رحمت نازل فرمائے، پھر جھنڈا عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا وہ (بھی) لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، اللہ عبداللہ پر رحمت نازل فرمائے، پھر جھنڈے کو خالد بن الولید نے تھاما تو اللہ نے خالد کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی، پس خالد اللہ کی تلواروں میں ایک تلوار(۳) ہے۔

---

(۱) اس کا مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت اتنی قریب ہوگی کہ اس گھوڑی کے بچہ پر سواری کی نوبت آنے سے پہلے ہی قیامت آجائے گی اور دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جہاد کا سلسلہ قیامت تک منقطع رہے گا چنانچہ جہاد کی غرض سے کسی گھوڑے پر سواری نہ کی جائے گی ۱۲ واللہ اعلم محمد رفیع

(۲) اس حدیث کا کچھ حصہ بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے ۱۲

(۳) حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے کہ ''حضرت خالد بن الولید کو جو تمنا تھی کہ کسی جہاد میں شہید ہوں اس کا پورا ہونا ممکن نہ تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا لقب عطا فرمایا تھا اور اللہ کی تلوار کو توڑا نہیں جا سکتا اسی لئے ان کی یہ تمنا پوری نہ ہوئی (حاشیہ)

(اس حدیث کے آخر میں ہے کہ) عیسیٰ ابن مریم میری امت میں ایسے لوگوں کو ضرور پائیں گے جو ہمارے بعد پیدا ہوں گے اور ان کی صحبت میں ان کے مددگار بن کر رہیں گے۔ (الدر المنثور بحوالہ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، وکنز العمال بحوالہ ابونعیم)

یہاں تک چالیس حدیثیں ہوئیں جن میں سے ائمہ حدیث کی تصریحات کے مطابق بعض ''صحیح'' ہیں اور بعض ''حسن'' (ضعیف حدیث کوئی نہیں)۔

وہ احادیث جو محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیں اور ان پر سکوت فرمایا۔(۱)

(یعنی ان کے "صحیح" یا "حسن" وغیرہ ہونے کی صراحت نہیں کی)

۴۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ (امام) جن کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے (یعنی امام مہدی) ہمارے ہی (خاندان) سے ہوں گے۔ (کنز العمال بحوالہ ابونعیم)

---

(۱) جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے اس کتاب کی حدیثوں کا انتخاب مشہور امام حدیث استاذ الاساتذہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے آپ نے مختلف کتب حدیث میں سے تلاش کر کے چالیس احادیث تو ایسی جمع فرمادیں جو ائمہ حدیث کی تصریحات کے مطابق سب کی سب قوی سند سے ثابت اور قابل استدلال ہیں یعنی بعض احادیث "صحیح" ہیں اور بعض حسن کوئی حدیث ضعیف نہیں، پہلے صفحات میں وہی چالیس حدیثیں بیان ہوئی ہیں مگر آگے جو احادیث آرہی ہیں وہ جن کتب حدیث سے لی گئیں ان کے مؤلفین نے ان حدیثوں کے بارے میں صحیح یا حسن ہونے کی تصریح نہیں کی بلکہ سکوت کیا ہے اور حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان احادیث کی کما حقہ، تحقیق اور چھان بین کا موقع نہیں ملا کہ ان کے صحیح یا حسن یا ضعیف وغیرہ ہونے کا فیصلہ کیا جاسکتا، اسی لئے ان احادیث کو پچھلی احادیث سے مذکورہ بالاعنوان کے ذریعہ ممتاز کردیا تھا گویا اس طرح علماء کرام کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ ان احادیث کی محدثانہ تحقیق فرمائیں اور ائمہ حدیث کی تحقیقات کی روشنی میں ہر ہر حدیث کا درجہ قوت وضعف معلوم کریں، شام کے مشہور و متجر عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ فریضہ نہایت کاوش واحتیاط سے بحسن وخوبی انجام دیا یعنی آگے آنے والی احادیث اور ان کی سندوں کے بارے میں ائمہ حدیث کی ناقدانہ آراء اپنے عربی حاشیہ میں درج فرمادیں یہ عربی حاشیہ اصل عربی کتاب کے ساتھ حلب (شام) سے شائع ہوچکا ہے اور اس وقت ناچیز راقم الحروف کے سامنے ہے، شیخ عبدالفتاح دامت برکاتہم کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے جو احادیث نمبر ۱۰۱ تک آرہی ہیں (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ فرمائیں)

۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (حضرت) عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "اے میرے چچا، اللہ تعالیٰ نے اسلام کا آغاز مجھ سے کیا، اور اختتام (پر دین کی خدمت) ایسے شخص سے کرائے گا جو آپ کی اولاد میں [1] سے ہوگا، یہ وہی ہوگا جو عیسیٰ ابن مریم کے آگے بڑھے گا (یعنی نماز میں ان کی امامت کرے گا)۔ (کنز العمال بحوالہ ابونعیم)

۴۳۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے چچا سے) فرمایا۔ اے عباس اللہ تعالیٰ نے اس چیز (یعنی اسلام) کا آغاز مجھ سے کیا اور اختتام (پر دین کی خدمت) ایسے شخص سے کرائے گا جو تمہاری [2] اولاد میں ہوگا، وہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

ان میں سے تین حدیثیں (یعنی حدیث نمبر ۴۸، نمبر ۵۰ نمبر ۷۱) ضعیف ہیں اور چار یعنی حدیث نمبر ۴۲، نمبر ۴۳، نمبر ۴۹ نمبر ۶۰) موضوع ہیں ہمارا مختصر اردو حاشیہ ہر حدیث کی مفصل تحقیق کا متحمل نہیں، اس لئے جن حضرات کو تحقیق مطلوب ہو وہ کتاب "التصریح بما تواتر نزول المسیح" کے شامی ایڈیشن میں شیخ عبدالفتاح کا عربی حاشیہ ملاحظہ فرمائیں البتہ اتنی بات یہاں بیان کر دینا ضروری ہے کہ محدثین جب کسی حدیث کو "ضعیف" یا "موضوع" قرار دیتے ہیں بسا اوقات وہ کسی خاص لفظ یا سند کے اعتبار سے تو ضعیف یا موضوع ہوتی ہے، مگر کسی دوسرے لفظ یا سند کے اعتبار سے صحیح یا حسن اور قابل استدلال ہوتی ہے، لہذا جب کوئی حدیث ضعیف یا موضوع نظر آئے اس سے یہ فیصلہ کر لینا صحیح نہ ہوگا کہ اس مضمون کی کوئی اور حدیث قوی سند کے ساتھ موجود نہیں، الا یہ کہ ائمہ حدیث ہی ایسی کوئی صراحت فرمادیں، اس تفصیل کے بعد قارئین کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ اس کتاب میں آگے جو تین حدیثیں ضعیف اور چار موضوع آرہی ہیں ان کے ضعیف یا موضوع ہونے سے اصل مسئلہ (نزول مسیح) پر جو کہ کتاب کا موضوع ہے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ یہ مضمون اگر کسی حدیث میں موضوع یا ضعیف سند کے ساتھ آیا ہے تو بیسویں حدیثوں میں نہایت قوی سند کے ساتھ بھی آچکا ہے، (جیسا کہ) پچھلی تمام احادیث سے ثابت ہے۔۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا

(۱) شیخ عبدالفتاح ابوغدہ دامت برکاتہم کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ پیچھے بھی بیان کیا جاچکا ہے تفصیل کے لئے اسی کتاب کے شامی ایڈیشن میں موصوف کے حواشی (ص ۲۱۵) ملاحظہ فرمائے جائیں۔۱۲

(۲) یہ حدیث بھی موضوع ہے تفصیل کے لئے شامی ایڈیشن کے حواشی ص ۲۱۶ تا ۲۱۷ ملاحظہ فرمائے جائیں۔

زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی اور نماز میں عیسیٰ علیہ السلام کی امامت وہی کرے گا۔

(کنز العمال بحوالہ دارقطنی، وخطیب وابن عساکر)

۴۴۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ دجال پہلے ہے یا عیسیٰ ابن مریم؟ آپ نے فرمایا دجال، پھر عیسیٰ ابن مریم، اور ان کے بعد اگر کسی کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت آنے تک بچہ پر سواری کی نوبت نہ آئے گی۔

(کنز العمال بحوالہ ابونعیم بن حماد)

۴۵۔ حضرت کیسان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق کی مشرقی سمت میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔ (کنز العمال بحوالہ تاریخ البخاری وتاریخ ابن عساکر)

۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا (یعنی مسلمانوں) کا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کرے گا جس کو اللہ فتح نصیب فرمائے گا، حتیٰ کہ یہ لشکر اہل ہند کے بادشاہوں کو طوق وسلاسل میں جکڑ لے گا، اللہ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادے گا، پھر جب یہ لوگ(۱) واپس لوٹیں گے تو شام میں ابن مریم کو پائیں گے۔

(کنز العمال بحوالہ نعیم بن حماد)

۴۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم کے نازل ہونے تک میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔" لوگوں (دشمنان اسلام) کے مقابلہ میں ڈٹی رہے گی اور اپنے مخالفین کی پرواہ نہ کرے گی۔"

---

(۱) بظاہر ان کی نسلیں مراد ہیں ۱۲

امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قتادہ کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جماعت اہل شام کے علاوہ کوئی اور نہیں [۱] ہے۔ (کنز العمال بحوالہ ابن عساکر)

۴۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کی پیروی سب سے پہلے ستر ہزار یہودی کریں گے، جن کے اوپر سبز اون کے موٹے موٹے کپڑے ہوں گے اور اس کے ساتھ جادوگر یہودی ہوں گے جو عجیب وغریب کام کریں گے، اور لوگوں کو دکھا کر گمراہ کریں گے (آگے ابن عباس فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس اس وقت میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے ایفق نامی پہاڑ (یعنی [۲] گھاٹی) پر امام ہادی اور حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، ان کے سر پر ایک لمبی ٹوپی [۳] ہوگی، میانہ قد، کشادہ پیشانی اور سیدھے بال والے ہوں گے، ان کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا، دجال کو قتل کریں گے، قتل دجال کے بعد جنگ ختم ہو جائے گی اور امن (کا دور دورہ) ہو جائے گا، حتیٰ کہ آدمی شیر سے ملے گا تو شیر کو جوش نہ آئے گا (یعنی وہ حملہ نہ کرے گا) اور سانپ کو پکڑے گا تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا، اور زمین اپنی نباتات ایسی (کثرت سے) اگانے لگے گی جس طرح آدم (علیہ السلام) کے زمانہ میں اگاتی تھی، اہل زمین ان کی تصدیق کردیں گے، اور سب لوگ ایک ہی دین (اسلام) کے پیرو ہو جائیں گے۔

(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر واسحاق ابن بشر)

---

(۱) اس جماعت سے کونسی جماعت مراد ہے اس میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں ایک وہ ہے جو حضرت قتادہ کا اوپر نقل کیا گیا، اور علامہ نوویؒ شارح مسلم کی رائے یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ یہ پوری جماعت کسی خاص طبقہ، یا خاص علاقہ سے تعلق رکھتی ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ جماعت مسلمانوں کے تمام یا اکثر طبقات میں منتشر اور متفرق طور پر موجود ہو یعنی اس جماعت کے کچھ افراد مثلاً محدثین میں پائے جاتے ہوں، کچھ فقہاء میں کچھ صوفیا میں، کچھ مجاہدین میں، کچھ مبلغین میں، وغیرہ وغیرہ (حاشیہ)

(۲) اس گھاٹی کا کچھ بیان حدیث نمبر ۱۶ میں گذر رہا ہے۔۱۲

(۳) جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے شامی ایڈیشن کے حواشی ص ۲۲۳ تا ص ۲۲۴ ملاحظہ فرمائے جائیں۔

۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تیری اولاد عراق میں رہائش پذیر ہو جائے گی اور سیاہ (کپڑے) پہننے لگے گی اور اہل خراسان ان کے پیرو اور مددگار ہوں گے تو ان سے یہ چیز (یعنی حکومت) زائل نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے [1]عیسیٰ ابن مریم کے سپرد کر دیں۔

(دارقطنی و کنز العمال)

۵۰۔ حضرت عائشہ[2] رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی، تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے برابر دفن کی جاؤں؟ آپ نے فرمایا وہ جگہ تمہیں کیسے مل سکتی ہے؟ وہاں میری ابوبکر کی، عمر کی اور عیسیٰ ابن مریم کی قبر کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے۔ (کنز العمال بحوالہ ابن عساکر و فصل الخطاب)

۵۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مسیح ابن مریم یوم قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے اور لوگ ان کی بدولت دوسروں سے مستغنی ہو جائیں گے۔

(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر)

۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ[3] کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک غرباء سب سے زیادہ محبوب ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ "غرباء کون ہیں؟" فرمایا غرباء وہ لوگ ہیں جو اپنا دین بچانے کے لئے فرار ہو کر عیسیٰ ابن مریم سے جا ملیں گے۔ (کنز العمال بحوالہ نعیم بن حماد)

---

(۱) شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے اس کتاب کے شامی ایڈیشن میں موصوف کے حواشی (ص ۲۲۶ تا ص ۲۲۷) ملاحظہ فرمائے جائیں

(۲) یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے شامی ایڈیشن میں حاشیہ ص ۲۲۸ ملاحظہ فرمایا جائے۔

(۳) مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت سے اسی مضمون کا ارشاد خود رسول اللہ ﷺ کا بھی منقول ہے۔ (حاشیہ)

۵۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد لوگوں میں چالیس سال رہیں گے۔'' (مرقاۃ الصعود ص۱۸۹)

۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول اور دجال کے بعد قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ عرب ایک سو بیس سال تک (۱) ان چیزوں کی عبادت نہ کرلیں جن کی عبادت ان کے آباء واجداد کیا کرتے تھے۔ (الاشاعۃ الاشراط الساعۃ)

۵۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال (دنیا میں) رہیں گے، لوگوں میں کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان کی موت کے بعد لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق (قبیلہ) بنی تمیم کے ایک شخص کو آپ کا خلیفہ مقرر کریں گے، جس کا نام مُقْعَدْ ہوگا، مقعد کی موت کے بعد لوگوں پر تیس سال گزرنے نہ پائیں گے کہ قرآن لوگوں کے سینوں اور ان کے مصاحف (۲) سے اٹھالیا جائے گا۔ (الاشاعۃ ص۲۴۹ بحوالہ کتاب الفتن لابی الشیخ ابن حیان)

۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسیح (علیہ السلام کے نزول) کے بعد زندگی بڑی خوش گوار ہوگی، بادلوں کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کی اجازت مل جائے گی، حتیٰ کہ اگر تم اپنا بیج ٹھوس اور چکنے

---

(۱) بعض روایات حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت بہت جلد آجائے گی اور مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ایک سو بیس سال ضرور لگیں گے اس سے دونوں روایتوں میں تضاد کا شبہ ہوتا ہے، جواب یہ ہے کہ اگرچہ ایک سو بیس سال کی مدت ہو مگر یہ ایک سو بیس سال نہایت سرعت سے گذر جائیں گے حتیٰ کہ ایک سال ایک مہینہ کی برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کی برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کی برابر ایک دن ایک گھنٹہ کی برابر معلوم ہوگا اوقات میں اس شدید بے برکتی کی پیشین گوئی مسند احمد کی ایک حدیث مرفوع میں صراحۃً موجود ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ (حاشیہ)

(۲) قرآن کریم کے نسخے۔۱۲

پتھر میں بھی بوؤ گے تو اگ آئے گا اور (امن و امان کا) یہ حال ہوگا کہ آدمی شیر کے پاس سے گذرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ گزند نہ پہنچائے گا (لوگوں کے مابین) نہ بخل ہوگا نہ حسد اور نہ کینہ۔[۱]

(کنز العمال۔ بحوالہ ابو نعیم)

۵۷۔ حضرت ربیع بن انس البکری رحمۃ اللہ علیہ جو ایک تابعی ہیں مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نصاریٰ آئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ سے مناظرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا "ان کا باپ کون ہے"؟ اور اللہ پر جھوٹ بہتان[۲] باندھنے لگے۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا "کیا تم نہیں جانتے کہ ہر بچہ اپنے باپ کے مشابہ (یعنی اس کا ہم جنس) ہوتا ہے[۳]؟ انہوں نے اقرار کیا کہ بے شک (ہم جنس ہوتا ہے) آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور عیسیٰ علیہ السلام پر فناء آنے والی ہے انہوں نے کہا بیشک ہمیں معلوم ہے الخ (اس حدیث میں آگے وہ دلائل ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے ثابت فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہو سکتے، مگر حدیث کا یہ حصہ موضوع کتاب سے خارج ہونے کے باعث مؤلف نے حذف کر دیا ہے ہم بھی ان کی تقلید کرتے ہیں۔[۴] ۱۲ مترجم) (الدر المنثور شروع سورہ آل عمران بحوالہ ابن جریر و ابن ابی حاتم)

---

(۱) معلوم ہوا کہ اموال و ثمرات کی قلت اور آپس کا بغض و عداوت در حقیقت گناہوں کی نحوست سے پیدا ہوتا ہے، چنانچہ زمین ان گناہوں سے پاک ہو جائے گی تو اس کی برکات ظاہر ہو جائیں گی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ۱۲

(۲) یعنی اللہ تعالیٰ کو عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کہنے لگے العیاذ باللہ

(۳) چنانچہ انسان کا بیٹا انسان، حیوان کا بیٹا حیوان اور جن کا بیٹا جن ہوتا ہے، لہذا اگر نعوذ باللہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانا جائے تو لازم آئیگا کہ عیسیٰ بھی خدا ہوں اور یہ ممکن نہیں اس لئے کہ خدا فانی نہیں ہوتا اور عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آنے والی ہے، لہٰذا وہ خدا کے بیٹے نہیں ہو سکتے۔

(۴) پوری حدیث تشریح کے ساتھ التصریح کے حلبی ایڈیشن میں دیکھی جا سکتی ہے ملاحظہ فرمائیں ۱۲

۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم زمین پر نازل ہونے کے بعد نکاح کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی......الخ (مشکوۃ وابن الجوزی وکنز العمال)

۵۹۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں ساتھیوں (ابوبکر وعمرؓ) کے برابر میں دفن کیا جائے گا پس ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (بخاری فی تاریخہ والطبرانی والدر المنثور)

۶۰۔ حضرت جابر(۱) بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خروج مہدی کا انکار کیا اس نے اس وحی کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جس نے نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا انکار کیا اس نے کفر کیا، اور جس نے خروج دجال کا انکار کیا اس نے کفر کیا، اور جو شخص یہ ایمان نہ رکھتا ہو کہ اچھی اور بری تقدیر سب اللہ کی طرف سے ہے اس نے کفر کیا، کیونکہ جبریل نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یہ ایمان نہ رکھتا ہو کہ اچھی اور بری تقدیر سب اللہ کی طرف سے ہے، وہ میرے علاوہ کسی اور کو اپنا رب بنا لے۔

(فصل الخطاب والروض الانف ص ۱۶۰ ج ۱)

۶۱۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل (۲) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) شیخ عبدالفتاح ابوغدہ دامت برکاتہم نے حافظ ابن حجر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے لیکن علامہ جلال الدین سیوطی نے یہ حدیث اپنے رسالہ ''العرف الوردی فی اخبار المہدی'' میں ذکر کر کے اس پر سکوت فرمایا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' کے شامی ایڈیشن کا حاشیہ ص ۲۴۳ کتاب میں یہ آخری حدیث ہے جسے محدثین نے موضوع قرار دیا ہے اسے ملا کر کتاب ہذا میں موضوع حدیثوں کی کل تعداد چار ہوگئی یعنی حدیث نمبر ۴۲ نمبر ۴۳ نمبر ۴۹ نمبر ۶۰

(۲) محدثین کی اصطلاح میں مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جسے تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرے مگر جس صحابی سے یہ حدیث اس تک پہنچی اس کا حوالہ ذکر نہ کرے۔ رفیع

یہودیوں سے فرمایا کہ عیسیٰ کو موت نہیں آئی وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف واپس آئیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر سورۂ آل عمران اور سورہ النساء وابن جریر)

۶۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے (حدیث کے آخر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ) پھر اگر میری قبر کے پاس کھڑے ہوکر وہ ''یا محمد'' کہیں گے تو میں ضرور جواب دوں گا۔

(مجمع الزوائد، تفسیر روح المعانی سورۃ الاحزاب)

۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے اکیس سال بعد) نکاح کریں گے اور نکاح کے بعد) دنیا میں انیس سال قیام فرمائیں گے۔ (اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہوجائے گی جیسا کہ پیچھے صحیح احادیث میں گذرا ہے۔)

(فتح الباری بحوالہ نعیم بن حماد)

۶۴۔ حضرت عروہ بن رویم رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت (محمدیہ) کا بہترین دور[1] دور اول اور دور آخر ہے، دور اول میں رسول اللہ (ﷺ) ہیں اور آخری دور میں عیسیٰ ابن مریم، اور ان دونوں کے مابین (بیشتر لوگ دینی اعتبار سے) بے ڈھنگے کجرو ہوں گے، وہ تیرے طریقہ پر نہیں تو ان کے طریقہ پر نہیں۔ (کنز العمال ص ۲۰۲ ج ۷ بحوالہ حلیہ)

---

(۱) دوسری صحیح احادیث میں صراحت ہے کہ

''خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم''

یعنی سب سے اچھا دور میرا ہے پھر ان لوگوں کا دور ہے جو میرے بعد ہوں گے پھر ان لوگوں کا دور ہے جو ان کے بعد آئیں گے اس سے معلوم ہوا کہ متن کی حدیث میں جس دور کو ٹیڑھا فرمایا گیا ہے صحابہ و تابعین کا دور اس میں داخل نہیں۔ ر۔ف

۶۵۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کی پیروی کرنے والے کم اور تکذیب کرنے والے زیادہ ہیں تو اس کی شکایت اللہ تعالیٰ سے کی چنانچہ اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میں تم کو (اپنے وقت مقررہ پر طبعی موت سے) وفات دوں گا (پس جب تمہارے لئے طبعی موت مقرر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں پھانسی وغیرہ پر جان دینے سے محفوظ رہو گے) اور (فی الحال میں تم کو اپنے (عالم بالا کی) طرف اٹھائے لیتا ہوں، اور جس کو میں اپنے پاس اٹھاؤں وہ مردہ نہیں، اور میں اس کے بعد تم کو کانے دجال پر بھیجوں گا اور تم اس کو قتل کرو گے (آگے فرماتے ہیں کہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ "ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ؟"

(الدر المنثور بحوالہ ابن جریر)

۶۶۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت زین العابدین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طویل حدیث روایت فرمائی جس کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے کہ "ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اول میں میں ہوں[1] بیچ میں مہدی اور آخر میں مسیح (علیہ السلام) ہیں؟ لیکن درمیانی زمانے میں ایک کج رو جماعت ہوگی، وہ میرے طریقہ پر نہیں میں ان کے طریقہ پر نہیں۔ (مشکوۃ)

۶۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خوب سن لو عیسیٰ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی رسول یاد رکھو کہ وہ میرے بعد میری امت (کے آخری زمانہ) میں میرے خلیفہ ہوں گے، یاد رکھو وہ دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، اور جزیہ موقوف کردیں گے، اور جنگ

---

(۱) بیچ سے مراد آخری زمانہ سے ذرا پہلے کا زمانہ ہے، کیونکہ دوسری احادیث میں (جو پیچھے گذر چکی ہیں) صراحت ہے کہ امام مہدی نزول عیسیٰ سے پہلے ظاہر ہوں گے اور نزول سے کچھ بعد تک زندہ رہیں گے۔

ختم ہو جائے گی، یاد رہے تم میں سے جو ان کو پائے انہیں میرا اسلام پہنچا دے۔

(الدر المنثور ص ۲۴۲ بحوالہ طبرانی)

۶۸۔ حضرت عمرو بن سفیان تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری مرد نے ایک صحابی کے حوالہ سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ذکر میں فرمایا تھا کہ وہ (مدینہ سے باہر) مدینہ کی بنجر زمین تک آئے گا (کیونکہ) مدینہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا، پس مدینہ طیبہ اپنے باشندوں کو ایک یا[1] دو مرتبہ زلزلہ میں مبتلا کرے گا، جس کے نتیجہ میں مدینہ سے ہر منافق مرد و عورت نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

پھر دجال شام کی طرف آئے گا اور شام کے ایک پہاڑ کے پاس پہنچ کر مسلمانوں کا محاصرہ کرلے گا اور (اس کی تفصیل یہ ہے کہ دجال سے) بچے ہوئے مسلمان اس زمانہ میں شام کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ گزیں ہوں گے، پس دجال اس پہاڑ کے دامن میں اتر کر ان کا محاصرہ کرے گا۔

جب محاصرہ طول کھینچے گا تو ایک مسلمان (اپنے ساتھیوں سے) کہے گا ''اے مسلمانوں تم اس طرح کب تک رہوگے کہ تمہارا دشمن تمہارے اس پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالے رہے؟ (تم اس پر ٹوٹ پڑو کیونکہ) تمہیں دو فائدوں میں سے ایک ضرور مل کر رہے گا یا تو اللہ تم کو شہادت عطا کرے گا یا فتح نصیب فرمائے گا، یہ سن کر مسلمان جہاد کی بیعت (عہد) کریں گے، اللہ جانتا ہے کہ ان کی طرف سے وہ بیعت سچی ہوگی۔

پھر ان پر ایسی تاریکی چھائے گی کہ کسی کو اپنا ہاتھ بھائی نہ دے گا، اب عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہو جائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں) اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی، پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ فرمائیں گے ''میں عیسیٰ ابن مریم

(۱) راوی کو شک ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ''ایک بار'' فرمایا یا ''دو بار'' مگر صحیح بات وہی ہے جو حدیث نمبر ۱۳ میں گذری کہ یہ زلزلہ تین بار ہوگا (حاشیہ)

اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اس کے کلمہ ''کن'' سے پیدا ہوا ہوں) تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلو کہ یا تو اللہ، دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کردے، یا ان کو زمین میں دھنسا دے، یا ان کے اوپر تمہارے اسلحہ مسلط کردے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔

مسلمان کہیں گے ''یا رسول اللہ یہ (آخری) صورت ہمارے لئے اور ہمارے قلوب کے لئے زیادہ طمانیت کا باعث ہے، چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ڈیل و ڈول والے یہودی کو (بھی) دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اٹھا سکے گا۔

پس مسلمان (پہاڑ سے) اتر کر ان کے اوپر مسلط ہوجائیں گے، اور دجال جب (عیسیٰ) ابن مریم کو دیکھے گا تو سیسہ (یا رانگ) کی طرح پگھلنے لگے گا، حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے جالیں گے اور قتل کردیں گے۔ (الدر المنثور بحوالہ معمر)

۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم ایسے آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں میں نازل ہوں گے جو اس وقت کے اہل زمین میں سب سے بہتر اور پچھلے (یعنی پچھلی امتوں (۱) کے) صلحاء سے بھی بہتر ہوں گے۔

(کنز العمال بحوالہ دیلمی)

۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس وہ (پنج وقتہ) نمازیں پڑھائیں گے اور جمعہ کی نمازیں، اور (۲) حلال چیزیں زیادہ کردیں گے گویا میں انہیں بطن (۳) روحاء کے مقام پر دیکھ رہا ہوں کہ ان کی

---

(۱) پچھلے صلحاء سے پچھلی امتوں کے صلحاء بھی مراد ہوسکتے ہیں اور وہ صلحاء بھی جو قرون مشهود لها بالخير کے بعد یعنی تبع تابعین کے بعد امت محمدیہ میں گذرے ہیں واللہ اعلم، رف۔

(۲) یعنی ان کی برکت سے حلال چیزوں کی پیداوار بہت زیادہ ہوجائے گی جس کی تفصیل پیچھے متعدد احادیث میں گذر چکی ہے واللہ اعلم۔ رفیع

(۳) بطن روحاء مدینہ طیبہ اور بدر کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے (حاشیہ)

سواریاں انہیں حج یا عمرہ کے واسطے لئے جارہی ہیں۔ (کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر)

۷۱۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال جو اللہ کا دشمن ہے اس طرح نکلے گا کہ اس کے ساتھ یہودیوں اور مختلف اقسام کے لوگوں کی فوجیں ہوں گی، نیز اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں وہ قتل کرکے[۱] زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ[۲] ثرید کا ایک پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہوگی (آگے دجال کی علامات اور بعض تفصیلات بیان[۳] فرمائیں اور آخر میں فرمایا) اور اللہ عیسیٰ ابن مریم کو (اس کے پاس) لے جائے گا حتیٰ کہ وہ اسے قتل کردیں گے، پس اس کے ساتھی ذلیل ہوں گے اور ذلیل ہو کر لوٹیں گے اس حدیث کی سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہیں جو متروک[۴] ہیں۔ (کنزالعمال ص ۲۶۳ ج، بحوالہ نعیم بن حماد)

۷۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک لوبیا تھی یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا، اور انہوں نے ایسی کوئی چیز نہیں کھائی جو آگ پر پکائی گئی ہو، یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا۔ (کنزالعمال بحوالہ دیلمی)

۷۳۔ حضرت سلمہ بن نفیل السکونی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ "عیسیٰ ابن مریم کے نزول تک (حکم) جہاد منقطع نہیں ہوگا۔ (سیرۃ المغلطائی ومسند[۵] احمد)

---

(۱) یعنی اس کی شعبدہ بازی سے لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا ورنہ حقیقتاً وہ ایسا نہ کرسکے گا (حاشیہ)

(۲) ایک قسم کا کھانا ہے جو عربوں کے بہترین کھانوں میں شمار ہوتا ہے شوربہ میں روٹی کے ٹکڑے اور گوشت کی بوٹیاں ملاکر بنایا جاتا ہے اور "ثرید کے پہاڑ" کا مطلب یا تو یہ ہے کہ اس کے پاس ثرید بہت بڑی مقدار میں ہوگا" یا یہ مطلب ہے کہ ثرید جیسے بہت بہترین کھانے بڑی مقدار میں اس کے پاس ہوں گے (حاشیہ)

(۳) مؤلف مدظلہم نے بقصد اختصار یہ تفصیلات حذف فرمادی ہیں پوری حدیث "التصریح" کے حلبی ایڈیشن میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(۴) لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے۔ ر۔ف (۵) اس حدیث کو نسائی نے سنن میں بھی روایت کیا ہے (حاشیہ)

۷۴۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب انہوں نے بیت المقدس کی زیارت کی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں تو ''زیتا'' پہاڑ پر چڑھ کر وہاں بھی نماز پڑھی اور فرمایا ''یہ وہی پہاڑ ہے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر ''اٹھایا گیا'' اور عیسائی اس پہاڑ کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اب بھی تعظیم کرتے ہیں۔ (تفسیر فتح العزیز سورہ تین)

۷۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ خروج دجال کے وقت لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ اس کی پیروی کرے گا، ایک گروہ اپنے آبا و اجداد کی زمین میں دیہات میں چلا جائے گا، اور ایک گروہ فرات کے ساحل کی طرف چلا جائے گا، چنانچہ اس گروہ اور دجال کے درمیان جنگ ہوگی، یہانتک کہ مؤمنین شام کی(۱) بستیوں میں جمع ہو جائیں گے، پس یہ مومنین فوج کا ایک دستہ دجال کا حال معلوم کرنے کے لئے اس کی طرف بھیجیں گے جس میں ایک شخص بھورے یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا، یہ سب قتل کر دیئے جائیں گے۔

ان میں سے کوئی بھی واپس نہ آئے گا، پھر مسیح علیہ السلام نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے، اس کے بعد زمین میں یاجوج و ماجوج (سمندر کی طرح) موجیں مارتے ہوئے نکلیں گے اور زمین میں فساد برپا کر دیں گے(۲)......الخ

(الدر المنثور ص ۲۵۷ ج ۲ بحوالہ ابن ابی شیبہ، وابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم وغیرہ)

---

(۱) ایک روایت میں شام کی بستیوں کی بجائے ''شام کا مغربی حصہ'' ہے (حاشیہ)

(۲) مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث یہیں تک ذکر کی ہے کیونکہ یہی حصہ موضوع کتاب سے متعلق تھا حدیث کے باقی حصہ میں علامات قیامت، اور قیامت کے بعد عالم آخرت کے حالات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں حلب کے ایڈیشن میں شیخ عبدالفتاح ابوغدہ دامت برکاتہم نے یہ حصہ بھی شامل کتاب کر دیا ہے وہاں اس کی مراجعت کی جاسکتی ہے۔ رفیع

آثارِ صحابہ وتابعین(۱)

۱/۷۶۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ''(۲) کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ نزول عیسیٰ ابن مریم (کی دلیل)(۳) ہے۔ (درمنثور بحوالہ حاکم وغیرہ)

۲/۷۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت قرآنیہ ''وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ'' کی تفسیر میں فراتے ہیں کہ ''قبل موتہ'' کا مطلب ہے ''عیسیٰ علیہ السلام کی موت(۴) سے پہلے'' (اسی لئے یہ آیت نزول عیسیٰ کی دلیل ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں بیان ہوا) (درمنثور بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۳/۷۸۔ آیت قرآنیہ ''وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ'' کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''یعنی اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) میں کے بہت سے لوگ نزول عیسیٰ کا زمانہ پائیں گے اور ان پر ایمان لے آئیں گے اور چونکہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام بھی شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے لہٰذا ان پر

---

(۱) ''آثار'' اثر کی جمع ہے محدثین کی اصطلاح میں صحابہ وتابعین کے اقوال کو آثار کہا جاتا ہے۔۱۲

(۲) سورہ نساء آیت ۱۵۹، ترجمہ یہ ہے ''تمام اہل کتاب ان کی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی) موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(۳) کیونکہ آیت سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آئندہ زمانہ میں موت آئے گی، اور ظاہر ہے کہ موت دنیا میں نازل ہونے کے بعد ہی آئے گی آسمان پر نہیں اس لئے کہ سورہ طٰہٰ میں ارشاد ہے ''مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ''، یعنی تم سب انسانوں کو ہم نے زمین سے (بواسطہ آدمؑ) پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے''

(۴) ''یعنی موتہ'' کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۱۲

ایمان لانے کا حاصل یہ ہوا کہ اس وقت تمام نصاریٰ اور وہ یہودی جو قتل سے بچ رہیں گے مسلمان ہو جائیں گے) (درمنثور بحوالہ ابن جریر)

۹/۷/۴۔ آیت قرآنیہ ''وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ'' کی تفسیر میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد (۱) ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے ہر ایک کے پاس (اس کی موت سے ذرا پہلے) فرشتے آ کر اس کے چہرے اور پشت پر مارتے ہیں، پھر اس سے کہا جاتا ہے۔

---

(۱) واضح رہے کہ اس آیت کی تفسیر صحابہ وتابعین سے دو طرح منقول ہے، ایک وہ جو پچھلی تین حدیثوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان ہوئی کہ ''قبل موتہ'' میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ''نزول عیسیٰ کے بعد ان کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب جو اس وقت موجود ہوں گے ان پر ایمان لے آئیں گے'' یہی تفسیر حدیث نمبر ۱، نمبر ۴، کے ضمن میں بھی کتاب کے بالکل شروع میں بروایت حضرت ابو ہریرہ بیان ہو چکی ہے اس تفسیر کی رو سے یہ آیت نزول عیسیٰ کی دلیل ہے جیسا کہ پیچھے بیان ہوا۔

اور دوسری تفسیر حضرت محمد ابن الحنفیہؒ نے بیان فرمائی جو یہاں مذکور ہے اس تفسیر کی بنیاد اس پر ہے کہ ''قبل موتہ'' میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں بلکہ ''اہل الکتاب'' کی طرف راجع ہے لہٰذا آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ آئندہ ہر یہودی اور نصرانی اپنے مرنے سے ذرا پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا، یعنی اس کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہ آئی تھی بلکہ آسمان پر اٹھالیا گیا تھا جہاں سے وہ پھر دنیا میں نازل ہوں گے اور وہ نہ خدا ہیں اور نہ خدا کے بیٹے بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں .... یہ تفسیر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بیان القرآن مین اسی کو اختیار فرمایا ہے اس تفسیر کی رو سے یہ آیت۔ قرآنیہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل نہیں بن سکتی (اگرچہ دوسرے قطعی دلائل کے باعث نزول عیسیٰ ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے)

مگر اس تفسیر پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس کا حاصل تو یہ ہوا کہ اس آیت کے نزول کے بعد جتنے یہودی اور نصرانی بھی مرے سب مؤمن ہو کر مرے کوئی بھی حالت کفر پر نہیں مرا، حالانکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے! اگلی حدیث میں آرہا ہے کہ یہی اعتراض حجاج بن یوسف نے حضرت شہر بن حوشب کے سامنے پیش کیا تھا انہوں نے اس کا جو جواب دیا وہ بھی اگلی حدیث میں آرہا ہے وہیں اس کی تشریح بھی آئے گی ۱۲

''او خدا کے دشمن عیسیٰ اللہ کی (پیدا کردہ) جان ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ (کن کی پیدائش) ہیں[۱] اللہ کے مقابلہ میں تیرا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ عیسیٰ خدا ہیں (یاد رکھ کہ) انہیں موت نہیں آئی بلکہ انہیں آسمان پر اٹھالیا گیا تھا اور وہ قیامت سے پہلے نازل ہونے والے ہیں۔''

یہ سن کر ہر یہودی اور نصرانی ان پر ایمان[۲] لے آتا ہے (یعنی اس بات کا یقین کرلیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی تھی، وہ نازل ہونے والے ہیں، اور وہ نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) (درمنثور)

۸۰/۵۔ حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حجاج (بن یوسف) نے مجھ سے کہا کہ قرآن کریم کی ایک آیت جب بھی میں پڑھتا ہوں مجھے ایک اشکال پیش آتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ''

(جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئے گا) حالانکہ میرے پاس (یہودی اور نصرانی) قیدی لائے جاتے ہیں اور میں انہیں قتل کرتا ہوں مگر میں انہیں کچھ کہتے ہوئے (یعنی کلمہ ایمان پڑھتے ہوئے) نہیں سنتا؟

میں نے اسے جواب دیا کہ اس آیت کا مطلب تمہیں صحیح نہیں بتایا گیا۔

بات یہ ہے کہ جب کسی نصرانی کی روح نکلنے لگتی ہے تو فرشتے اسے آگے اور پیچھے سے مارتے ہیں اور کہتے ہیں ''او خبیث! (حضرت) مسیح (علیہ السلام) جن کے بارے میں تیرا عقیدہ ہے کہ وہ خدا ہیں یا تین خداؤں میں کے ایک ہیں وہ درحقیقت اللہ کے بندے اور ''روح

---

(۱) یعنی کلمہ کن اور ان کی ولادت کے درمیان باپ کا واسطہ نہیں۔

(۲) ان کے ایمان لانے کا مطلب اگلی حدیث اور اس کے حاشیہ میں بیان ہوگا۔

اللہ ہیں'' یہ سن کر وہ ایمان لے آتا ہے (یعنی مذکورہ بالا امور کا یقین کر لیتا ہے) مگر اس وقت کا ایمان اس کے لئے مفید نہیں ہوتا (کیونکہ نزع کے وقت جب کہ موت کے فرشتے نظر آنے لگتے ہیں، توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اس وقت کا ایمان معتبر نہیں)(۱)

اور جب کسی یہودی کی روح نکلنے لگتی ہے تو فرشتے اسے بھی آگے اور پیچھے سے مارتے ہیں اور کہتے ہیں ''او خبیث! (حضرت) مسیح (علیہ السلام) جن کے بارے میں تیرا عقیدہ ہے کہ تم (یہودیوں) نے انہیں قتل کر دیا تھا وہ درحقیقت اللہ کے بندے اور روح اللہ ہیں یہ سن کر یہودی بھی ان پر ایمان لے آتا ہے (یعنی مذکورہ بالا امور کا یقین کر لیتا ہے) مگر اس وقت کا ایمان مفید نہیں ہوتا۔

پس نزولِ عیسیٰ کے بعد (جب دجال قتل ہو جائے گا) جتنے یہودی اور نصرانی زندہ باقی ہوں گے سب ان پر ایمان لے آئیں گے جس طرح کہ ان کے مردے اپنی اپنی موت کے وقت ایمان لاتے رہے تھے (مگر دونوں میں بڑا فرق ہوگا کہ مردوں کا ایمان معتبر ومقبول نہیں تھا اور زندہ لوگوں کا معتبر ہوگا)۔

یہ سن کر حجاج نے مجھ سے پوچھا کہ (اس تفصیل کے ساتھ آیت کی) یہ تفسیر تم نے کہاں سے حاصل کی؟ میں نے کہا ''محمد بن علیؒ سے'' کہنے لگا ''تم نے یہ اس کے اصل مقام سے حاصل کی ہے۔''

حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علیؒ کا حوالہ اسے(۲) جلانے کے لئے دے دیا تھا ورنہ بخدا یہ تفسیر مجھے (سب سے پہلے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ ہی

---

(۱) نیز ایمان کے لئے زبان سے اقرار بھی ضروری ہے جو وہ نہیں کرتا، خلاصہ یہ کہ اس کی موت حالت کفر ہی میں شمار ہوتی ہے، ہاں اگر کوئی اتفاقاً نزع کی حالت سے پہلے پہلے ایمان لے آئے اور زبان سے اس کا اقرار بھی کرے تو اس کا ایمان معتبر ہے اور شرعاً اسے مومن قرار دیا جائے گا۔

(۲) کیونکہ حجاج بن یوسف حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کی اولاد سے سیاسی اختلاف رکھتا تھا۔

نے سنائی(۱) تھی۔(در منثور بحوالہ ابن المنذر)

۸۱/۶۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا" کی تفسیر میں حضرت قتادہ(۲) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو تمام ادیان و مذاہب کے لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے، اور قیامت کے روز عیسیٰ علیہ السلام ان اہل کتاب پر (جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی یعنی یہود اور جنہوں نے ان کو خدا کا بیٹا کہا تھا یعنی نصاریٰ) گواہی دیں گے کہ میں نے ان کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا (مگر انہوں نے میری تکذیب کی) اور میں نے ان کے سامنے اپنے بارے میں اقرار کیا تھا کہ اللہ کا بندہ ہوں (مگر انہوں نے مجھے خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا)

(در منثور بحوالہ عبد الرزاق و عبد بن حمید وغیرہ)

۸۲/۷۔ حضرت ابن زیدؒ (جو جلیل القدر تابعی اور امام مالک و امام زہری کے استاذ ہیں) آیت قرآنیہ "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد دجال کو قتل کر دیں گے تو دنیا کے تمام یہودی (جو جنگ میں قتل ہونے سے بچ گئے ہوں گے) ان پر ایمان لے آئیں گے۔(ابن جریر)

۸۳/۸۔ حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ (جو ایک جلیل القدر تابعی ہیں) آیت قرآنیہ "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نزول عیسیٰ ابن مریم کے بعد جو یہودی یا نصرانی بھی زندہ بچے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔(ابن جریر)

---

(۱) حضرت شہر بن حوشبؒ نے یہ تفسیر پہلے، صرف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہوگی پھر محمد بن الحنفیہؒ سے اس کی تفصیلات سنی ہوں گی جو اوپر بیان ہوئیں اس لئے حضرت محمد بن الحنفیہ کا حوالہ دینا بھی واقعہ کے خلاف نہیں۔

(۲) طبقہ تابعین کے مشہور و معروف محدث، مفسر اور فقیہ۔۱۲

۸۴/ ۹۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی) آیت قرآنیہ ''وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''قبل موتہ'' کا مطلب ہے ''عیسیٰ کی موت سے[۱] پہلے'' بخدا وہ اس وقت اللہ کے پاس زندہ ہیں، اور جب نازل ہوں گے تو ان پر سب اہل کتاب ایمان لے آئیں گے۔ (ابن جریر)

۸۵/ ۱۰۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہی سے کسی نے آیت قرآنیہ ''وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ'' کا مطلب دریافت کیا تو فرمایا کہ (قبل موتہ کا مطلب ہے) ''عیسیٰ کی موت سے پہلے'' بیشک اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس (زندہ) اٹھالیا تھا، اور وہی ان کو قیامت سے پہلے (دنیا میں) ایسے مقام پر بھیجے گا کہ ان پر ہر نیک و بد ایمان لے آئے گا۔ (درمنثور بحوالہ ابن ابی حاتم)

۸۶/ ۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو[۲] آسمان سے اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے پاس باہر تشریف لائے اس وقت اس گھر میں بارہ حوارین موجود تھے، آپ ان کے پاس ایک چشمہ سے (غسل کرکے) تشریف لائے تھے جو اسی گھر میں سے بہتا تھا، اور آپ کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے[۳] تھے الخ......

(درمنثور ج ۲ ص ۲۳۸ بحوالہ نسائی وغیرہ)

---

(۱) یعنی ''موتہ'' کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے ۱۲

(۲) اب تک کی تمام احادیث نزول عیسیٰ سے متعلق تھیں، اگرچہ ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر بھی کہیں کہیں ضمناً آگیا تھا، یہاں سے حدیث ۱۶/۹۱ تک کی احادیث میں آسمان پر اٹھائے جانے ہی کا ذکر ہے، نزول عیسیٰ کا نہیں۔

(۳) آگے حدیث طویل ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کی تفصیل اور پھر اہل کتاب کے مختلف عقائد اور فرقوں کا بیان ہے مگر مؤلف ؒ نے یہاں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا ہے جس کا تعلق زیر بحث مضمون سے ہے، جن حضرات کو پوری حدیث دیکھنے کی خواہش ہو وہ حلب کا ایڈیشن ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲/۸۷۔ آیت قرآنیہ ’’وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ ‘‘ الخ (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اور (یہود کو ہم نے اس وجہ سے بھی سزادی کہ) انہوں نے کہا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں قتل کر دیا ہے حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا بلکہ (خود) یہودیوں کو اشتباہ ہوگیا، اور جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی (صحیح) دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے، اور یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا، بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف (یعنی آسمان) پر اٹھالیا، اور اللہ تعالیٰ بڑے قدرت والے حکمت والے ہیں (کہ اپنی قدرت وحکمت سے عیسیٰ علیہ السلام کو بچالیا اور اٹھالیا)۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ’’ان اللہ کے دشمن یہودیوں کو قتل عیسیٰ پر ناز تھا اور وہ کہتے تھے کہ ہم نے عیسیٰ کو قتل کر دیا ہے اور سولی پر چڑھا دیا ہے، حالانکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے یہ بات کہی تھی کہ ’’تم میں سے کون اس کے لئے تیار ہے کہ اسے میرے مشابہ بنادیا جائے، پھر وہی قتل ہو‘‘؟ ان میں سے ایک صاحب نے کہا ’’یا نبی اللہ میں اس کے لئے تیار ہوں‘‘ پس اسی شخص کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شبہ میں) قتل کر دیا گیا اور اللہ نے اپنے نبی کو بچالیا اور اوپر (آسمان میں) اٹھالیا۔ (درمنثور ص ۲۳۸ ج ۲ بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۱۳/۸۸۔ ارشاد خداوندی ’’وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ‘‘ کی تفسیر میں (مشہور تابعی) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے ایک اور شخص کو سولی پر چڑھا دیا جسے وہ عیسیٰ سمجھے، اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اپنی طرف (یعنی آسمان پر) زندہ اٹھالیا۔ (درمنثور بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۱۴/۸۹۔ حضرت ابورافعؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو (آسمان پر) اٹھایا گیا اس وقت ان کے پاس ایک اونی کپڑا تھا، دو چرمی

موزے تھے جو چرواہے پہنتے ہیں، اور ایک حذّافہ[1] تھا جس سے وہ پرندوں کا شکار کیا کرتے تھے۔ (درمنثور بحوالہ مسند احمد وغیرہ)

۹۰/۱۵۔ حضرت ابوالعالیہ[2] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو (آسمان) پر اٹھایا گیا تو انہوں نے اپنے پیچھے صرف یہ چیزیں چھوڑیں، ایک اونی کپڑا، دو چرمی موزے جو چرواہے پہنتے ہیں، اور ایک حذّافہ جس سے وہ پرندوں کا شکار کیا کرتے تھے۔ (درمنثور بحوالہ مسند احمد وغیرہ)

۹۱/۱۶۔ حضرت عبدالجبار بن عبیداللہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ جس رات حضرت عیسیٰ ابن مریم کو (آسمان پر) اٹھایا گیا، آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا "کتاب اللہ کے بدلے میں اجرت لے کر مت کھاؤ کیونکہ اگر تم نے اس سے اجتناب کیا تو اللہ تعالیٰ تم کو ایسے منبروں پر بٹھائے گا جن کا پتھر دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت عبدالجبار فرماتے ہیں یہ وہی منبر ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے "فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِر"[3] اور (اس خطاب کے بعد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان پر) اٹھالئے گئے۔ (درمنثور بحوالہ ابن عساکر)

۹۲/۱۷۔ ارشاد خداوندی "وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ"[4] کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خروج

(۱) ایک آلہ جس سے پرندوں کو مار کر شکار کیا جاتا ہے۔ (حاشیہ)
(۲) جلیل القدر تابعی ہیں اور علم قراءت میں صحابہ کے بعد سب سے بڑے عالم قرار دیئے گئے ہیں (حاشیہ)
(۳) (یعنی متقین) ایک عمدہ مجلس میں ہوں گے قدرت والے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے پاس۔
(۴) یہ سورۂ زخرف کی آیت نمبر ۶۱ کا ایک حصہ ہے اس کے لفظ "لـعـلـم" میں دو قرائتیں ہیں اور دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہیں، ایک قراءت میں اسے "لـعـلـم" پڑھا گیا ہے (یعنی عین اور دوسرے لام پر فتحہ ہے) اوپر حدیث میں یہی قراءت مذکور ہے، اور علم کے معنی علامت کے ہیں لہذا اس
(بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(نزول) کے بارے میں ہے (یعنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرب قیامت کی علامت ہے)''

(الدرالمنثور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم والطبرانی وغیرہ)

۹۳/۱۸۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ''وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نزول عیسیٰ ہے۔ (درمنثور بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۹۴/۱۹:۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ'' کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی علامت ہے اور کچھ لوگ...... (اس آیت کا مطلب) یہ بیان کرتے ہیں کہ ''قرآن (۱) قیامت کی علامت ہے۔'' (درمنثور ص۲۰ ج۶ بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۹۵/۲۰۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، ارشاد خداوندی ''وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔ (درمنثور ص۲۱ بحوالہ ابن جریر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

قراءت کی رو سے اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (یعنی ان کا نزول قیامت کی ایک علامت ہے، آگے حدیث ۱۰۳/۲ میں آیت کی یہ تفسیر خود آنحضرت ﷺ سے بھی منقول ہے۔

اور دوسری قراءت میں یہ لفظ ''لَعِلْمٌ'' (عین مکسور اور لام ساکن) ہے، جمہور قراء کی قراءت یہی ہے، اس قراءت کی رو سے آیت کا مطلب یہ ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں۔''

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ جو ذات اس پر قادر ہے وہ قیامت واقع کرنے پر بھی قادر ہے۔

اس قراءت کے اعتبار سے یہ آیت نزول عیسی کی بجائے ان کی پیدائش سے متعلق ہے (حاشیہ)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

(۱) یعنی بعض لوگ ''انــہ'' کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بجائے قرآن کو قرار دیتے ہیں، مگر اس تفسیر کو حافظ ابن کثیر نے صحیح قرار نہیں دیا کیونکہ اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ذکر چل رہا ہے، قرآن کا وہاں ذکر نہیں ہے (حاشیہ)

۲۱/۹۶۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد خداوندی ''وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

(درمنثور ص۲۰ ج۶ بحوالہ ابن جریر)

۲۲/۹۷۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''یکلم الناس فی المهد و کھلا''[1] کی تفسیر میں حضرت ابن زید فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے گہوارے یعنی بالکل بچپن میں تو (بطور معجزہ) باتیں کرچکے ہیں[2] اور جب (نازل ہوکر) دجال کو قتل کریں گے اس وقت بھی لوگوں سے باتیں کریں گے، اس وقت وہ کہولت کی عمر میں ہوں گے۔

(درمنثور ص۲۵ ج۲ بحوالہ ابن جریر)

۲۳/۹۸۔ حضرت وہب ابن منبہ کا ایک طویل ارشاد مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ یہودیوں کا گمان ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کردیا اور سولی پر چڑھا دیا تھا نصاریٰ کو بھی یہی گمان ہوگیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز عیسیٰ علیہ السلام کو (آسمان پر) اٹھالیا تھا۔ (درمنثور ص۲۳۹، ۲۴۰ ج۲)

۲۴/۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حبشی (مقابلہ کے لئے) نکلیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ایک جماعت ان کے مقابلہ کے لئے بھیجیں گے، چنانچہ حبشیوں کو شکست ہوجائے گی۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری[3] ص۲۳۳ ج۹)

---

(۱) سورہ آل عمران رکوع نمبر ۵ یہ آیت اس بشارت کا ایک حصہ ہے جو حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملائکہ نے پہنچائی کہ تمہارے بطن سے ایک بچہ بغیر باپ کے پیدا ہوگا جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، پھر اس کی صفات بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک صفت یہ ہے ''یکلم الناس فی المهد و کھلا'' یعنی وہ لوگوں سے (معجزے کے طور پر بالکل بچپن میں) باتیں کرے گا جبکہ وہ ماں کی گود میں ہوگا اور اس وقت بھی باتیں کرے گا جب کہ پوری عمر کا ہوگا۔

(۲) چنانچہ سورہ مریم کے دوسرے رکوع میں وہ باتیں بھی مذکور ہیں۔

(۳) کتاب الحج باب قول اللہ تعالیٰ ''جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ'' الخ

۱۰۰/۲۵۔ آیت قرآنیہ ''اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم.''(۱) کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ 'تیرے یہ بندے (نصاریٰ) اپنی (غلط) باتوں کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں (پس اگر آپ ان کو سزا دیں تو جب بھی آپ مختار ہیں) اور اگر آپ ان کی مغفرت فرمادیں یعنی(۲) ان میں سے ان مومن لوگوں کی مغفرت فرمادیں جن کو میں نے (آسمان پر جاتے وقت دنیا میں) چھوڑا تھا اور (ان لوگوں کی بھی) جو اس وقت زندہ تھے جب کہ میں قتل دجال کے لئے آسمان سے زمین پر نازل ہوا۔ اور اس وقت انہوں نے اپنے دعویٰ (تثلیث) سے توبہ کرلی اور آپ کی توحید کے قائل ہو گئے اور اس

---

(۱) سورہ مائدہ رکوع ۱۶ آخرت میں جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے کیا نصاریٰ کو عقیدۂ تثلیث کی تعلیم آپ نے دی تھی؟ تو جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس باطل عقیدے سے اپنی براءت پیش کریں گے اور عرض کریں گے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا اس وقت تک تو میں ان کے حال سے واقف تھا پھر جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ہی ان کے حال پر مطلع رہے (اس وقت کی مجھ کو خبر نہیں کہ ان کی گمراہی کا سبب کیا ہوا) پھر عرض کریں گے کہ ''ان تعذبهم فانهم عبادک الخ یعنی اگر آپ ان کو عقیدۂ تثلیث پر سزا دیں تو (جب بھی آپ مختار ہیں کیونکہ) یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرمائیں تو (جب بھی آپ مختار ہیں کیونکہ) آپ زبردست (قدرت والے) ہیں (تو معافی پر قادر ہیں اور) حکمت والے ہیں (تو آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی۔

(۲) یہاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک اشکال دور کرنا چاہتے ہیں جو مذکورہ بالا آیت کے ظاہری مضمون سے پیدا ہوسکتا تھا، اشکال یہ ہوسکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کلام میں نصاریٰ کے لئے سفارش کا پہلو ہے حالانکہ نصاریٰ مشرک ہیں اور مشرک کیلئے شفاعت اور دعائے مغفرت جائز نہیں؟ اس کے متعدد جوابات مفسرین نے نقل فرمائے ہیں مگر جو جواب حضرت ابن عباسؓ نے یہاں دیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ سفارش اگرچہ الفاظ کے اعتبار سے تمام نصاریٰ کے لئے ہے لیکن مراد خاص قسم کے نصاریٰ ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

بات کا اقرار کر لیا کہ ہم سب (اللہ کے) بندے ہیں (۱) تو اگر آپ ان کی اس بناء پر مغفرت فرما دیں کہ انہوں نے اپنے دعوے (تثلیث) سے توبہ کر لی تو (جب بھی آپ مختار ہیں کیونکہ) آپ قدرت والے (اور حکمت والے ہیں)۔

(الدر المنثور ص ۳۵۰ ج ۲)

۱۰۱۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ جذام کے وفد سے فرمایا کہ "شعیب علیہ السلام کی قوم اور موسیٰ علیہ السلام کی سسرال کا (یعنی تمہارا) (۲) آنا مبارک ہو، اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ مسیح علیہ السلام تمہاری قوم میں نکاح نہ کریں اور ان کے اولاد پیدا نہ ہو (۳) (الخطط ص ۳۵۰ ج ۲)

---

(۱) خلاصہ یہ کہ یہ سفارش سب نصاریٰ کے لئے نہیں بلکہ صرف دو قسم کے نصاریٰ کے لئے ہوگی، ایک وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماوی کے وقت موجود تھے اور دین عیسائیت پر ایمان رکھتے تھے تثلیث وغیرہ کافرانہ عقائد کے قائل نہ تھے تو مؤمن ہونے کی وجہ سے ان کے لئے سفارش میں کوئی اشکال نہیں اور دوسرے وہ نصاریٰ جو نزول عیسیٰ کے بعد ان پر ایمان لے آئے اور تثلیث وغیرہ غلط عقائد سے توبہ کر کے مشرف باسلام ہو گئے غرض یہ سفارش ان نصاریٰ کے لئے نہ ہوگی جن کی موت حالت کفر میں ہوئی واللہ اعلم

(۲) قبیلہ جذام قوم شعیب ہی کی ایک شاخ ہے اور قوم شعیب کا حضرت موسیٰ کی سسرال ہونا قرآن حکیم (سورہ قصص) سے ثابت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد قبیلہ جذام کی کسی خاتون سے نکاح فرمائیں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی اس طرح اس قبیلہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ السلام کی سسرال ہونے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا، وذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء۔

(۳) علامہ مقریزیؒ کی مشہور کتاب "الخطط المقریزیۃ" میں یہ حدیث اسی طرح ہے مگر افسوس کہ انہوں نے اس کی سند ذکر نہیں کی، صرف "البکری" سے نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے، سوء اتفاق سے شیخ عبدالفتاح ابوغدہ مدظلہم کو بھی اس کی تحقیق وتخریج کا موقع نہ مل سکا، احقر نے کتب حدیث میں اس کو تلاش کیا، اصل حدیث تو کئی کتابوں میں سند کے ساتھ مل گئی مگر حدیث کا آخری جملہ "اور قیامت اس وقت تک الخ" سوائے الخطط کے اب تک کسی کتاب میں نہیں ملا، اصل حدیث سلمہ بن سعدؓ سے مندرجہ ذیل کتابوں میں مرفوعاً موجود ہے۔

مجمع الزوائد ص ۵۱ ج ۱۰، کنز العمال ص ۲۰۹ ج ۶، جمع الفوائد ص ۵۹۱ ج ۲، تفسیر ابن کثیر ص ۳۸۴ ج ۳، الاستیعاب لابن عبدالبر بہامش الاصابۃ ص ۸۹ ج ۲، الاصابۃ لابن حجر، ص ۶۲ ج ۲ حدیث کا کچھ حصہ اسد الغابۃ میں بھی ہے ص ۳۳۷ ج ۲ فی ذکر سعد بن سلمۃ۔ رفیع

تتمّہ

اصل کتاب ایک سو ایک حدیثوں پر مشتمل تھی، پھر فضیلۃ الشیخ حضرت عبدالفتاح ابو غدہ دامت برکاتہم کو اس کتاب کی شرح و تحقیق کے دوران ''نزول عیسیٰ علیہ السلام'' کے بارے میں مزید بیس حدیثیں مختلف کتب حدیث سے دستیاب ہوئیں جو انہوں نے حلبی ایڈیشن میں ''تتمہ واستدرک'' کے عنوان سے اضافہ فرمائیں، ان میں دس احادیث مرفوع[1] تھیں اور دس موقوف (یعنی آثار صحابہ و تابعین) یہاں ترجمہ صرف پندرہ (سات مرفوع اور آٹھ موقوف) مستند احادیث کا کیا جارہا ہے باقی پانچ میں سے تین ضعیف[2] تھیں اور دو مجمل، اس لئے انہیں ترجمہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

(۱) محدثین کی اصطلاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال اور احوال کو ''حدیث مرفوع''، اور صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال اور احوال کو ''حدیث موقوف'' کہا جاتا ہے، حدیث موقوف کو ''اثر'' بھی کہتے ہیں،
(۲) ان کے ضعف کی صراحت خود شیخ عبدالفتاح مدظلہم نے وہیں کردی ہے۔ رفیع

مزید احادیث مرفوعہ

۱۰۲/۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "دجال مدینہ (طیبہ) میں داخل نہ ہو سکے گا بلکہ وہ خندق کے درمیان ہوگا (کیونکہ) اس وقت مدینہ کے ہر درے پر ملائکہ پہرہ دے رہے ہوں گے، پس سب سے پہلے عورتیں اس کی پیروی کریں گی، اور جب لوگ اسے پریشان کریں گے تو غصہ میں واپس ہوجائے گا یہاں تک کہ وہ خندق[1] پر ٹھہرے گا، پھر (جب فلسطین پہنچ کر وہ مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو) عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے۔

(مجمع الزوائد ص ۳۴۹ ج ۷ بحوالہ اوسط طبرانی)

۱۰۳/۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے ارشاد" وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد نزول عیسیٰ ہے جو قیامت سے پہلے ہوگا۔ (صحیح ابن حبان)

۱۰۴/۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر "مہدی کہیں گے" آیئے ہمیں نماز پڑھایئے، "عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے" نہیں، تم (امت محمدیہ) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں، جو اللہ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے۔

(الحاوی للسیوطی ص ۶۴ ج ۲ بحوالہ اخبار المہدی لابی نعیم)

---

(۱) تحقیق نہ ہو سکی کہ یہ کونسی خندق ہے اور کہاں؟ رفیع

۱۰۵/۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں سے ایک جماعت حق پر لڑتی رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم طلوع فجر کے وقت بیت المقدس میں نازل ہوجائیں، وہ مہدی کے پاس اتریں گے پس کہا جائے گا ''یا نبی اللہ آگے آکر ہمیں نماز پڑھایئے'' وہ فرمائیں گے اس امت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں (لہٰذا تم بھی نماز پڑھا سکتے ہو اور تم ہی پڑھاؤ)۔

(الحاوی ص۸۳ ج۲ بحوالہ سنن ابی عمرو الدانی)

۱۰۶/۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت (میں سے ایک جماعت) حق پر ڈٹی رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوجائیں، پس ان کا امام (مہدی) کہے گا، آگے آیئے'' (اور نماز پڑھایئے) وہ فرمائیں گے ''تم زیادہ[1] حق دار ہو، تم میں سے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں یہ اعزاز اس امت کو بخشا گیا ہے۔ (اقامۃ البرہان للشیخ الغماری ص۴۰ بحوالہ ابی یعلی)

۱۰۷/۶۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مہدی مڑ کر دیکھیں گے تو عیسیٰ ابن مریم نازل ہوچکے ہوں گے، گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہو، پس مہدی کہیں گے ''آگے آکر نماز پڑھایئے'' عیسیٰ فرمائیں گے ''اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہوچکی ہے (لہذا یہ نماز تو تم ہی پڑھاؤ) پس عیسیٰ (علیہ السلام) ایک ایسے شخص (مہدی) کے پیچھے نماز پڑھیں گے جو میری اولاد میں سے ہوگا۔ (الحاوی ص۸۱ ج۲ بحوالہ سنن ابی عمرو الدانی)

---

(۱) زیادہ حق دار ہونے کی وجہ اگلی حدیث میں بیان ہوئی ہے اور وہ یہ کہ اس وقت اقامت ہوچکی ہوگی اور امام مہدی امامت کے لئے آگے بڑھ چکے ہوں گے لہٰذا مناسب یہی ہوگا کہ امامت وہی کریں اس سے ایک ادب یہ معلوم ہوا کہ جب کسی جماعت کا مستقل امام نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہو اور اقامت بھی ہو چکی ہو پھر کوئی ایسا شخص آجائے جو زیادہ افضل ہے تو اس آنے والے کو چاہئے کہ خود امامت نہ کرے بلکہ خود اسی امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ رفیع

۱۰۸/ ۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”دجال کے گدھے کے دونوں کان کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا (اسی حدیث کے آخر میں ارشاد ہے) اور عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر اس (دجال) کو قتل کریں گے، اس کے بعد لوگ چالیس سال تک (زندگی سے) اس طرح لطف اندوز ہوں گے کہ نہ کوئی مرے گا، نہ کوئی بیمار ہوگا (جانور بھی کسی کو نہ مالی نقصان پہنچائیں گے نہ جانی حتیٰ کہ) آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا ” جاؤ گھاس وغیرہ چرو (یعنی چرنے کے لئے انہیں بغیر چرواہے کے بھیجدے گا) اور وہ بکری دو کھیتوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے کھیت کا ایک خوشہ بھی نہ کھائے گی (بلکہ صرف گھاس اور وہ چیزیں کھائے گی جو جانوروں ہی کے لئے ہیں تاکہ زراعت کا نقصان نہ ہو) اور سانپ اور بچھو کسی کو گزند نہ پہنچائیں گے، اور درندے گھروں کے دروازوں پر (بھی) کسی کو ایذا نہ دیں گے اور آدمی زمین میں ہل چلائے بغیر ہی ایک[1] مد گندم بوئے گا تو اس سے سات سو مد (گندم) پیدا ہوگا۔

پس لوگ اسی (خوشحالی) میں بسر کر رہے ہوں گے کہ یاجوج وماجوج کی دیوار (جو کہ ذوالقرنین نے تعمیر کی تھی)[2] توڑ دی جائے گی، اب وہ موج در موج (نکل کر) زمین میں فساد برپا کریں گے، پس اللہ زمین سے ایک جانور مسلط کرے گا جو ان کے کانوں میں گھس جائے گا اس سے وہ سب کے سب مر جائیں گے اور زمین ان (کی لاشوں) سے متعفن ہو جائے گی پس لوگ ان کے تعفن سے پریشان ہو کر اللہ سے فریاد کریں گے، تو اللہ ایک غبار آلود یمنی ہوا بھیجے گا اور تین دن بعد (اس کے ذریعہ) ان کی تکلیف اس طرح دور کرے گا کہ یاجوج ماجوج کی لاشیں سمندر میں پھینکی جا چکی ہوں گی، اور (اس کے بعد) لوگوں پر تھوڑی ہی مدت گذرے گی کہ آفتاب مغرب سے نکل آئے گا۔ (الحاوی ص ۸۹ ج ۲ بحوالہ مستدرک حاکم)

---

(۱) مد ایک پیمانہ ہے جو عہد رسالت میں رائج تھا ہمارے وزن کے حساب اس کا وزن ۱۳ چھٹانک ۳ ماشہ اور ۴ تولہ ہوتا ہے (رسالہ اوزان شرعیہ)

(۲) اور جس کا ذکر سورۂ کہف کے آخر میں قدرے تفصیل سے آیا ہے۔

مزید آثار صحابہ وتابعین

۱۰۹/۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب سے دنیا وجود میں آئی کوئی صدی ایسی نہیں گذری جس کے شروع میں کوئی اہم واقعہ نہ ہوا ہو، پس دجال (بھی) کسی صدی کے آغاز پر نکلے گا اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر اسے قتل کریں گے۔ (الحاوی ص ۸۹ ج ۲ بحوالہ تفسیر ابن ابی حاتم)

۱۱۰/۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ''عیسیٰ ابن مریم (امام) مہدی کے پاس نازل ہوں گے اور عیسیٰ (علیہ السلام) ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔'' (الحاوی ص ۸۷ ج ۲ بحوالہ نعیم بن حماد)

۱۱۱/۳۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی اور امام حدیث) فرماتے ہیں کہ (امام) مہدی اسی امت (محمدیہ) میں سے ہوں گے اور یہ وہی ہیں جو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی امامت کریں گے۔ (الحاوی ص ۶۵ ج ۲ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

۱۱۲/۴۔ حضرت ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد منقول ہے (جس کے آخر میں ہے) کہ ''پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک شخص مہدی ظاہر ہوگا جو نیک سیرت ہوگا (اور) قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ) پر لشکر کشی کرے گا، وہ (عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کا سب سے آخری امیر ہوگا، پھر اسی کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور اسی کے زمانہ میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔

(الحاوی ص ۸۰ ج ۲ بحوالہ کتاب الفتن لابی نعیم)

۱۱۳/۵۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ (ملک شام کے بارے میں) فرماتے ہیں کہ ''لوگ وہیں پر یک جان ہوکر جمع ہوں گے اور وہیں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور وہیں اللہ

مسیح کذاب (دجال) کو ہلاک کرے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ص ۲۱۰ ج۱)

۱۱۴/۶۔ حضرت کعب(۱) احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازہ پر سفید پل کے پاس اس طرح نازل ہوں گے کہ ان کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا وہ اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے، ان کے جسم پر دو ملائم کپڑے ہوں گے جن میں سے ایک کو تہ بند بنا کر باندھا ہوا ہوگا، دوسرے چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا، جب سر جھکائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی (کی طرح) پانی کے قطرے ٹپکیں گے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ص ۲۱۸ ج۱)

۱۱۵/۷۔ حضرت کعب احبار ہی فرماتے ہیں کہ "دجال بیت المقدس میں مؤمنین کا محاصرہ کرے گا جس سے وہ سخت بھوک کا شکار ہوں گے حتیٰ کہ بھوک کی وجہ سے وہ اپنی کمانوں کی تانت کھانے لگیں گے، پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک صبح کی تاریکی میں ایک آواز سنیں گے تو کہیں گے "یہ تو کسی شکم سیر آدمی کی آواز ہے" پس وہ نظر دوڑائیں گے تو اچانک ان کی نظر عیسیٰ ابن مریم پر پڑے گی، اس وقت نماز

---

(۱) حضرت کعب احبار کبار تابعین میں سے ہیں ان کی وفات ۳۲ھ یا ۳۴ھ میں ہوئی جب کہ ان کی عمر ۱۰۴ سال تھی، انہوں نے عہد رسالت دیکھا ہے مگر مشرف بہ اسلام حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئے، یہ پہلے یہودی تھے اور یہودیوں کی کتابوں کے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کیا کرتے تھے، جمہور نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے حافظ ذہبی نے ان کا ذکر طبقات الحفاظ میں کیا ہے اور کتب الضعفاء میں ان کو ذکر نہیں کیا جاتا مگر جو حدیث یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کئے بغیر بیان کریں جیسا کہ یہاں ہے اس میں محدثین کو یہ شبہ رہتا ہے کہ کہیں انہوں نے اسرائیلی روایت نہ بیان کردی ہو بعض صحابہ کرام کو بھی ان کے بارے میں یہ شبہ تھا، اس لئے محققین ان کی روایت پر پورا اعتماد اسی وقت کرتے ہیں جب کہ اس کی تائید کسی معتبر و مستند حدیث سے ہوجائے دیکھئے مقالات الکوثری از ص ۳۱ تا ۳۵ یہاں حدیث ۱۱۴/۶ تا ۱۱۶/۸ انہی کی روایات ہیں اور ان میں انہوں نے ان احادیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں کی مگر ان روایات کا بیشتر مضمون دوسری مستند احادیث مرفوعہ سے ثابت ہے جو پیچھے گذری ہیں اور جو مضمون مستند احادیث مرفوعہ سے ثابت نہیں اس میں زیادہ سے زیادہ جو احتمال ہے یہ ہے کہ وہ کسی اسرائیلی روایت کا مضمون ہو اور اسرائیلیات کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ ان میں سے جس روایت کی تصدیق یا تکذیب قرآن و سنت سے نہ ہوتی ہو اس کے بارے میں سکوت کیا جائے نہ تصدیق کریں نہ تکذیب۔ رفیع

(فجر) کی اقامت ہو رہی ہوگی، پس مسلمانوں کے امام مہدی پیچھے ہٹیں گے تو عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے "آگے بڑھو کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہو چکی ہے" چنانچہ اس وقت کی نماز سب کو امام مہدی ہی پڑھائیں گے، پھر اس کے بعد (کی نمازوں میں) امام حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں گے۔

(الحاوی ص۸۴ ج۲ بحوالہ کتاب الفتن لابی نعیم)

۱۱۶/۸۔ حضرت کعب احبار ہی کا ارشاد ہے کہ جب عیسیٰ ابن مریم اور مؤمنین یاجوج و ماجوج (کے فتنہ) سے فارغ ہوں گے تو کئی سال کے بعد (جب کہ حضرت عیسیٰ کے انتقال کو بھی کئی سال گذر چکیں گے)[۱] لوگوں کو غبار کی طرح ایک چیز نظر آئے گی اور اچانک معلوم ہوگا کہ یہ ایک ہوا ہے جو اللہ نے مؤمنین کی روحیں قبض کرنے کے لئے بھیجی ہے پس یہ مؤمنین کی آخری جماعت ہوگی جس کی روح قبض کی جائے گی، اور ان کے بعد سو سال تک ایسے (کافر) لوگ (دنیا میں) رہیں گے جو نہ کسی دین کو جانتے ہوں گے، نہ سنت کو، یہ لوگ گدھوں کی طرح کھلم کھلا جماع کیا کریں گے، قیامت انہی پر آئے گی۔ (الحاوی ص۹۰ ج۲ بحوالہ نعیم بن حماد)

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعام و کرم سے آج ۲۳؍رجب المرجب ۹۱ھ کی شب میں یہ ترجمہ و حواشی پایۂ تکمیل کو پہنچے، اللہ تعالیٰ شرف قبول بخشے اور مسلمانوں کو اس سے نفع عطا فرمائے۔

آمین وھو الموفق و المستعان ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم.

کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

خادم طلبہ دار العلوم کراچی ۱۴

۱۴/۹/۷۱ء

---

(۱) کیونکہ حدیث نمبر ۵۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد مسلمان زندہ رہیں گے جو مقعد کو ان کا جانشین بنائیں گے اور جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اس وقت بھی دنیا میں مسلمان موجود ہوں گے جیسی کہ آیت قرآنیہ "یوم یاتی بعض ایات ربک لاینفع نفسا ایمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت فى ايمانها خيراً" سے ظاہر ہے۔۱۲ رف

حصہ سوم :

علامات قیامت

علامات قیامت کا مفہوم، ان کی اہمیت، اقسام، متعلقہ احادیث کی ایمان افروز تفصیلات اور زمانی ترتیب کے لحاظ سے ان کی جامع فہرست

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی

استاذ حدیث وصدر جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد حصہ دوم کی احادیث کا تعلق اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ہے مگر ساتھ ہی یہ احادیث علاماتِ قیامت کی اور بھی بیشتر تفصیلات پر مشتمل ہیں، بلکہ فتنۂ دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کی بڑی اور قریبی علامات میں سے ہیں ان کے دور کی جتنی تفصیلات اس میں آئی ہیں کسی اور عربی یا اردو کتاب میں ناچیز کی نظر سے نہیں گذریں۔

لیکن حصہ دوم کا موضوع ''علاماتِ قیامت'' نہیں اور نہ ترتیب کتاب میں وہ ملحوظ تھیں اس لئے یہ علامات پورے حصہ دوم میں متفرق اور منتشر ہیں حتیٰ کہ ایک ہی واقعہ کا ایک جزء ایک حدیث میں اور باقی اجزاء دوسری متفرق حدیثوں میں آئے ہیں جنہیں تلاش کرنا پوری کتاب کی ورق گردانی کے بغیر ممکن نہ تھا۔

اس لئے ضرورت تھی کہ ان علاماتِ قیامت کی ایک جامع فہرست مرتب کی جائے جس سے ہر علامت کی پوری تفصیل بھی بیک نظر معلوم ہو سکے اور یہ بھی کہ اس علامت کا ذکر حصہ دوم کی کس کس حدیث میں ہوا ہے نیز حصہ دوم میں بعض علامات کئی کئی حدیثوں میں آئی ہیں اس لئے حصہ دوم کے ایسے جامع خلاصہ کی بھی ضرورت تھی جو تکرار سے خالی ہو۔

لہٰذا بعض بزرگوں نے مشورہ دیا اور والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہم نے بھی پسند فرمایا کہ کتاب کے آخر میں حصہ سوم کا اضافہ کر دیا جائے جس سے یہ سب ضرورتیں پوری ہو سکیں، اس طرح اس کتاب کا مطالعہ ''علاماتِ قیامت'' کی کتاب کی حیثیت سے بھی کیا جا سکے گا۔

خصوصیت سے اس زمانہ میں ایسی کتاب کی ضرورت اس لئے اور زیادہ ہوگئی ہے کہ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اب قیامت کی قریبی علامات کے ظہور میں کچھ زیادہ دیر نہیں ہے، جتنی چھوٹی چھوٹی علامات قیامت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی وہ ایک ایک کر کے ظاہر ہو چکی ہیں، صرف علامات کبریٰ باقی ہیں جو نہایت اہم اور عالمگیر واقعات ہوں گے اور ان کا آغاز امام مہدی کے ظہور سے ہوگا، نہیں کہا جاسکتا کب ان کا ظہور ہو جائے اور دنیا بالکل نئے حالات کے سامنے آ کھڑی ہو، کیونکہ انہی کے زمانہ میں خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے انتہائی اہم واقعات پیش آنے والے ہیں، فتنۂ دجال درحقیقت ایمان کی ایک نہایت کڑی آزمائش ہوگی جس کی تفصیلات کا جاننا ہر مسلمان کے لئے اور خصوصاً موجودہ نسل کے لئے بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس فتنۂ عظیم کے شر سے محفوظ رکھے۔

لہٰذا احقر نے حصۂ دوم کی تمام علامات قیامت کی مفصل فہرست ایک خاص انداز پر مرتب کی ہے جو پورے حصۂ دوم کا مستند اور جامع خلاصہ بھی ہے اس فہرست سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قیامت اور علامات قیامت کے بارے میں چند ابتدائی امور ہدیۂ ناظرین کر دیئے جائیں۔

قیامت اور علامات قیامت

قیامت صور اسرافیل کی اس خوفناک چیخ کا نام ہے جس سے پوری کائنات زلزلہ میں آ جائے گی، اس ہمہ گیر زلزلہ کے ابتدائی جھٹکوں ہی سے دہشت زدہ ہو کر دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی، حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جائیں گے اس چیخ اور زلزلہ کی شدت دم بدم بڑھتی جائے گی جس سے تمام انسان اور جانور مرنے شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ زمین و آسمان میں کوئی جاندار زندہ نہ بچے گا، زمین پھٹ پڑے گی، پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑتے پھریں گے، ستارے اور سیارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں

گے، آفتاب کی روشنی فنا اور پورا عالم تیرہ و تار ہو جائے گا، آسمانوں کے پرخچے اڑ جائیں گے اور پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔

اس عظیم دن کی خبر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو دیتے چلے آئے تھے مگر رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر یہ بتایا کہ قیامت قریب آپہنچی اور میں اس دنیا میں اللہ کا آخری رسول ہوں، قرآن حکیم نے بھی اعلان کیا کہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَر

قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہو گیا

اور یہ کہہ کر لوگوں کو چونکایا:

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآئَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ. (سورہ محمد)

سو کیا یہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعۃً آپڑے؟ سو یاد رکھو کہ اس کی (متعدد) علامتیں آچکی ہیں، سو جب قیامت ان کے سامنے آکھڑی ہو گی اس وقت ان کو سمجھنا کہاں میسر ہو گا۔

لیکن قیامت کب آئے گی اس کی ٹھیک تاریخ تو کجا سال اور صدی تک اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، یہ ایسا راز ہے جو خالق کائنات نے کسی فرشتے یا نبی کو بھی نہیں بتایا، جبریل امین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو ان کو بھی یہی جواب ملا کہ

ما المسؤل عنها باعلم من السائل

جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا

قرآن حکیم نے بھی بتا دیا کہ قیامت کے مقررہ وقت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، چند آیات یہ ہیں:

۱. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَة

بے شک قیامت کی خبر اللہ ہی کو ہے۔

۲. يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسَاهَا، فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا.

یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا، سو اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق؟ اس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔

۳. يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسَاهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ. (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۷)

یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرمادیجئے کہ اس کا (یہ) علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا، وہ تم پر محض اچانک آ پڑے گی، وہ آپ سے اس طرح (اصرار سے) پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے۔

علاماتِ قیامت کی اہمیت

البتہ قیامت کی علامات انبیاء سابقین علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی امتوں کو بتلائی تھیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہ تھا اس لئے آپ نے اس کی علامات سب سے زیادہ تفصیل سے ارشاد فرمائیں، تاکہ لوگ یوم آخرت کی تیاری کریں، اعمال کی اصلاح کرلیں اور نفسانی خواہشات ولذات میں انہماک سے باز آجائیں، آپ صحابہ کرام کو انفراداً اور اجتماعاً کبھی اختصار اور کبھی تفصیل سے ان علامات کی تعلیم فرماتے رہے، آپ نے ان

کی تبلیغ کا کتنا اہتمام فرمایا اس کا کچھ اندازہ صحیح مسلم کی ان روایتوں سے ہوگا۔

عن ابی زید قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا. (صحیح مسلم ص ۳۹۰ ج ۲)

ابوزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، پس آپ نے اتر کر نماز پڑھی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا، پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا پس آپ نے ہمیں اس خطبہ میں) ان (اہم) واقعات کی خبر دی جو ہو چکے اور جو آئندہ ہونے والے ہیں، پس ہم میں سے جس کا حافظہ زیادہ قوی تھا وہی (ان واقعات کو) زیادہ جاننے والا ہے۔

عن حذیفة قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامه ذالک الی قیام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه و نسی من نسیه قد علمه اصحابی ھؤلاء وانه لیکون منه الشئی قد نسیته فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا راہ عرفه. (صحیح مسلم ص ۳۹۰ ج ۲)

حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، اس قیام میں آپ نے قیامت تک ہونے والا کوئی (اہم) واقعہ نہیں چھوڑا جو ہمیں نہ بتلایا ہو جس نے یاد رکھا، یاد رکھا، جو بھول گیا بھول گیا، میرے یہ ساتھی بھی یہ بات جانتے ہیں، اور آپ نے ہمیں جن واقعات کی خبر دی ان میں سے جو میں بھول گیا ہوں وہ بھی جب رونما ہوتا ہے تو مجھے یاد آجاتا ہے، جیسے کوئی آدمی جب غائب ہو تو آدمی

اس کا چہرہ بھول جاتا ہے پھر جب وہ نظر پڑتا ہے تو یاد آ جاتا ہے۔

امت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر احادیث کی طرح علامات قیامت کی حدیثیں بھی محفوظ رکھنے اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا بڑا اہتمام کیا، حتی کہ بچوں کو ابتدائے عمر ہی سے یہ احادیث یاد کرائی جاتی تھیں، کتب حدیث میں اس باب کی احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ محفوظ ہے جو نسلاً بعد نسل حفظ و روایت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

یوں تو حدیث کی کوئی جامع کتاب ان احادیث سے خالی نہیں مگر اکابر محدثین نے اس موضوع پر مستقل تصانیف چھوڑی ہیں، ایک ایک علامت پر بھی مستقل تصانیف موجود ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ اب تک ایسی کوئی کتاب نظر سے نہیں گذری جو علامات قیامت کی تمام مستند احادیث کو جامع ہو اور جس میں سب احادیث مفصل اور مستند حوالوں کے ساتھ ذکر کی گئی ہوں۔

ان علامات کی کیفیت

علامات قیامت میں بعض واقعات کی تو اتنی تفصیلات ملتی ہیں کہ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کی نشاندہی بھی موجود ہے مثلاً فتنہ دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے دور کی اتنی تفصیلات بیان فرمادی گئیں کہ کسی دوسری علامات میں اس کی نظیر نہیں ملتی، وجہ یہ ہے کہ فتنہ دجال مؤمنین کے ایمان کی نہایت کڑی آزمائش ہوگا اگر اس کی تفصیلات لوگوں کے سامنے نہ ہوں تو دجال کے دام فریب میں پھنس جانے کا قوی اندیشہ تھا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ اور دیگر تفصیلات بھی اس لئے ضروری تھیں کہ کوئی بوالہوس اگر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے تو اس کے مکر وفریب کا پردہ چاک کیا جاسکے، اور جب وہ تشریف لائیں تو ان کو بآسانی پہچان کر مسلمان ان کے جھنڈے تلے دجال سے جہاد کرسکیں، اتنی کثیر علامات اور ان کی تفصیلات سے بعض اوقات قاری یہ توقع بھی کرنے لگتا ہے کہ واقعات کی کڑیاں ملا کر وہ قیامت کا ٹھیک ٹھیک زمانہ متعین کرنے میں کامیاب ہوجائے گا، لیکن ایسا نہ ہوا ہے نہ ہوسکے گا، قرآن حکیم کا واضح ارشاد ہے کہ "لا تاتیکم الا بغتة" "قیامت تم پر اچانک آپڑے گی، وجہ یہ

ہے کہ اول تو بہت سی علامتوں میں ترتیب ہی کا ادراک نہیں ہوتا کہ کونسا واقعہ پہلے اور کونسا بعد میں ہوگا، اور جن واقعات کی ترتیب احادیث میں بیان کردی گئی ہے ان میں بھی متعدد مقامات پر یہ پتہ نہیں چلتا کہ دونوں واقعوں کے درمیان کتنے زمانہ کا فاصلہ ہے، پھر بہت سی احادیث میں ایسا اجمال ہے کہ ان کی مراد یقینی طور پر متعین نہیں ہوتی، حتیٰ کہ بعض مقامات پر پڑھنے والے کو تعارض کا شبہ ہونے لگتا ہے، حالانکہ وہاں اجمال ہے تعارض نہیں۔

علامات قیامت کی احادیث میں تعارض کیوں نظر آتا ہے

علامات قیامت کی بعض احادیث میں سرسری نظر سے جو کہیں تعارض محسوس ہوتا ہے اس کی چند وجوہ ہیں، ایک یہ کہ اس موضوع کی بعض احادیث میں اختصار ہے اگر مفصل حدیث سامنے نہ ہو تو اختصار کے باعث دو حدیثیں باہم متعارض محسوس ہوتی ہیں مثلاً صحیح احادیث میں ہے کہ دجال بائیں آنکھ سے[1] کانا ہوگا، مگر صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ وہ دائیں آنکھ سے[2] کانا ہوگا، دونوں حدیثیں بظاہر متضاد معلوم ہوتی ہیں لیکن پوری حقیقت مسند احمد کی ایک اور روایت سے سامنے[3] آتی ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی بائیں آنکھ بے نور ہوگی اور دائیں آنکھ میں موٹی پھلی ہوگی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قیامت کے لئے قرآن وسنت میں عموماً لفظ ''الساعۃ'' اور ''القیامۃ'' استعمال ہوا ہے مگر بعض احادیث میں یہ دونوں لفظ دوسرے معانی میں بھی استعمال

---

(۱) یہ احادیث حصہ دوم میں گذری ہیں اور آگے بھی ان کے حوالے علامت قیامت کی فہرست میں آئیں گے۔

(۲) عن ابن عمر مرفوعاً ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کان عینه عنبة طافية (مسلم ص ۳۹۹ ج ۲)

(۳) دیکھئے حصہ دوم میں حدیث نمبر ۳۵

ہوئے ہیں چنانچہ مطلق موت کو بھی قیامت کہا گیا ہے اور قیامت کی کسی بڑی اور قریبی علامت پر بھی لفظ قیامت کا اطلاق کیا گیا ہے، جس کا ذہن ان معانی کی طرف نہ جائے گا وہ کئی احادیث میں تعارض محسوس کرے گا۔

مثلاً صحیح مسلم میں روایت ہے کہ

عن انس ان رجلا سأل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم متی تقوم الساعة وعنده غلام من الانصار يقال له محمد فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان يعش هذا الغلام فعسیٰ ان لا يدركه الهرم حتی تقوم الساعة.

(صحيح مسلم ص ۴۰۶ ج ۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کا نام محمد تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر یہ زندہ رہا تو ہوسکتا ہے کہ اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت آجائے۔

یہ حدیث ان تمام احادیث سے متعارض معلوم ہوتی ہے جو آگے علاماتِ قیامت کی فہرست میں آئیں گی اور پیچھے حصہ دوم میں تفصیل سے گذری ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ رسالت اور قیامت کے درمیان صدیوں کا فاصلہ ہوگا۔

مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے جو صحیح مسلم ہی میں ہے حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہاں ساعت کا لفظ قیامت کے معنی میں نہیں بلکہ کچھ خاص افراد کی موت کے معنی میں استعمال ہوا ہے، وہ روایت یہ ہے:

عن عائشة قالت كان الاعراب اذا قدموا علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سألوه عن الساعة متی الساعة فنظر الی احدث انسان منهم فقال ان يعش هذا لم يدركه الهرم قامت عليكم ساعتكم

(صحيح مسلم ص ۴۰۶ ج ۲)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اعرابی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے کہ قیامت کب آئے گی؟ پس آپ ان میں سب سے کم سن انسان پر نظر ڈالتے اور فرماتے اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تمہاری قیامت آجائے گی۔

ظاہر ہے کہ یہاں ''تمہاری قیامت'' سے مخاطبین کی موت مراد ہے، عام قیامت نہیں اس معنی کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے کہ

روی انس عن النبی ﷺ انه قال الموت القیامة فمن مات فقد قامت قیامته[۱] (الاحیاء ص ۴۲۱ ج ۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''موت قیامت ہے''، پس جو مرا اس کی قیامت تو آ ہی گئی۔

اسی طرح مندرجہ ذیل احادیث میں بھی اگر تحقیق سے کام نہ لیا جائے تو تعارض نظر آتا ہے پہلی حدیث صحیح مسلم میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

۱- سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت یوم قیامت تک سربلندی کے ساتھ حق کے لئے برسرپیکار رہے گی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمنین کی ایک ایسی جماعت یوم قیامت تک زندہ رہے گی مگر مندرجہ ذیل احادیث میں صراحت ہے کہ قیامت سے پہلے تمام مؤمنین کو موت آجائے گی اور قیامت کے دن کوئی مؤمن زندہ نہ ہوگا، وہ احادیث یہ ہیں:

---

(۱) حافظ الاسلام زین الدین عراقیؒ نے اس حدیث کی تخریج ابن ابی الدنیا سے کی ہے اور اس کی سند کو ضعیف کہا ہے، مگر ہم نے یہ روایت محض تائید کے لئے ذکر کی ہے ورنہ حضرت عائشہ کی جو روایت مسلم کے حوالہ سے اوپر آئی ہے مدار استدلال وہی ہے جس کی صحت وقوت میں کوئی شبہ نہیں۔

۲- ان اللہ عزوجل یبعث ریحاً الین من الحریر فلا تدع احداً فی قلبہ قال ابو علقمۃ مثقال حبۃ و قال عبدالعزیز مثقال ذرۃ من ایمان الا قبضتہ (۱)

بے شک اللہ عزوجل ہوا بھیجے گا جوریشم سے زیادہ نرم ہوگی پس جس کے دل میں ایک دانہ یا ایک ذرہ کی برابر بھی ایمان ہوگا وہ اسے نہ چھوڑے گی اوراس کی روح قبض کرلے گی۔

۳- لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ

(صحیح مسلم ص ۸۴ ج ۱)

قیامت نہ آئے گی جب تک یہ کیفیت نہ ہوجائے کہ زمین میں اللہ اللہ نہ کہا جائے۔

۴- لا تقوم الساعۃ علی احد یقول اللہ اللہ (۲)

قیامت ایسے کسی شخص پرنہیں آئے گی جواللہ اللہ کہتا ہو۔

۵- لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس (۳)

قیامت نہیں آئے گی مگرصرف بدترین لوگوں پر۔

دونوں قسم کی احادیث میں بظاہر تعارض ہے، پہلی حدیث باقی چاروں حدیثوں سے معارض نظر آتی ہے، لیکن پہلی حدیث جو یہاں مسلم سے نقل کی گئی، مختلف کتب حدیث میں متعدد سندوں اور مختلف الفاظ سے آئی ہے مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، سنن ابی عمرو الدانی، کنز العمال، ابن عساکر، الحاوی اور سیرت مغلطائی کی حدیثوں میں ''الی یوم القیامۃ'' کی بجائے ''حتی ینزل عیسیٰ ابن مریم'' کا (۴) لفظ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ مؤمنین

---

(۱) صحیح مسلم ص ۷۵ ج ۱ (۲) صحیح مسلم ص ۸۴ ج ۱ (۳) صحیح مسلم ص ۴۰۶ ج ۲

(۴) یہ سب حدیثیں حصۂ دوم میں گذری ہیں دیکھئے حدیث نمبر ۳۲ نمبر ۴۷ نمبر ۷۳ نمبر ۱۰۵ نمبر ۱۰۶

کی ایک ایسی جماعت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے تک باقی رہے گی، معلوم ہوا کہ اوپر مسلم کی پہلی روایت میں جو ''الی یوم القیامة'' ہے وہاں یوم قیامت سے قیامت کبری مراد نہیں بلکہ قیامت کی ایک بڑی علامت یعنی نزول عیسیٰ علیہ السلام مراد ہے لہذا پہلی حدیث اور باقی چار حدیثوں میں جو تعارض نظر آ رہا تھا ختم ہو گیا۔

کہیں دو حدیثوں میں تعارض اس لئے ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک ضعیف یا موضوع ہوتی ہے، اگر حدیث موضوع ہے تو اس کا تو اعتبار ہی نہیں وہ کالعدم ہے اور اگر ضعیف ہے اور وہ حدیث قوی پر منطبق نہیں ہوتی تو ظاہر ہے کہ حدیث ضعیف کا اعتبار نہ ہوگا بلکہ اعتماد حدیث قوی پر ہی کیا جائے گا۔

کبھی علامات قیامت کی دو حدیثوں میں تعارض اس لئے محسوس ہوتا ہے کہ دو الگ الگ علامتوں کو ایک سمجھ لیا جاتا ہے مثلاً قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عدن (یمن) سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر ملک شام میں جمع کر دے گی، اور کئی دوسری حدیثوں میں ہے کہ ''آگ حجاز سے نکلے گی، سرسری نظر سے دونوں باتیں متضاد معلوم ہوتی ہیں، لیکن درحقیقت یہ دو الگ الگ علامتیں ہیں حجاز کی آگ بھی علامات قیامت میں سے ہے اور وہ نکل چکی ہے جس کی تفصیل اگلے صفحات میں آرہی ہے، اور عدن کی آگ ابھی نہیں نکلی وہ بالکل قرب قیامت میں نکلے گی جیسا کہ علامات قیامت کی فہرست کے آخر میں بیان ہوگا۔

یہ تعارض کے وہ موٹے موٹے اسباب ہیں جو علامات قیامت کی احادیث میں زیادہ پیش آتے ہیں، دیگر اسباب بھی ہوتے ہیں لیکن وہ اس مضمون کے ساتھ خاص نہیں دوسری احادیث میں بھی بکثرت پیش آتے ہیں یہاں صرف نمونہ کے طور پر چند اسباب پیش کئے گئے ہیں تاکہ ناظرین کو جہاں احادیث کے درمیان تضاد اور تعارض نظر آئے وہاں تضاد کا فیصلہ کرنے کی بجائے حدیث کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

ناچیز راقم الحروف نے حصہ دوم کے ترجمہ میں قوسین اور حواشی میں ایسے مقامات پر جہاں احادیث میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے اسے حل کرنے کی کوشش کی ہے اور آگے

علامات قیامت کی فہرست میں ناظرین دیکھیں گے کہ انہیں مرتب ہی اس طرح کیا ہے کہ تعارض اکثر مقامات پر تو محسوس ہی نہیں ہوتا خود ترتیب بیان ہی سے تعارض کا حل ہو گیا ہے، اور کہیں بقدر ضرورت حواشی میں اس کا بیان کر دیا گیا ہے۔

علامات قیامت کی تین قسمیں

قرآن حکیم میں جو علامات قیامت ارشاد فرمائی گئیں وہ زیادہ تر ایسی علامات ہیں جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی، اور آنحضرت ﷺ نے احادیث میں قریب اور دور کی چھوٹی بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائیں۔ علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجیؒ (متوفی ۱۱۰۳ھ) نے اپنی کتاب ''الاشاعة لا شرط الساعة'' میں علامات قیامت کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

(۱) علامات بعیدہ (۲) علامات متوسطہ جن کو علامات صغریٰ بھی کہا جاتا ہے

(۳) علامات قریبہ جن کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

قسم اول (علامات بعیدہ)

علامات بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے، ان کو ''بعیدہ'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان نسبۃً زیادہ فاصلہ ہے مثلاً رسول اللہ ﷺ کی بعثت، شق القمر (۱)

(۱) لقولہ علیہ السلام ''بعثت انا والساعة کھاتین'' رواہ البخاری ومسلم ولقولہ تعالیٰ ''اقتربت الساعة وانشق القمر''، تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر بیان القرآن سورۂ محمد تحت قولہ تعالیٰ فقد جاء اشراطھا اور آگے کی سب علامات کو علامہ برزنجیؒ نے الاشاعة'' میں تفصیل سے احادیث کے ساتھ بیان کیا ہے ص ۴، ۱۷، ۳۵ تا ص ۴۰ اور اجمالاً یہ سب علامات نواب صدیق حسن صاحبؒ نے بھی ''الاذاعة لما یکون بین یدی الساعة'' میں ذکر کی ہیں ص ۱۳ تا ۸۵ طبع ثابت مدینہ منورہ

کا واقعہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات، جنگ صفین (۱)، یہ سب واقعات از روئے قرآن وحدیث علامات قیامت میں سے ہیں اور ظاہر ہو چکے ہیں۔

فتنۂ تاتار

انہی علامات سے فتنۂ تاتار ہے جس کی پیشگی خبر احادیث صحیحہ میں دی گئی تھی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایات ذکر کی ہیں، بخاری میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:(۲)

قال ابوهريرة قال رسول الله ﷺ لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترك صغار الاعين حمر الوجوه ذلف الانوف كان وجوههم المجان المطرقة ولاتقوم الساعة حتى تقاتلوا قومانعالهم الشعر.
و فى حديث عمرو بن تغلب مرفوعاً وان من اشراط الساعة ان تقاتلوا قوما عراض الوجوه. (صحيح بخارى)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناکیں چھوٹی اور چپٹی ہوں گی، ان کے چہرے (گولائی اور موٹائی میں) ایسی ڈھال کی مانند ہوں گے جس پر تہ بہ تہ چمڑا چڑھا دیا گیا ہو، اور قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علامت قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے عریض (چوڑے) ہوں گے۔

---

(۱) لقوله عليه السلام لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان تكون بينهما مقتلة عظيمة دعوتهما واحدة" صحیح بخاری ص ۱۰۵۴ ج ۲ و مسلم ص ۳۹۰ ج ۲ شراح حدیث حافظ ابن حجر، علامہ قسطلانی وغیرہما نے اس کا مصداق جنگ صفین ہی کو قرار دیا ہے مثلاً دیکھئے فتح الباری ص ۷ ج ۱۳

(۲) صحیح بخاری ص ۴۱۰ ج اول، کتاب الجہاد باب قتال الترک وص ۵۰۷ ج اول باب علامات النبوۃ کتاب المناقب۔

اور صحیح مسلم (۱) کی ایک حدیث میں ان کی یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے کہ ''یلبسون الشعر ''یعنی وہ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے، ان احادیث میں جس قوم سے مسلمانوں کی جنگ کی خبر دی گئی ہے یہ تاتاری ہیں (۲) جو ترکستان سے قہر الٰہی بن کر عالم اسلام پر ٹوٹ پڑے تھے، اس قوم کی جو تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی تھیں وہ سب کی سب فتنہ تاتار میں رونما ہو کر رہیں، یہ فتنہ ۶۵۶ھ میں اپنے عروج پر پہنچا جب کہ تاتاریوں کے ہاتھوں سقوط بغداد کا عبرتناک حادثہ پیش آیا، انہوں نے بنو عباس کے آخری خلیفہ مستعصم کو قتل کر ڈالا اور عالم اسلام کے بیشتر ممالک ان کی زد میں آ کر زیر و زبر ہو گئے، شارح مسلم علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیونکہ ان کی ولادت ۶۳۱ھ میں اور وفات ۶۷۶ھ میں ہوئی، وہ انہی احادیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

> یہ سب پیشین گوئیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہیں، کیونکہ ان ترکوں سے جنگ ہو کر رہی، وہ سب صفات ان میں موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں، آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چھوٹی اور چپٹی، چہرے عریض، ان کے چہرے ایسی ڈھال کی طرح ہیں جن پر تہ بہ تہ چمڑا چڑھا دیا گیا ہو، بالوں کے جوتے پہنتے ہیں، غرض یہ ان تمام صفات کے ساتھ ہمارے زمانہ میں موجود ہیں، مسلمانوں نے ان سے بارہا جنگ کی ہے اور اب بھی ان سے جنگ جاری ہے، ہم خدائے کریم سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے حق میں بہر حال انجام بہتر کرے ان کے معاملہ میں بھی، اور مسلمانوں پر اپنا لطف و حمایت ہمیشہ برقرار رکھے، اور رحمت نازل فرمائے اپنے رسول پر جو اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ بولتا ہے وہ وحی ہوتی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ (۳)

---

(۱) صحیح مسلم ص ۳۹۵ ج ۲

(۲) فتح الباری ص ۷۷،۴ ج ۶۔ عمدۃ القاری ص ۲۰۱ ج ص ۱۴، ۱۳۲، ۱۱۶ الاشاعۃ ص ۳۵۔ والاذاعۃ ص ۸۲

(۳) شرح مسلم ص ۳۹۵ ج ۲، اصح المطابع کراچی

نارالحجاز

قیامت کی انہی علامات میں سے ایک حجاز کی وہ عظیم آگ ہے جس کی پیشگی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی، بخاری اور مسلم (۱) نے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيئ اعناق الابل ببصرى.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔

اور فتح الباری میں یہ روایت بھی ہے جس میں مزید تفصیل ہے:

عن عمر بن الخطاب يرفعه لا تقوم الساعة حتى يسيل واد من اودية الحجاز بالنار تضيى له اعناق الابل ببصرى.

(فتح الباری ص ٦٨ ج ١٣ بحواله الكامل لابن عدی)

کہ حضرت عمر بن الخطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ "قیامت نہیں آئے گی یہ یہاں تک کہ حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی ایسی آگ سے بہہ پڑے جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہوجائے گی۔

بصریٰ مدینہ طیبہ اور دمشق کے درمیان شام کا مشہور شہر ہے جو دمشق سے تین (۲) مرحلہ تقریباً ۴۸ میل) پر واقع ہے۔

یہ عظیم آگ بھی فتنہ تاتار سے تقریباً ایک سال پہلے مدینہ طیبہ کے نواح میں انہی

---

(۱) صحیح بخاری ص ۱۰۵۴ ج ۲ باب خروج النار، کتاب الفتن، وصحیح مسلم ص ۳۹۳ ج ۲ کتاب الفتن۔

(۲) فتح الباری ص ٦٧ ج ١٣ اور ارشاد الباری ص ۲۰۳ ج ۱۰

صفات کے ساتھ ظاہر ہو چکی ہے[1] جو ان احادیث میں بیان کی گئی ہیں، یہ آگ جمعہ ۶ر جمادی الثانیہ ۶۵۴ھ کو نکلی اور بحرِ زخار کی طرح میلوں میں پھیل گئی جو پہاڑ اس کی زد میں آ گئے انہیں راکھ کا ڈھیر بنا دیا اتوار ۲۷ر رجب (۵۲ دن) تک مسلسل بھڑکتی رہی اور پوری طرح ٹھنڈی ہونے میں تقریباً تین ماہ لگے، اس آگ کی روشنی مکہ مکرمہ، ینبوع تیماء حتیٰ کہ حدیث کی پیشین گوئی کے مطابق بصریٰ جیسے دور دراز مقام پر بھی دیکھی گئی، اس کی خبر تواتر کے ساتھ پورے عالم اسلام میں پھیل گئی تھی چنانچہ اس زمانہ کے محدثین ومؤرخین نے اپنی تصانیف میں اور شعراء نے اپنے کلام میں اس کا بہت تفصیل سے تذکرہ کیا ہے، صحیح مسلم کے مشہور شارح علامہ نووی جو اسی زمانہ کے بزرگ ہیں وہ مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

> حدیث میں جس آگ کی خبر دی گئی ہے یہ علامات قیامت میں سے ایک مستقل علامت ہے اور ہمارے زمانہ میں مدینہ طیبہ میں ایک آگ ۶۵۴ھ میں نکلی ہے جو بہت عظیم آگ تھی، مدینہ طیبہ سے مشرقی سمت میں حرہ کے پیچھے نکلی ہے، تمام اہل شام اور سب شہروں میں اس کا علم بدرجہ تواتر پہنچ چکا ہے اور خود مجھے مدینہ کے ان لوگوں نے خبر دی ہے جو اس وقت وہاں موجود تھے۔[2]

مشہور مفسر علامہ محمد بن احمد قرطبیؒ بھی اسی زمانہ کے بلند پایہ[3] عالم ہیں انہوں نے اپنی کتاب ''التذکرہ بامور الآخرۃ'' میں اس اگ کی مزید تفصیلات بیان کی ہیں بخاری ومسلم کی اسی حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں:

> ''حجاز میں مدینہ طیبہ میں ایک آگ نکلی ہے، اس کی ابتداء زبردست زلزلہ سے ہوئی جو بدھ ۳ر جمادی الثانیہ ۶۵۴ھ کی رات میں عشاء کے بعد آیا اور جمعہ کے دن چاشت کے وقت تک جاری رہ کر ختم ہو گیا، اور آگ قریظہ کے مقام پر حرہ کے پاس

---

(۱) فتح الباری ص ۶۷ ج ۱۳ عمدہ القاری للعینی ص ۲۱۲ تا ۲۱۳ ج ۲۴ وارشاد الساری للقسطلانی ص ۲۰۳ تا ۲۰۴ ج ۱۰ الاشاعۃ ص ۳۷ تا ۴۰ الاذاعۃ ص ۸۴، وفاء الوفاء للسمہودی ص ۱۳۹ تا ۱۵۱ ج اول۔

(۲) شرح صحیح مسلم ص ۳۹۳ ج ۲ (۳) وفات ۶۷۱ھ

نمودار ہوئی جو ایسے عظیم شہر کی صورت میں نظر آ رہی تھی جس کے گرد فصیل بنی ہوئی ہو اور اس پر کنگرے، برج اور مینارے بنے ہوئے ہوں، کچھ ایسے لوگ بھی دکھائی دیتے تھے جو اسے ہانک رہے تھے، جس پہاڑ پر گذرتی تھی اسے ڈھا دیتی اور پگھلا دیتی تھی، اس مجموعہ میں سے ایک حصہ سرخ اور نیلا نہر کی سی شکل میں نکلتا تھا جس میں بادل کی سی گرج تھی، وہ سامنے کی چٹانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا اور عراقی مسافرین کے اڈہ تک پہنچ جاتا تھا، اس کی وجہ سے راکھ ایک بڑے پہاڑ کی مانند جمع ہوگئی، پھر آگ مدینہ کے قریب پہنچ گئی، مگر اس کے باوجود مدینہ میں ٹھنڈی ہوا آتی رہی، اس آگ میں سمندر کے سے جوش وخروش کا مشاہدہ کیا گیا، میرے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ میں نے اس آگ کو پانچ یوم کی مسافت سے فضاء میں بلند ہوتا ہوا دیکھا، اور میں نے سنا ہے کہ وہ مکہ اور بصریٰ کے پہاڑوں سے بھی دیکھی گئی ہے[1] علامہ قرطبیؒ آگے فرماتے ہیں کہ ''یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی نبوۃ کے دلائل میں سے ہے۔[2]

اسی زمانہ کے ایک جلیل القدر محدث ابوشامۃ[3] المقدسی الدمشقی ہیں انہوں نے اپنی کتاب ''ذیل الروضتین'' میں وہ خطوط نقل کئے ہیں جو اس واقعہ کے فوراً بعد ان کو مدینہ طیبہ کے قاضی اور دیگر حضرات کی طرف سے ملے، یہ خود اس وقت دمشق[4] میں تھے، فرماتے ہیں:

''اوائل شعبان ۶۵۴ھ میں کئی خطوط مدینہ شریف سے آئے ان میں ایک عظیم واقعہ کی تفصیلات ہیں جو وہاں رونما ہوا ہے، اس واقعہ سے اس حدیث کی تصدیق ہوگئی جو

---

(۱) فتح الباری ص ۶۷ ج ۱۳ نقلاً عن التذکرۃ

(۲) مختصر تذکرۃ القرطبی للشیخ عبدالوہاب الشعرانی ص ۱۳۷

(۳) حافظ شمس الدین ذہبی نے ان کو حفاظ حدیث میں شمار کیا اور نقل میں قابلِ اعتماد ''ثقۃ فی النقل'' قرار دیا ہے، ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۹۹ھ میں اور وفات ۶۶۵ھ میں ہوئی۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ص ۲۴۳ ج ۴۔

(۴) البدایہ والنہایہ ص ۱۸۸ ج ۱۳ وفاالوفاء للسمہوری ص ۱۴۳ ج اول

بخاری و مسلم میں ہے (آگے وہی حدیث ذکر کر کے فرماتے ہیں، اس آگ کا مشاہدہ کرنے والوں میں سے جن لوگوں پر مجھے اعتماد ہے ان میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ اسے یہ اطلاع ملی ہے کہ اس آگ کی روشنی سے (۱) تیما کے مقام پر خطوط لکھے گئے ہیں (بعض خطوط نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں) اور بعض خطوط میں ہے کہ جمادی الثانیہ کے پہلے جمعہ کو مدینہ کی مشرقی سمت میں ایک عظیم آگ رونما ہوئی اس کے اور مدینہ کے درمیان نصف یوم کی مسافت تھی، یہ آگ زمین سے نکلی اور اس میں سے آگ کی ایک وادی (نہر) سی بہہ پڑی، یہاں تک کہ وہ جبل احد کی محاذات میں آگئی، ایک اور خط میں ہے کہ ایک عظیم آگ کے باعث حرہ کے مقام پر سے زمین پھٹ پڑی آگ کی مقدار (طول وعرض میں) مسجد نبوی کے برابر ہوگی اور دیکھنے میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ مدینہ ہی میں ہے، اس میں سے ایک وادی سی بہہ پڑی جس کی مقدار چار فرسخ اور عرض چار میل تھا وہ سطح زمین پر بہتی تھی اس میں سے چھوٹے چھوٹے پہاڑ سے نمودار ہوتے تھے، ایک اور خط میں ہے کہ اس کی روشنی اتنی پھیلی کہ لوگوں نے اس کا مشاہدہ مکہ سے کیا (آگے فرماتے ہیں) یہ آگ مہینوں باقی رہی پھر ٹھنڈی ہوگئی، جو بات مجھ پر واضح ہوئی وہ یہ ہے کہ اس حدیث میں جس آگ کا ذکر ہے یہ وہی ہے جو مدینہ کے نواح میں (۲) ظاہر ہوئی ہے۔

علامہ سمہودی نے وفاء الوفاء میں اس زمانہ کے لوگوں کے بیانات نقل کئے ہیں کہ اس زمانہ میں مدینہ طیبہ کے نواح میں آفتاب اور چاند کی روشنی دھویں کی کثرت کے باعث اتنی دھندلی ہوگئی تھی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج اور چاند گرہن لگا ہوا ہے اور ابوشامہؒ کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے کہ:

''اور ہمارے یہاں دمشق میں اس کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ دیواروں پر سورج کی روشنی

(۱) تیماء مدینہ طیبہ سے اتنی ہی دور ہے جتنی دور بصریٰ ہے۔ ارشاد الساری للقسطلانی ص ۲۰۴ ج ۱۰
(۲) فتح الباری ص ۷۶ ج ۱۳، بحوالہ ذیل الروضتین

دھندلی ہوگئی تھی اور ہم حیران تھے کہ اس کا سبب کیا ہے، یہاں تک کہ ہمیں اس آگ کی خبر پہنچ گئی۔''

اسی زمانہ کے ایک اور بزرگ علامہ قطب الدین القسطلانیؒ ہیں جو عین اس وقت جب کہ آگ لگی ہوئی تھی مکہ مکرمہ میں موجود تھے(۱) انہوں نے اس آگ کی تحقیق میں بڑی کاوش سے کام لیا حتیٰ کہ اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا(۲) جس میں عینی گواہوں کے بیانات قلم بند کئے ہیں، انہوں نے یہ عجیب واقعہ بھی نقل کیا ہے کہ۔

''مجھے ایک ایسے شخص نے بتایا ہے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں کہ اس نے حرہ کے پتھروں میں سے ایک بہت بڑا پتھر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جس کا بعض حصہ حرم مدینہ کی حد سے باہر تھا آگ اس کے صرف اس حصہ میں لگی جو حدِ حرم سے خارج تھا اور جب پتھر کے اس حصہ پر پہنچی جو حدِ حرم میں داخل تھا تو بجھ گئی اور ٹھنڈی ہوگئی۔''

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور معجزہ ہے کہ اتنی بڑی آگ حرم مدینہ میں داخل نہ ہوسکی حتیٰ کہ ایک ہی پتھر کا جو حصہ حرم سے باہر تھا اسے آگ نے جلا دیا اور جو حصہ اندر تھا وہاں پہنچ کر آگ خود ٹھنڈی ہوگئی۔

علامہ سمہودیؒ جو مدینہ طیبہ کے مشہور مؤرخ ہیں انہوں نے مدینہ طیبہ کے مقاماتِ مقدسہ اور چپہ چپہ کی تاریخ اور تفصیلات جس کاوش سے اپنی کتاب ''وفاءُ الوفاء'' میں بیان کی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی انہوں نے آگ کی تفصیلات تقریباً ۱۳ صفحات میں قلم بند کی ہیں(۳) اور جن حضرات کے زمانہ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا ان کے بیانات تفصیل سے نقل کئے ہیں جن سے

---

(۱) وفاء الوفاء ص ۱۴۵ ج ۱

(۲) اس رسالہ کا نام ''جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز'' ہے، ارشاد الساری للقسطلانیؒ ص ۲۰۳ ج ۱۰، یاد رہے کہ یہ قطب الدین قسطلانی شارح بخاری نہیں، بلکہ شارح بخاری سے مقدم ہیں اور شارح بخاری علامہ شہاب الدین قسطلانی نے ان کے حوالے اپنی کتاب ارشاد الساری میں دیئے ہیں۔

(۳) اور اس آگ کے بارے میں احادیث نبویہ بھی کئی ذکر کی ہیں جن میں مزید تفصیل ہے اور آگ اسی تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوئی۔

ظاہر ہوتا ہے کہ اس آگ کی روشنی (۱) مکہ مکرمہ (۲) تیماء (۳) ینبوع (۴) جبال سایہ اور (۵) بصری جیسے دور دراز مقامات میں دیکھی گئی۔

اسی زمانہ کے ایک بزرگ قاضی القضاء صدر الدین حنفی ہیں جو دمشق میں حاکم رہے ہیں ان کی ولادت ۶۴۲ھ میں ہوئی قاضی القضاء ہونے سے پہلے یہ بصریٰ میں ایک مدرسہ کے مدرس تھے اور آگ کے واقعہ کے وقت بھی بصریٰ میں تھے انہوں نے مشہور مفسر و مؤرخ حافظ ابن کثیر کو خود بتایا کہ

"جن دنوں یہ آگ نکلی ہوئی تھی میں نے بصریٰ میں ایک دیہاتی کو خود سنا جو میرے[1] والد کو بتا رہا تھا کہ ہم لوگوں نے اس آگ کی روشنی میں اونٹوں کی گردنیں دیکھی ہیں۔"[2]

یہ بعینہٖ وہ بات ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے صحیح حدیث میں دی تھی کہ اس آگ سے بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی، اس آگ کے متعلق آنحضرت ﷺ نے تین باتیں ارشاد فرمائی تھیں، ایک یہ کہ وہ آگ حجاز میں نکلے گی، دوسری یہ کہ اس سے ایک وادی بہہ پڑے گی، اور تیسری یہ کہ اس سے بصری کے مقام پر اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی، یہ سب باتیں من وعن کھل کر ظاہر ہو گئیں۔

غرض رسول اللہ ﷺ کے یہ ایسے معجزات ہیں جو آپ کے وصال کے صدیوں بعد ظاہر ہوئے، اور آئندہ کے بھی جن واقعات کی خبر آپ نے دی ہے بلاشبہ وہ بھی ایک ایک کر کے سامنے آتے جائیں گے اور آئندہ نسلوں کے لئے آپ کی صداقت وحقانیت کی تازہ ترین دلیل بنیں گے۔

---

(۱) ان کے والد شیخ صفی الدین ہیں یہ بھی بصری کے اسی مدرسہ میں مدرس تھے، البدایہ والنہایہ ص ۱۹۲ ج ۱۳ وفاء الوفاء ص ۱۳۹ ج ۱

(۲) دیکھئے البدایہ والنہایہ ص ۱۹۱ تا ۱۹۲ ج ۱۳ نیز یہ واقعہ وفاء الوفاء میں علامہ سمہودی نے بھی ذکر کیا ہے ص ۱۳۹ ج ۱

یوں تو علامات بعیدہ کی ایک طویل فہرست ہے جن کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی کہ وہ قیامت سے پہلے رونما ہوں گے اور وہ رونما ہو کر رہے، علامہ برزنجیؒ نے اپنی مشہور کتاب "الاشاعۃ" میں اور بھی بہت سے واقعات لکھے ہیں، ہم نے صرف چند مثالیں پیش کی ہیں مگر کلام پھر بھی طویل ہو گیا، تاہم یہ تطویل بھی انشاء اللہ نفع سے خالی نہ ہوگی۔

قسم دوم (علامات متوسطہ)

قیامت کی علامت متوسطہ وہ ہیں جو ظاہر تو ہو گئی ہیں مگر ابھی انتہاء کو نہیں پہنچیں ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا یہاں تک کہ تیسری قسم کی علامات ظاہر ہونے لگیں گی، علامات متوسطہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین، پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے انگارے کو اپنی مٹھی میں پکڑ رکھا ہو، دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ نصیبہ ور وہ شخص ہوگا جو خود بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو، لیڈر بہت اور امانت دار کم ہوں گے، قبیلوں اور قوموں کے لیڈر منافق، رذیل ترین اور فاسق ہوں گے، بازاروں کے رئیس فاجر ہوں گے پولیس[1] کی کثرت ہوگی (جو ظالموں کی پشت پناہی کرے گی) بڑے عہدے نااہلوں کو ملیں گے، لڑکے حکومت کرنے لگیں گے، تجارت بہت پھیل جائے گی، یہاں تک کہ تجارت میں عورت اپنے شوہر کا ہاتھ بٹائے گی مگر کساد بازاری ایسی ہوگی کہ نفع حاصل نہ ہوگا، ناپ تول میں کمی کی جائے گی، لکھنے کا رواج بہت بڑھ جائے گا،

---

(۱) یہ حدیث علامہ برزنجی نے الاشاعۃ میں طبرانی سے نقل کی ہے، پوری عبارت یہ ہے:

ان من اعلام الساعة واشراطها ان تكثر الشرط (الى قوله) الطبرانى عن ابن مسعود والشرط بضم المعجمة و فتح المهملة هم، اعوان السلطان قال السخاوى وهم الان اعوان الظلمة يطلق غالباً على اقبح جماعة الوالى ونحوه و ربما توسع فى طلاقه على ظلمه الحكام الاشاعة ص ٧١

مگر تعلیم محض دنیا کے لئے حاصل کی جائے گی، قرآن کو گانے باجے کا آلہ بنالیا جائے گا، ریاء شہرت اور مالی منفعت کے لئے گا گا کر قرآن پڑھنے والوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی، علماء کو قتل کیا جائے گا، اوران پر ایسا سخت وقت آئے گا کہ وہ سرخ سولے سے زیادہ اپنی موت کو پسند کریں گے، اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔

امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، اچھائی کو برا اور برائی کو اچھا سمجھا جائے گا، اجنبی لوگوں سے حسن سلوک کیا جائے گا اور رشتہ داروں کے حقوق پامال کئے جائیں گے، بیوی کی اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہوگی، مسجدوں میں شور شغب اور دنیا کی باتیں ہوں گی، سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا (حالانکہ دوسری احادیث میں ہے کہ سلام ہر مسلمان کو کرنا چاہئے، خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، طلاقوں کی کثرت ہوگی، نیک لوگ چھپتے پھریں گے اور کمینے لوگوں کا دور دورہ ہوگا، لوگ فخر اور ریاء کے طور پر اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔

شراب کا نام نبیذ، سود کا نام بیع اور رشوت کا نام ہدیہ رکھ کر انہیں حلال سمجھا جائے گا سود، جوا گانے باجے کے آلات، شراب خوری اور زنا کی کثرت ہوگی، بے حیائی اور حرامی اولاد کی کثرت ہوگی، دعوت میں کھانے پینے کے علاوہ عورتیں بھی پیش کی جائیں گی، ناگہانی اور اچانک اموات کی کثرت ہوگی، لوگ موٹی موٹی گدیوں پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازوں تک آئیں گے، ان کی عورتیں کپڑے پہنتی ہوں گی مگر (لباس باریک اور چست ہونے کے باعث) وہ ننگی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے لچک لچک کر چلیں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی یہ لوگ نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے، مؤمن آدمی ان کے نزدیک باندی سے بھی زیادہ رذیل ہوگا، مومن ان برائیوں کو دیکھے گا، مگر انہیں روک نہ سکے گا، جس کے باعث اس کا دل اندر ہی اندر گھلتا رہے گا۔(۱)

---

(۱) یہ علامات ''الاشاعۃ الاشراط الساعۃ'' سے مختصراً نقل کی گئی ہیں اور بہت سی علامات بخوف طوالت خذف کردی ہیں، تفصیل اور متعلقہ احادیث وہیں دیکھی جاسکتی ہیں، ازص ۷۰ تا ۸۷۔

علامات متوسط میں اور بھی بہت سی علامات ہیں ان سب کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دور میں دی تھی جب کہ ان کا تصور بھی مشکل تھا، مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے ان سب کا مشاہدہ کر رہے ہیں، کوئی علامت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور کوئی ابتدائی مراحل سے گذر رہی ہے، جب یہ سب علامات اپنی انتہا کو پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی بڑی، اور قریبی علامات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، اللہ عزوجل ہمیں ہر فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے اور سلامتی ایمان کے ساتھ قبر تک پہنچا دے۔

قسم سوم (علاماتِ قریبہ)

یہ علامات بالکل قرب قیامت میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گی، یہ بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں گے لہٰذا ان کو "علامات کبریٰ" بھی کہا جاتا ہے، مثلاً ظہور مہدی، خروج دجال، نزول عیسیٰ علیہ السلام، یاجوج ماجوج، آفتاب کا مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض اور یمن سے نکلنے والی آگ وغیرہ جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہو چکیں گی تو کسی وقت بھی اچانک قیامت آجائے گی۔

جو کتاب اس وقت آپ کے سامنے ہے اس کے حصہ دوم کی تقریباً تمام حدیثیں علامات قیامت کی اسی قسم سے متعلق ہیں، مگر وہاں یہ علامات منتشر اور متفرق طور پر آئی ہیں، اگلے اوراق میں ہم وہی سب علامات ایک فہرست کی شکل میں مفصل اور ترتیب وار بیان کریں گے۔

اس فہرست کی خصوصیات

۱۔ قیامت کی جو علامات اور ان کی جو جو تفصیلات حصہ دوم کی احادیث میں آئی ہیں وہ سب کی سب اس فہرست میں لے لی گئی ہیں خواہ احادیث میں ان کا ذکر ضمناً ہی ہوا ہو، اس طرح یہ فہرست پورے حصہ دوم کا خلاصہ ہے، البتہ چار موضوع اور تین ضعیف حدیثیں جو حصہ دوم میں آگئی ہیں ان سے کوئی علامت اس فہرست میں یا

فہرست کے حاشیہ میں نہیں لی گئی۔

۲۔ حصۂ دوم میں موقوف حدیثیں یعنی صحابہ و تابعین کے اقوال بھی کثرت سے آئے ہیں ان کی ایسی علامات جو احادیث مرفوعہ میں نہیں، اصل فہرست کی بجائے فہرست کے حاشیہ میں حسب موقع درج کی گئی ہیں، نیز حصہ دوم میں حدیث مرفوع نمبر ۱۰۱ کی سند نہیں معلوم ہو سکی لہٰذا اس سے لی ہوئی علامات بھی اصل فہرست کی بجائے حاشیہ میں لکھی ہے لہٰذا اصل فہرست صرف ان علامات قیامت پر مشتمل ہے جو حصہ دوم کی مستند احادیث مرفوعہ میں یعنی رسول اللہ ﷺ کے ارشادات گرامی میں قوی سند کے ساتھ آئی ہیں۔

۳۔ فہرست کو اتنی تفصیل اور ایسے تسلسل سے مرتب کیا گیا ہے کہ اگر حوالوں کے کالم سے قطع نظر کر کے محض علامات ہی کا کالم مسلسل پڑھتے جائیں تو یہ ایک مربوط اور مستقل مضمون کا کام دے گی۔

۴۔ جو علامات قیامت حصہ دوم کی احادیث میں نہیں اگرچہ دوسری مستند احادیث میں موجود ہیں انہیں فہرست میں نہیں لیا گیا تاہم بیشتر علامات قیامت کا بیان اس فہرست میں آ گیا ہے خصوصاً فتنہ دجال اور نزول عیسیٰ کی جتنی تفصیلات اس میں ہیں کسی اور عربی یا اردو کتاب میں مستند حوالوں کے ساتھ احقر کی نظروں سے نہیں گزریں۔

۵۔ علامات کے بیان میں واقعاتی اور زمانی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے لیکن جن علامتوں کی ترتیب زمانی احادیث سے معلوم نہیں ہو سکی ان میں ترتیب پر دلالت کرنے والے الفاظ سے احتراز کیا ہے۔

۶۔ علامات پر سلسلہ وار نمبر ڈال دیئے گئے ہیں نیز ہر علامت کے سامنے حصہ دوم کی ان تمام احادیث کے نمبر درج ہیں جن میں وہ علامت مذکور ہے، ہر حدیث کے نمبر کے ساتھ اس کتاب کا نام بھی درج ہے جس سے وہ حدیث حصۂ دوم میں لی گئی ہے، اگر

وہ حدیث متعدد کتب حدیث میں ہے تو صرف اس کتاب کا نام درج کیا ہے جس کے الفاظ میں وہ حدیث نقل کی گئی ہے، اور جہاں صاحب اللفظ کی تعیین نہ ہوسکی وہاں ایک سے زیادہ کتابوں کے نام درج کر دیئے ہیں۔

۷۔ کسی کسی علامت کے بیان میں کچھ عبارت قوسین میں ملے گی وہ عبارت طبع زاد نہیں بلکہ وہ بھی حصہ دوم ہی کی حدیثوں میں ہے اور قوسین میں اس کو اس لئے لکھا ہے کہ اس علامت کے لئے سامنے کے کالم میں جن حدیثوں کا حوالہ دیا گیا ہے قوسین کا مضمون ان میں سے بعض میں ہے بعض میں نہیں، حواشی میں کہیں کہیں اس کی صراحت بھی کر دی ہے۔

واللہ الموفق والمعین علیہ توکلنا وبہ نستعین۔

فہرست علامات قیامت

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۔ قیامت سے پہلے ایسے بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے کہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھا کریں گے کیا ان کے بارے میں تمہارے نبی نے کچھ فرمایا ہے؟	نمبر ۱۷ حاکم وغیرہ
۲۔ تیس بڑے بڑے کذاب ظاہر ہوں گے، سب سے آخری کذاب کانا دجال ہوگا۔	نمبر ۱۷ حاکم وغیرہ
۳۔ لیکن (۱) (نزول عیسیٰ تک) اس امت میں ایک جماعت حق کے لئے برسرپیکار رہے گی۔	نمبر ۳ مسلم و ۳۲ احمد، و ۷۴ کنز العمال ابن عساکر، و ۷۳ احمد، سیرت مغلطائی و ۱۰۵ الحاوی للسیوطی، سنن ابی عمرو الدانی و نمبر ۱۰۶ ابویعلی۔

(۱) اس علامت کے لئے سامنے کے کالم میں جن حدیثوں کا حوالہ دیا گیا ہے قوسین کا مضمون ان میں سے حدیث نمبر ۳ میں نہیں، باقی سب حدیثوں میں ہے اور قوسین کے علاوہ باقی مضمون حدیث نمبر ۳ سمیت سب حدیثوں میں ہے آگے بھی جو عبارت قوسین میں ذکر کی جائے گی، وہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ اس علامت کے لئے جن حدیثوں کا حوالہ دیا گیا ہے قوسین کا مضمون ان سب حدیثوں میں نہیں بلکہ بعض میں ہے، کہیں کہیں حواشی میں اس کی صراحت بھی کردی گئی ہے۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۴۔ جو اپنے مخالفین کی پروانہ کرے گی	نمبر ۴۷ کنز العمال، ابن عساکر۔

امام مہدی

۵-اس جماعت کے آخری امیر امام مہدی ہوں گے۔	نمبر ۳ مسلم وغیرہ ونمبر ۱۰۵ سیوطی ابوعمر والدانی ونمبر ۱۰۶ ابویعلی و ۱۱۲ الحاوی، ابونعیم۔
۶-جو نیک سیرت ہوں گے	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ، و ۱۱۲ الحاوی، ابونعیم
۷-اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت (اور اولاد)(۱) میں سے ہوں گے۔	نمبر ۴۱ ابونعیم، کنز العمال، ونمبر ۱۰۷ الحاوی، ابوعمر والدانی و نمبر ۱۱۲ الحاوی، ابونعیم۔
۸-اور انہی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا(۲) نزول ہوگا۔	نمبر ۲ بخاری ومسلم مع حاشیہ و نمبر ۳ مسلم وغیرہ ونمبر ۱۳ ابن ماجہ نمبر ۱۱۶ احمد، و نمبر ۳۱ احمد، حاکم ونمبر ۴۱ کنز العمال، ابونعیم و ۱۰۴ الحاوی للسیوطی،

(۱) قوسین کا مضمون صرف نمبر ۱۰۷ حدیث میں ہے۔
(۲) حضرت ارطاۃ کے اثر میں ہے کہ دجال بھی امام مہدی کے زمانہ میں نکلے گا حدیث ۱۱۲ نعیم بن حماد، الحاوی۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
	اخبار المہدی لابی نعیم تا نمبر ۱۰۷ الحاوی، سنن عمر والدانی و نمبر ۱۱۰ الحاوی، نعیم بن حماد و ۱۱۱ الحاوی ابن ابی شیبہ و ۱۱۲ الحاوی، ابونعیم و ۱۱۵ الحاوی، ابونعیم۔
۹- جو آیت قرآنیہ ''وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ'' کی رو سے قرب قیامت کی ایک علامت ہے۔	نمبر ۹۲ الدر المنثور، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، وغیرہم تا نمبر ۹۶ و نمبر ۱۰۳ ابن حبان
۱۰- مسلمانوں کا ایک لشکر جو اللہ کی پسندیدہ جماعت پر مشتمل ہوگا، ہندوستان پر جہاد کرے گا[1] (اور فتح یاب ہو کر اس کے حکمرانوں کو طوق و سلاسل میں جکڑ لائے گا)	نمبر ۹ نسائی، احمد وغیرہما و نمبر ۴۶ کنز العمال، ابونعیم
۱۱- جب یہ لشکر واپس ہوگا تو شام میں عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا۔	نمبر ۴۶ کنز العمال، ابونعیم

---

(۱) ہندوستان پر اب تک متعدد جہاد ہو چکے ہیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے یہاں کونسا جہاد مراد ہے، اگر آئندہ کا کوئی جہاد ہے تب تو کوئی اشکال ہی نہیں اور پچھلا کوئی جہاد مراد ہے تو علامت ۱۲ میں جو آ رہا ہے کہ جب یہ لشکر واپس ہوگا، الخ تو اس سے مراد اس لشکر کی نسلیں ہوں گی ۱۲، رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

خروج دجال سے پہلے کے واقعات

۱۲- رومی اعماق یا وابق کے مقام تک پہنچ جائیں گے، ان سے جہاد کے لئے مدینہ سے مسلمانوں کا ایک لشکر روانہ ہوگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔	نمبر ۷ صحیح مسلم
جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو رومی اپنے قیدی واپس مانگیں گے اور مسلمان انکار کریں گے، اس پر جنگ ہوگی جنگ میں ایک تہائی مسلمان فرار ہوجائیں گے جن کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا ایک تہائی شہید ہوجائیں گے جو افضل الشہداء ہوں گے اور باقی ایک تہائی مسلمان فتح یاب ہوں گے جو آئندہ ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ و مامون ہوجائیں گے۔	
۱۳- پھر یہ لوگ قسطنطنیہ (۱) فتح کریں گے	نمبر ۷ صحیح مسلم
۱۴- جب وہ غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو خروج دجال کی جھوٹی خبر مشہور ہوجائے گی جسے سنتے ہی یہ لشکر وہاں سے روانہ ہوجائے گا۔	نمبر ۷ صحیح مسلم

(۱) حدیث نمبر ۱۱۲ جو حضرت ارطاۃ پر موقوف ہے اس میں ہے کہ امام مہدی قسطنطنیہ پر جہاد کریں گے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی قیادت امام مہدی کررہے ہوں گے۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

''خروج دجال''

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
١٥-اور[١] (جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو) دجال واقعی نکل آئے گا[٢]	نمبر ۵ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد، حاکم وغیرہم و نمبر ٦ مسلم، احمد، حاکم، ابن عساکر و نمبر ۷ مسلم و نمبر ٨ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نمبر ١٦ احمد، ابن ابی شیبہ، حاکم، طبرانی و نمبر ٢٣ حاکم، طبرانی، ابن مردویہ و نمبر ٣٧ درمنثور ابن جریر و نمبر ١٣٩ ابن ابی شیبہ، ابن عساکر و ٤٤ کنز العمال نعیم بن حماد۔
١٦-اس سے پہلے تین بار ایسا واقعہ پیش آ چکا ہوگا کہ لوگ گھبرا اٹھیں گے۔	نمبر ١٦ احمد وغیرہ
١٧-خروج دجال کے وقت اچھے لوگ کم ہوں گے، باہمی عداوتیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔	نمبر ٢٠ حاکم

---

(١) قوسین کا مضمون صرف حدیث نمبر ۷ میں اور باقی مضمون حوالہ کی سب حدیثوں میں ہے۔

(٢) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث موقوف نمبر ١٠٩ میں ہے کہ خروج دجال کسی صدی کے آغاز پر ہوگا الحاوی للسیوطی

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۸۔ دین میں کمزوری آ چکی ہوگی۔	نمبر ۲۰ حاکم و نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم۔
۱۹-اور علم رخصت ہو رہا ہوگا۔	نمبر ۱۳۱ احمد وغیرہ۔
۲۰-عرب اس زمانہ میں کم(۱) ہوں گے۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ۔
۲۲۔ دجال کے اکثر پیرو عورتیں اور یہودی ہوں گے۔	نمبر ۱۱۶ احمد وغیرہ۔
۲۱- یہودیوں کی تعداد ستر ہزار ہوگی جو مرصع تلواروں سے مسلح ہوں گے اور ان پر بیش قیمت دبیز کپڑے ''ساج'' کا لباس ہوگا۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۱۱۶ احمد وغیرہ
۲۳-دجال شام و عراق کے درمیان نکلے گا۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ، ابوداؤد وغیرہما
۲۴- اور اصفہان کے ایک مقام ''یہودیہ'' میں نمودار ہوگا(۲)	نمبر ۳۳ احمد، الدر المنثور۔

(۱) تعداد کے اعتبار سے کم ہوں گے یا قوت کے اعتبار سے۔

(۲) حدیث نمبر ۵ و نمبر ۱۳ میں گزرا ہے کہ دجال شام و عراق کے درمیان نکلے گا جس سے تعارض کا شبہ ہوتا ہے، لیکن درحقیقت کوئی تعارض نہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ پہلے شام و عراق کے درمیان نکلے مگر اس وقت اس کا خروج نمایاں نہ ہو پھر اصفہان کی بستی یہودیہ میں نمودار ہو اور وہاں پہنچ کر اس کی شہرت و جمعیت میں اضافہ ہو جائے پس حدیث نمبر ۵ و ۱۳ میں اس کا ابتدائی خروج مراد ہو اور حدیث نمبر ۳۳ میں خروج کی شہرت، رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

”دجال کا حلیہ“

۲۵۔ دجال جوان ہوگا (اور عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہوگا)	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ
۲۶- (رنگ گندمی اور) بال پیچدار ہوں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۳۸ طبرانی وغیرہ
۲۷- دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔	نمبر ۱۳۵ احمد وغیرہ۔
۲۸- ایک (بائیں) آنکھ سے کانا ہوگا۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ نمبر ۱۷ حاکم و نمبر ۱۳۱ احمد و حاکم و نمبر ۳۵ احمد و نمبر ۳۶ حاکم کنز العمال و نمبر ۳۸ طبرانی، کنز العمال وغیرہما و نمبر ۶۵ درمنثور، ابن جریر۔
۲۹- دوسری (دائیں)[1] آنکھ میں موٹی پھلی ہوگی۔	نمبر ۳۵ احمد وغیرہ و نمبر ۳۶ حاکم وغیرہ و نمبر ۳۸ طبرانی وغیرہ۔

---

(۱) جس کی تفصیل صحیح مسلم کی ایک حدیث مرفوع میں ہے کہ ”اعور العین الیمنیٰ کانها عنبة طافية“ یعنی دجال دائیں آنکھ سے بھی، کانا ہوگا جو انگور کی طرح باہر کو ابھری ہوئی ہوگی (ص ۹۵ ج ۱)

حوالہ احادیث	علامات قیامت بترتیب زمانی
نمبر ۱۳ اابن ماجہ و ۱۳۱ احمد، حاکم و نمبر ۱۳۵ احمد، و ۳۶ حاکم وغیرہ	۳۰- پیشانی پر کافر (اس طرح) لکھا ہوگا (ک، ف، ر)
نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۳۱ احمد، حاکم و نمبر ۳۶ حاکم وغیرہ	۳۱- جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔
نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم و ۱۰۸ حاکم، سیوطی	۳۲- وہ ایک گدھے پر سواری کرے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔
نمبر ۵ مسلم وغیرہ	۳۳- دجال کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی۔
نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۱۷ حاکم وغیرہ نمبر ۲۰ حاکم و ۳۱ احمد، حاکم	۳۴- تیزی سے پوری دنیا میں پھر جائے گا (جیسے زمین اس کے واسطے لپیٹ دی گئی ہو)
نمبر ۵ مسلم وغیرہ و ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ	۳۵- اور ہر طرف فساد پھیلائے گا۔
نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ و نمبر ۱۷ حاکم و نمبر ۲۰ و ۱۳۱ احمد، حاکم و نمبر ۳۵ احمد و نمبر ۶۸ معمر، درمنثور، و نمبر ۱۰۲ مجمع الزوائد، اوسط طبرانی	۳۶- مگر (مکہ معظّمہ و) مدینہ طیبہ (اور بیت المقدس) میں داخل نہ ہو سکے گا
نمبر ۱۳۳ احمد، الدرالمنثور۔	۳۷- اس زمانہ میں مدینہ طیبہ کے سات (۱) دروازے ہوں گے۔

(۱) بیت المقدس کا ذکر صرف حدیث نمبر ۱۷ میں ہے۔

(۲) بظاہر دروازوں سے مراد راستے ہیں کیونکہ آگے اسی حدیث نمبر ۳۳ میں ہے کہ "ان سات میں سے ہر درے پر دو فرشتے ہوں گے" حدیث ۱۰۲ میں بھی دروں ہی کا ذکر ہے۔ رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۳۸-اور (مکہ معظمہ و) مدینہ طیبہ کے ہر راستے پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا جو اسے اندر گھسنے نہ دیں گے۔	۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ ونمبر ۱۳۱ احمد حاکم ونمبر ۳۳ احمد وغیرہ ونمبر ۱۰۲ مجمع الزوائد، اوسط طبرانی
۳۹-لہٰذا وہ مدینہ کے باہر (ظریب احمر میں کھاری زمین کے ختم پر اور خندق کے درمیان) ٹھہرے گا۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ ونمبر ۳۳ احمد، الدر المنثور نمبر ۶۸ در منثور، معمر و نمبر ۱۰۲ مجمع الزوائد، طبرانی۔
۴۰-اور بیرون مدینہ پر اس کا غلبہ ہو جائے گا۔	نمبر ۲۰ حاکم
۴۱-اس وقت مدینہ طیبہ میں (تین) زلزلے آئیں گے جو ہر منافق مرد وعورت کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ نمبر ۶۸ معمر، درمنثور
۴۲-یہ سب منافقین دجال سے جاملیں گے۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ ونمبر ۳۳ احمد وغیرہ ونمبر ۶۸ معمر، درمنثور
۴۳-عورتیں دجال کی پیروی سب سے پہلے کریں گی۔	نمبر ۱۰۲ مجمع الزوائد، طبرانی
۴۴-غرض مدینہ طیبہ ان سے بالکل پاک ہو جائے گا اس لئے اس دن کو یوم نجات کہا جائے گا۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ
۴۵- جب لوگ اسے پریشان کریں گے تو وہ غصہ کی حالت میں واپس ہوگا۔	نمبر ۱۰۲ مجمع الزوائد، اوسط طبرانی

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

''فتنہ دجال''

۴۶- فتنہ دجال اتنا سخت ہوگا کہ تاریخ انسانی میں اس سے بڑا فتنہ نہ کبھی ہوا نہ آئندہ ہوگا۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۳۸ طبرانی، فتح الباری
۴۷- اسی لئے تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو اس سے خبردار کرتے رہے۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۱۳۵ احمد وغیرہ
۴۸- مگر اس کی جتنی تفصیلات رسول اللہ ﷺ نے بتائیں کسی اور نبی نے نہیں بتلائیں۔	نمبر ۳۸ طبرانی، فتح الباری
۴۹- وہ[1] (پہلے نبوت کا اور اس کے بعد) خدائی کا دعوی کرے گا۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۱۷ حاکم وغیرہ و نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم و نمبر ۳۸ طبرانی، و فتح الباری
۵۰- اس کے ساتھ غذا کا بہت بڑا ذخیرہ ہوگا۔	نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم
۵۱- زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا تو وہ باہر نکل کر اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ
۵۲- مادرزاد اندھے اور ابرص کو تندرست کردے گا۔	نمبر ۳۸ طبرانی، و فتح الباری
۵۳- اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین بھیجے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے۔	نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم

---

(۱) قوسین کا مضمون صرف حدیث نمبر ۱۳ میں ہے۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۵۴- چنانچہ وہ کسی دیہاتی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو مجھے تو اپنا رب مان لے گا؟ دیہاتی وعدہ کرے گا تو اس کے سامنے دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں آ کر کہیں گے کہ بٹیا تو اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ
۵۵- نیز دجال کے ساتھ دو فرشتے دو نبیوں کے ہم شکل ہوں گے جو اس کی تکذیب لوگوں کی آزمائش کے لئے اس طرح کریں گے کہ سننے والوں کو تصدیق کرتے ہوئے معلوم ہوں گے۔	نمبر ۱۳۵ احمد، درمنثور
۵۶- جو شخص اس کی تصدیق کرے گا (کافر ہوجائے گا اور) اس کے پچھلے تمام نیک اعمال باطل و بے کار ہوجائیں گے اور جو اس کی تکذیب کرے گا اس کے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔	نمبر ۱۷ حاکم وغیرہ و نمبر ۳۸ طبرانی، فتح الباری
۵۷- اس کا ایک عظیم فتنہ یہ ہوگا کہ جو لوگ اس کی بات مان لیں گے ان کی زمینوں میں دجال کے کہنے پر بادلوں سے بارش ہو(تی نظر آئے) گی اور اسی کے کہنے پر ان کی زمین نباتات اگائے گی، ان کے مویشی خوب فربہ ہوجائیں گے اور مویشیوں کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے اور جو لوگ اس کی بات نہ مانیں گے ان میں قحط پڑے گا اور ان کے سارے مویشی ہلاک ہوجائیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ، و نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۵۸-غرض اس کی پیروی کرنے والوں کے سوا سب لوگ اس وقت مشقت میں ہوں گے۔	نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم
۵۹- اور عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی اسے قتل کرنے پر قادر نہ ہوگا۔	نمبر ۲۸ الجامع الصغیر للسیوطی، ابوداؤد الطیالسی و نمبر ۱۲۹ احمد وغیرہ
۶۰- (نہروں اور وادیوں کی صورت میں) اس کے ساتھ ایک جنت ہوگی اور ایک آگ لیکن حقیقت میں جنت آگ ہوگی اور آگ جنت۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ، و نمبر ۳۵ احمد وغیرہ و نمبر ۳۶ حاکم وغیرہ و نمبر ۳۹ ابن ابی شیبہ، ابن عساکر، کنز العمال
۶۱- جو شخص اس کی آگ میں گرے گا اس کا اجر و ثواب یقینی اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔	نمبر ۳۹ ابن ابی شیبہ، ابن عساکر وغیرہما
۶۲- جو شخص دجال پر سورہ کہف کی ابتدائی (دس) آیات پڑھ دے گا وہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہے گا، حتیٰ کہ اگر دجال اسے اپنی آگ میں بھی ڈال دے تو وہ اس پر ٹھنڈی ہو جائے گی۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ
۶۳- دجال تلوار (یا آرے) سے ایک (مومن) نوجوان کے دو ٹکڑے کر کے الگ الگ ڈال دے گا، پھر اس کو آواز دے گا، تو (اللہ کے حکم سے) وہ زندہ ہو جائے گا۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۳۱ احمد، حاکم۔
۶۴- اور دجال اس سے پوچھے گا بتا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا "میرا رب اللہ ہے" اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے، مجھے آج پہلے سے زیادہ تیرے دجال ہونے کا یقین ہے۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۶۵- دجال کو اس شخص کے علاوہ کسی اور کے مارنے اور زندہ کرنے پر قدرت نہ دی جائے گی۔	نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم
۶۶- اس کا فتنہ ۴۰ روز رہے گا جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، باقی ایام حسب معمول ہوں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم
۶۷- اس زمانہ میں مسلمانوں کے تین شہر ایسے ہوں گے کہ ان میں سے ایک دو سمندروں کے سنگم پر ہوگا، دوسرا ''حیرہ'' (عراق) کے مقام پر اور تیسرا شام میں۔ وہ مشرق کے لوگوں کو شکست دے گا اور اس شہر میں سب سے پہلے آئے گا جو دو سمندروں کے سنگم پر ہے۔	نمبر ۱۶ احمد وغیرہ
۶۸- (شہر کے)[1] لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔	نمبر ۱۶ احمد، نمبر ۷۵ ابن ابی شیبہ، الدر المنثور
۶۹- ایک گروہ (وہیں رہ جائے گا[2] اور) دجال کی پیروی کرے گا، اور ایک دیہات میں چلا جائے گا۔	نمبر ۱۶ احمد و نمبر ۷۵ ابن ابی شیبہ وغیرہ

(۱)(۲) قوسین کا مضمون صرف حدیث نمبر ۱۶ میں اور باقی مضمون نمبر ۱۶ و نمبر ۷۵ دونوں حدیثوں میں ہے۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۷۰- اور ایک گروہ اپنے قریب والے شہر میں (۱) منتقل ہوجائے گا، پھر دجال اس قریب والے شہر میں آئے گا اس میں بھی لوگوں کے اسی طرح تین گروہ ہوجائیں گے، اور تیسرا گروہ اس قریب والے شہر میں منتقل ہوجائے گا جو شام کے مغربی حصہ میں ہوگا۔	نمبر ۱۱۶ احمد
۷۱- یہاں تک کہ مؤمنین (۲) اردن و بیت المقدس میں جمع ہوجائیں گے۔	نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ وغیرہ و نمبر ۱۷ حاکم نمبر ۳۶ حاکم
۷۲- اور دجال شام میں (فلسطین کے ایک شہر تک) پہنچ جائے گا (جو باب لد پر واقع ہوگا)	نمبر ۳۳ احمد، ابن ابی شیبہ، الدر المنثور و نمبر ۶۸ جامع معمر بن راشد، درمنثور
۷۳- اور مسلمان ''افیق'' نامی گھاٹی کی طرف سمٹ جائیں گے، یہاں سے وہ اپنے مویشی چرنے کے لئے بھیجیں گے جو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے۔ (۳)	نمبر ۱۱۶ احمد وغیرہ

(۱) حضرت ابن مسعود کے اثر (حدیث نمبر ۷۵) میں ہے کہ تیسرا گروہ ساحل فرات کی طرف نکل جائے گا جو دجال سے جنگ کرے گا، ابن ابی شیبہ وغیرہ۔
(۲) ابن مسعودؓ کی حدیث موقوف نمبر ۷۵ میں ہے کہ شام کی بستیوں میں جمع ہوجائیں گے (ابن ابی شیبہ) اور قتادہؒ کے اثر (حدیث نمبر ۱۱۳) میں ہے کہ ''شام میں جمع ہوجائیں گے (نعیم بن حماد، الحاوی) یاد رہے کہ اصل ملک شام اردن اور بیت المقدس پر بھی مشتمل تھا جیسا کہ حصہ دوم کے حواشی میں ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں لہذا احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔
(۳) نیز ابن مسعود کی حدیث موقوف نمبر ۷۵ میں ہے کہ شام کی بستیوں میں جمع ہونے کے بعد مسلمان ایک دستہ دجال کے حال معلوم کرنے کے لئے بھیجیں گے جس میں ایک شخص بھورے یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا، یہ پورا دستہ شہید کردیا جائے گا، کوئی بھی زندہ نہ لوٹے گا۔ (ابن ابی شیبہ وغیرہ)

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۷۴- بالآخر مسلمان (بیت المقدس کے) ایک پہاڑ پر محصور ہو جائیں گے۔	نمبر ۲۰ حاکم و نمبر ۶۸ جامع معمر و در منثور
۷۵- جس کا نام ''جبل الدخان'' ہے۔	نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم
۷۶- اور دجال (پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈال کر) مسلمانوں (کی ایک جماعت) کا محاصرہ کرلے گا۔	نمبر ۲۰ حاکم و نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم و نمبر ۶۸ جامع معمر در منثور و نمبر ۱۱۵ الحاوی، ابونعیم
۷۷- یہ محاصرہ سخت ہوگا-	نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم
۷۸- جس کے باعث مسلمان سخت مشقت (اور فقر و فاقہ)[۱] میں مبتلا ہو جائیں گے۔	نمبر ۱۱۶ احمد وغیرہ، نمبر ۱۷ حاکم وغیرہ، و نمبر ۱۳۱ احمد، حاکم و ۱۱۵ الحاوی، کتاب الفتن لابی نعیم
۷۹- حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی کمان کی تانت جلا کر کھائیں گے۔	نمبر ۱۶ احمد وغیرہ و نمبر ۱۱۵ الحاوی، ابونعیم
۸۰- دجال آخری بار اردن کے علاقہ میں ''افیق'' نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا اس وقت جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا وادی اردن میں موجود ہوگا، وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کردے گا، ایک تہائی کو شکست دے گا اور صرف ایک تہائی مسلمان باقی بچیں گے۔	نمبر ۳۶ حاکم

(۱) قوسین کا مضمون صرف حدیث نمبر ۱۶ و ۱۱۵ میں ہے۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۸۱- (جب محاصرہ طول کھینچے گا تو مسلمانوں کا امیر [۱] ان سے کہے گا کہ (اب کس کا انتظار ہے) اس سرکش سے جنگ کرو (تاکہ شہادت یا فتح میں سے ایک چیز تم کو حاصل ہو جائے) چنانچہ سب لوگ پختہ عہد کر لیں گے کہ صبح ہوتے ہی (نماز فجر کے بعد) دجال سے جنگ کریں گے۔	نمبر ۲۰ حاکم و نمبر ۳۶ حاکم وغیرہ و نمبر ۶۸ معمر وغیرہ

”نزول عیسیٰ علیہ السلام“

۸۲- وہ رات سخت تاریک ہوگی۔	نمبر ۶۸ معمر وغیرہ
۸۳- اور لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے۔	نمبر ۷ مسلم
۸۴- کہ صبح کی تاریکی میں اچانک کسی کی آواز سنائی دے گی (کہ تمہارا فریادرس آ پہنچا) [۲] لوگ تعجب سے کہیں گے ”یہ تو کسی شکم سیر کی آواز ہے“ [۳]	نمبر ۱۶ احمد و نمبر ۱۱۵ الحاوی، ابونعیم

---

(۱) یعنی امام مہدی، کیونکہ اس وقت مسلمانوں کے امیر وہی ہوں گے جیسا کہ آگے آئے گا اور پیچھے بھی گذرا ہے۔ رفیع

(۲) قوسین کا مضمون صرف حدیث نمبر ۱۶ میں ہے۔

(۳) حضرت کعب احبارؒ کے اثر (حدیث ۱۱۵) میں ہے کہ ”پس لوگ نظر دوڑائیں گے تو ان کی نظر عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی، نعیم ابن حماد الحاوی للسیوطی۔

حوالہ احادیث	علامات قیامت بترتیب زمانی
از حدیث نمبر ا تا نمبر ۱۱۶ (علاوہ حدیث نمبر ۲۷ و نمبر ۴۷ و نمبر ۸۶ تا نمبر ۹۱ و نمبر ۹۸ کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بارے میں ہیں)	۸۵- غرض (نماز فجر کے وقت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔
نمبر ۵ مسلم	۸۶- نزول کے وقت وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ (۱)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ''

نمبر ۶ مسلم، احمد، حاکم وغیرہم و نمبر ۹۷ در منثور، ابن جریر	۸۷- آپ مشہور صحابی حضرت عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ ہوں گے۔ (۲)
نمبر ۱۰ ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، احمد، ابن حبان، ابن جریر نمبر ۱۱۵ احمد۔	۸۸- قد و قامت درمیانہ، رنگ سرخ و سفید۔

---

(۱) کعب احبارؒ کے اثر (حدیث نمبر ۱۱۴) میں ہے کہ ''آپ کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے، تاریخ دمشق ابن عساکر۔

(۲) نیز ابن زید کے اثر (حدیث نمبر ۹۷) میں یہ بھی ہے کہ اس وقت آپ کہولت کی عمر میں ہوں گے۔ لقولہ تعالیٰ: ویکلم الناس فی المهد و کهلا''۔ در منثور، ابن جریر۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۸۹- اور بال شانوں تک پھیلے ہوئے)[1] سیدھے صاف اور چمکدار ہوں گے جیسے غسل کے بعد ہوتے ہیں۔	نمبر ۱۰ ابوداؤد وغیرہ مع حاشیہ از بخاری ونمبر ۱۱۵ احمد۔
۹۰- سر جھکائیں گے تو اس سے موتیوں کی مانند قطرے ٹپکیں گے (یا ٹپکتے[2] ہوئے معلوم ہوں گے)۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ ونمبر ۱۵ و نمبر ۱۰۷ الحاوی ابوعمرو الدانی و۱۱۴ تاریخ دمشق۔
۹۱- جسم پر ایک زرہ۔	نمبر ۶۸ معمر وغیرہ
۹۲- اور ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے[3] ہوں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۰ ابوداؤد ونمبر ۱۱۵ احمد
۹۳- جس جماعت میں آپ کا نزول ہوگا، وہ اس زمانہ کے صالح ترین آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں پر مشتمل ہوں گی۔	نمبر ۶۹ دیلمی
۹۴- ان کے استفسار پر آپ اپنا تعارف کرائیں گے۔	نمبر ۶۸ معمر وغیرہ

---

(۱) صحیح مسلم کتاب الایمان کی ایک حدیث میں ہے "عیسیٰ جعد مربوع" یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بال گھنگریالے ہیں، اور اکثر احادیث میں ہے کہ سیدھے (سبط) ہوں گے، دونوں قسم کی حدیثوں میں تطبیق علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کی ہے کہ جہاں سیدھا (سبط) فرمایا وہاں مراد یہ ہے کہ زیادہ پیچ دار نہ ہوں گے اور جہاں پیچ دار فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ بالکل سیدھے بھی نہ ہوں گے جس کا حاصل یہ ہے کہ بال نہ بہت پیچ دار ہوں گے نہ بالکل سیدھے بلکہ کسی قدر گھنگریالے ہوں گے۔

(شرح نووی مع صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۴)

(۲) روایات دونوں طرح کی ہیں، قوسین کا مضمون صرف حدیث نمبر ۵ ونمبر ۱۰۷ میں ہے

(۳) کعب احبارؒ کے اثر (حدیث نمبر ۱۱۴) میں یہ بھی ہے کہ وہ دو کپڑے ملائم ہوں گے، ایک چادر ہوگی دوسرا تہبند) تاریخ دمشق ابن عساکر۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۹۵-اور دجال سے جہاد کے بارے میں ان کے جذبات وخیالات معلوم فرمائیں گے۔	نمبر ۳۱ احمد، حاکم ونمبر ۶۸ درمنثور، معمر
۹۶-اس وقت مسلمانوں کے امیر امام مہدی ہوں گے۔	نمبر ۲ مع حاشیہ ونمبر ۱۰۴ الحاوی للسیوطی، واخبار المہدی لابی نعیم ونمبر ۱۰۵ الحاوی ابوعمرو الدانی ونمبر ۱۱۲ الحاوی، ابونعیم۔
۹۷-جن کاظہور نزول عیسیٰ سے پہلے ہو چکا ہوگا۔	نمبر ۲۷ نسائی، ابونعیم، حاکم، کنز العمال ونمبر ۶۶ مشکوۃ رزین ونمبر ۱۱۲ الحاوی للسیوطی، ابونعیم

''مقام نزول، وقت نزول اور امام مہدی''

۹۸-حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کی مشرقی سمت میں سفید منارے کے پاس (یا بیت المقدس(۱) میں امام مہدی کے پاس) ہوگا۔	ص ۵ مسلم وغیرہ مع حاشیہ ونمبر ۳۰ طبرانی، ابن عساکر نمبر ۴۵ التاریخ الکبیر للبخاری، تاریخ

(۱) بیت المقدس کی صراحت صرف حدیث نمبر ۱۰۵ میں ہے اور حدیث نمبر ۵ ونمبر ۳۰ ونمبر ۴۵ میں صراحت ہے کہ نزول دمشق کی مشرقی سمت میں سفید منارے کے پاس ہوگا، ہوسکتا ہے کہ آسمان سے نزول تو دمشق کی مشرقی سمت میں سفید منارے کے پاس ہی ہومگر اخیر شب میں آپ بیت المقدس کے محصور مسلمانوں کے پاس پہنچ جائیں، جہاں امام مہدی بھی ہوں گے دوسری متعدد احادیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں اور حدیث نمبر ۱۱۰ میں ہے کہ نزول امام مہدی کے پاس ہوگا اس میں مقام کا نام مذکور نہیں اور کعب احبارؒ کے اثر ۱۱۴ میں ہے کہ نزول دمشق کے مشرقی دروازے پر سفید پل کے پاس ہوگا۔ تاریخ دمشق ابن عساکر۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
	ابن عساکر المختارہ و نمبر ۱۰۵ الحاوی، ابوعمرو الدانی و نمبر ۱۱۰ الحاوی، نعیم بن حماد۔
۹۹-اس وقت امام (مہدی) نماز فجر پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکے ہوں گے۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ، نمبر ۱۰۷ الحاوی، ابوعمرو الدانی و نمبر ۱۱۵ الحاوی، ابونعیم
۱۰۰-اور نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی	نمبر ۷ مسلم و نمبر ۱۳ ابن ماجہ و نمبر ۱۱۵ الحاوی للسیوطی ابونعیم
۱۰۱- امام (مہدی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لئے بلائیں گے مگر وہ انکار کریں گے۔	نمبر ۳-مسلم، احمد و نمبر ۱۳ ابن ماجہ، نمبر ۱۶ احمد نمبر ۳۱ احمد، حاکم و نمبر ۱۰۴ الحاوی، اخبار المہدی لابی نعیم و نمبر ۱۰۵ الحاوی، سنن ابی عمرو الدانی و نمبر ۱۰۶ ابو یعلیٰ و نمبر ۱۰۷ سیوطی، ابوعمرو الدانی
۱۰۲-اور فرمائیں گے کہ (یہ اس امت کا اعزاز ہے کہ) اس کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں۔	نمبر ۳ مسلم، نمبر ۱۶ احمد و نمبر ۱۰۴ سیوطی، ابونعیم و نمبر ۱۰۵ سیوطی، ابوعمرو الدانی و نمبر ۱۰۶ ابویعلی

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۰۳- جب امام (مہدی) پیچھے ہٹنے لگیں گے تو آپ (ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر) فرمائیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ و نمبر ۳۱ احمد، حاکم
۱۰۴- کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہوچکی ہے۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ نمبر ۱۰۷ الحاوی، ابوعمر والدانی و نمبر ۱۱۵ الحاوی، ابونعیم
۱۰۵- چنانچہ اس وقت کی نماز امام مہدی ہی پڑھائیں گے۔	نمبر ۲ بخاری و مسلم مع حاشیہ نمبر ۱۳ ابن ماجہ، و نمبر ۱۱۶ احمد و نمبر ۱۱۵ الحاوی، ابونعیم
۱۰۶- اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے پیچھے پڑھیں گے۔	نمبر ۱۴ کنز العمال، ابونعیم و نمبر ۱۰۷ الحاوی ابوعمر والدانی و نمبر ۱۱۰ الحاوی، نعیم بن حماد و نمبر ۱۱۱ الحاوی، ابن ابی شیبہ
۱۰۷- اور رکوع سے اٹھ کر "سمع الله لمن حمده" کے بعد یہ جملہ فرمائیں گے۔ "قتل الله الدجال واظهر المؤمنين"(۱)	نمبر ۲۴ ابن حبان، مجمع الزوائد، سعایہ شرح شرح وقایہ

(۱) اس کی تشریح حصۂ دوم میں حدیث نمبر ۲۴ کے حاشیہ پر ملاحظہ فرمائیں، رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

''دجال سے جنگ''

۱۰۸- غرض نماز فجر سے فارغ ہوکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ کھلوائیں گے جس کے پیچھے دجال ہوگا، اور اس کے ساتھ ستر ہزار مسلح یہودی ہوں گے۔	نمبر۱۱۳ ابن ماجہ
۱۰۹- آپ ہاتھ کے اشارہ سے فرمائیں گے کہ میرے اور دجال کے درمیان سے ہٹ جاؤ۔	نمبر۳۶ حاکم، ابن عساکر
۱۱۰- دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے (یا جیسے رانگ اور چربی پگھلتی ہے)	نمبر۷ مسلم و نمبر۱۱۳ ابن ماجہ نمبر۱۱۴ احمد، نمبر۱۱۶ احمد، نمبر۳۱ احمد، حاکم و نمبر۳۴ ابن ابی شیبہ، کنز العمال، ۳۶ حاکم، ابن عساکر و نمبر۶۸ معمر۔
۱۱۱- اس وقت جس کافر پر عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا پہنچے گی مرجائے گا اور جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہیں تک سانس پہنچے گا۔	نمبر۵ مسلم
۱۱۲- مسلمان پہاڑ سے اتر کر دجال کے لشکر پر ٹوٹ پڑیں گے اور یہودیوں پر ایسا رعب چھائے گا کہ ڈیل ڈول والا یہودی تلوار تک نہ اٹھا سکے گا۔	نمبر۶۸ معمر وغیرہ

حوالہ احادیث	علامات قیامت بترتیب زمانی
نمبر ۲۱ حاکم، الدر لمنثور	۱۱۳- غرض جنگ ہوگی۔
نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ	۱۱۴- اور دجال بھاگ کھڑا ہوگا۔

”قتل دجال اور مسلمانوں کی فتح“

نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۶ مسلم، احمد، حاکم وغیرہم و نمبر ۳۱ احمد، حاکم	۱۱۵- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے۔
نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ	۱۱۶- اور فرمائیں گے کہ میری ایک ضرب تیرے لئے مقدر ہو چکی ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا۔
نمبر ۷ مسلم و نمبر ۱۴ احمد، نمبر ۱۱۶ احمد۔	۱۱۷- اس وقت آپ کے پاس (دو نرم تلواریں اور ایک حربہ ہوگا۔
نمبر ۵ تا نمبر ۷ و نمبر ۱۰ ابوداؤد نمبر ۱۱ ترمذی، احمد، و نمبر ۱۳ و نمبر ۱۶ احمد و نمبر ۲۰ حاکم نمبر ۳۱، و نمبر ۳۳ احمد، ابن ابی	۱۱۸- جس سے آپ دجال کو (باب لد پر) (۱) قتل کردیں گے۔

---

(۱) لُد فلسطین کا ایک مقام ہے جس کی تعیین مستند احادیث مرفوعہ میں کی گئی ہے یہ مقام آج کل یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور یہاں نام نہاد اسرائیل حکومت کا ایک ایرپورٹ بھی ہے۔ رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
	شیبہ، ونمبر ۳۴ ابن ابی شیبہ، کنز العمال ونمبر ۳۸ طبرانی، فتح الباری ونمبر ۵۵ الاشاعۃ ونمبر ۶۵ درمنثور، ابن جریر ونمبر ۶۷ درمنثور طبرانی ونمبر ۶۸ معمر ونمبر ۷۵ ابن ابی شیبہ و ۸۲ ابن جریر ونمبر ۹۷ درمنثور، ابن جریر، نمبر ۱۰۰ درمنثور و ۱۰۸ حاکم، الحاوی ونمبر ۱۰۹ الحاوی، تفسیر ابن ابی حاتم۔
۱۱۹- پاس ہی ''افیق نامی گھاٹی'' ہوگی۔	نمبر ۳۵ ابن ابی شیبہ۔
۱۲۰- حربہ اس کے سینہ کے بیچوں بیچ لگے گا۔	نمبر ۱۱۶ احمد
۱۲۱- اور عیسیٰ علیہ السلام اس کا خون جو آپ کے حربہ پر لگ گیا ہوگا، مسلمانوں کو دکھائیں گے۔	نمبر ۷ مسلم
۱۲۲- بالآخر دجال کے ساتھی (یہودیوں) کو شکست ہوجائے گی۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ، نمبر ۱۶ احمد، نمبر ۱۷ حاکم، ونمبر ۲۰ حاکم، نمبر ۳۱ احمد، حاکم، ونمبر ۳۴ مسلم، ابن ابی شیبہ، کنز العمال۔
۱۲۳- اور ان کو مسلمان (چن چن کر) قتل کریں گے۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ، نمبر ۳۱ احمد، حاکم ونمبر ۳۴ ابن ابی شیبہ و نمبر ۳۶ حاکم، کنز العمال۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۲۴-کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے گی۔	نمبر ۱۳ا ابن ماجہ، نمبر ۱۶ا احمد وغیرہ
۱۲۵-حتیٰ کہ درخت اور پتھر بول اٹھیں گے کہ یہ (ہمارے پیچھے) کافر (یہودی چھپا ہوا) ہے (آ کر اسے قتل کر دو)	نمبر ۱۳ا ابن ماجہ نمبر ۱۴ا احمد، نمبر ۱۶ا احمد نمبر ۱۷ا حاکم نمبر ۳۱ احمد، حاکم، نمبر ۳۴ مسلم، ابن ابی شیبہ۔
۱۲۶-باقی ماندہ تمام اہل کتاب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔	نمبر ا بخاری و مسلم، احمد، نمبر ۴ احمد، نمبر ۷۶ در منثور، حاکم تا نمبر ۷۸ ابن جریر وغیرہ، ونمبر ۸۰ در منثور، ابن المنذر، ونمبر ۸۱ عبد الرزاق، عبد بن حمید، در منثور و نمبر ۸۲ تا ۸۴ ابن جریر و نمبر ۸۵ در منثور، ابن ابی حاتم و نمبر ۱۰۰ در منثور۔
۱۲۷-عیسیٰ علیہ السلام (اور مسلمان) خنزیر کو قتل کریں گے اور (صلیب توڑ دیں گے)[۱]	نمبر ا بخاری، مسلم، احمد وغیرہ ۴ احمد و نمبر ۱۰ا ابو داؤد و نمبر ۱۲ا ابن ماجہ و نمبر ۱۵ا احمد، و نمبر ۳۶ حاکم، کنز العمال نمبر ۶۷ در منثور، الطبرانی

(۱) یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے۔

حوالہ احادیث	علامات قیامت بترتیب زمانی
نمبر ۵ مسلم وغیرہ	۱۲۸- پھر آپ کی خدمت میں اطراف واکناف کے لوگ جو دجال (کے دھوکہ فریب) سے بچے رہے ہوں گے حاضر ہوں گے اور آپ ان کو جنت میں عظیم درجات کی خوشخبری دے کر دلاسا وتسلی دیں گے۔
نمبر ۱۴ احمد	۱۲۹- پھر لوگ اپنے اپنے وطن واپس ہو جائیں گے۔
نمبر ۴۰ الدر المنثور والحکیم الترمذی	۱۳۰ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کی خدمت وصحبت میں رہے گی۔
نمبر ۴ مسلم، احمد، حاکم ونمبر ۷۰ ابن عساکر، کنز العمال	۱۳۱- حضرت (۱) عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے، وہاں سے حج یا عمرہ (یا دونوں (۲)) کریں گے۔
نمبر ۴ حاکم ونمبر ۶۲ مجمع الزوائد، روح المعانی، عند قولہ تعالیٰ ’’و خاتم النبیین۔‘‘	۱۳۲- اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر جا کر سلام عرض کریں گے اور آپ ان کے سلام کا جواب دیں گے۔

(۱) اس کے اور اگلے واقعہ کے بارے میں صراحت نہیں ملی کہ یہ یاجوج ماجوج کے واقعہ سے پہلے ہوں گے یا بعد۔ رفیع

(۲) یہ لفظ صرف حدیث نمبر ۴ میں ہے جو مرفوع ہے۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

"یاجوج ماجوج"

۱۳۳-لوگ امن وچین کی زندگی بسر کررہے ہوں گے کہ یاجوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی۔	نمبر ۱۰۸ حاکم، السیوطی فی الحاوی
۱۳۴-اور یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ، ونمبر ۸ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ وآیت قرآنیہ برحاشیہ حدیث نمبر ۸، و نمبر ۲۳ طبرانی، حاکم ونمبر ۳۶ حاکم، ابن عساکر ونمبر ۵۷ ابن ابی شیبہ، نمبر ۵ مسلم وغیرہ۔
۱۳۵-اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ مسلمانوں کو طور کی طرف جمع کرلیں کیونکہ یاجوج وماجوج کا مقابلہ کسی کے بس کا نہ ہوگا۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ
۱۳۶-یاجوج ماجوج اتنی بڑی تعداد میں تیزی سے نکلیں گے کہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ ونمبر ۱۱۴ احمد
۱۳۷-وہ شہروں کو روند ڈالیں گے زمین میں (جہاں پہنچیں گے)[1] تباہی مچادیں گے اور جس پانی پر گذریں گے اسے پی کر ختم کردیں گے۔	نمبر ۱۱۴ احمد وغیرہ ونمبر ۵۷ ابن ابی شیبہ وغیرہ ونمبر ۱۰۸ حاکم، الحاوی۔

(۱) قوسین کا مضمون صرف نمبر ۱۱۴ میں ہے۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۳۸- ان کی ابتدائی جماعت جب بحیرہ (طبریہ) پر گذرے گی تو اس کا پورا پانی پی جائے گی اور جب ان کی آخری جماعت وہاں سے گزرے گی تو اسے دیکھ کر کہے گی "یہاں کبھی پانی (کا اثر) تھا"۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۳۶ حاکم، ابن عساکر
۱۳۹- بالآخر یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اہل زمین پر تو ہم غلبہ پا چکے، آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کریں۔	نمبر ۳۶ حاکم، ابن عساکر
۱۴۰- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اس وقت محصور ہوں گے جہاں غذا کی سخت قلت کے باعث لوگوں کو ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ

"یاجوج ماجوج کی ہلاکت"

۱۴۱- لوگوں کی شکایت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا فرمائیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۱۴ احمد
۱۴۲- پس اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں (اور کانوں) میں ایک کیڑا (اور حلق میں ایک پھوڑا) نکال دے گا۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۳۶ حاکم، ابن عساکر و نمبر ۱۰۸ حاکم السیوطی فی الحاوی۔
۱۴۳- جس سے سب کے جسم پھٹ جائیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۴۴-اور وہ سب (دفعۃً) ہلاک ہو جائیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۴ااحمد و نمبر ۳۶ حاکم، ابن عساکر و نمبر ۱۰۸ حاکم، السیوطی فی الحاوی
۱۴۵-اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین [1] پر اتریں گے مگر پوری زمین یاجوج ماجوج کی لاشوں کی (چکناہٹ اور) بدبو سے بھری ہوگی۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۴ااحمد و نمبر ۱۰۸ حاکم، السیوطی فی الحاوی
۱۴۶-جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔	نمبر ۳۶ حاکم، ابن عساکر و نمبر ۱۰۸ حاکم وغیرہ
۱۴۷-تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (اور ان کے ساتھی) دعا کریں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۰۸ حاکم وغیرہ
۱۴۸- پس اللہ تعالیٰ (ایک ہوا اور) لمبی گردنوں والے (بڑے بڑے) پرندے بھیج دے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر (سمندر میں اور) جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۳۶ حاکم، ابن عساکر وغیرہما و نمبر ۱۰۸ حاکم وغیرہ
۱۴۹- پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دے گی۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۴ااحمد
۱۵۰-اور زمین اپنی اصلی حالت پر ثمرات و برکات سے بھر جائے گی۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ

(۱) کوہ طور سے۔ رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برکات''

۱۵۱- دنیا میں آپ کا نزول (وقیام) امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے ہوگا۔	نمبر ۱ بخاری، مسلم، نمبر ۳۳ ۱ احمد، ونمبر ۳۸ طبرانی، کنز العمال
۱۵۲- اور اس امت میں آپ رسول اللہ کے خلیفہ ہوں گے۔	نمبر ۶۷ درمنثور، طبرانی
۱۵۳- چنانچہ آپ قرآن و حدیث (اور اسلامی شریعت) پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے۔	نمبر ۳۸ طبرانی وغیرہ ونمبر ۵۵ الاشاعۃ ابوالشیخ ابن حیان
۱۵۴- اور (نمازوں میں)[1] لوگوں کی امامت کریں گے۔	نمبر ۴ احمد، ونمبر ۲۴ ابن حبان، بزار مع حاشیہ
۱۵۵- آپ کا نزول اس امت کے آخری دور میں ہوگا۔	نمبر ۱۸ کنز العمال، درمنثور و ۱۹ ابن ابی شیبہ، حاکم، حکیم ترمذی، درمنثور، ونمبر ۲۷ نسائی، تاریخ حاکم، ابونعیم،

(۱) اس کی صراحت صرف حدیث نمبر ۴ میں ہے، البتہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اثر (حدیث نمبر ۷۰) میں یہ صراحت بھی ہے کہ آپ نمازیں اور جمعہ پڑھایا کریں گے، ابن عساکر، وکنز العمال اور کعب احبارؒ کے اثر (حدیث نمبر ۱۱۵ میں یہ تفصیل بھی ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کی نماز تو امام مہدیؒ پڑھائیں گے اور بعد میں امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کریں گے، نعیم بن حماد الحاوی

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
	ابن عساکر وغیرہم و ۶۴ کنز العمال، حلیۃ ابی نعیم و نمبر ۶۵ در منثور، ابن جریر و نمبر ۶۶ مشکوۃ رزین۔
۱۵۶- اور نزول کے بعد دنیا میں چالیس سال قیام کریں گے۔	نمبر ۱۰ ابوداؤد، در منثور نمبر ۳۳ احمد نمبر ۵۳ مرقاۃ الصعود نمبر ۵۵ الاشاعۃ
۱۵۷- اسلام کے دور اول کے بعد یہ اس امت کا بہترین دور ہوگا۔	۶۴ کنز العمال، ابونعیم
۱۵۸- آپ کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔	نمبر ۹ نسائی، احمد، المختارہ، اوسط طبرانی
۱۵۹- اور جو لوگ اپنا دین بچانے کے لئے آپ سے جا ملیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں گے۔	نمبر ۵۲ کنز العمال، نعیم بن حماد
۱۶۰- اس زمانہ میں اسلام کے سوا دنیا کے تمام ادیان و مذاہب مٹ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر باقی نہ رہے گا۔	نمبر ۱۰ ابوداؤد، در منثور نمبر ۱۳ ابن ماجہ ۱۵ احمد، و ۸۱ عبدالرزاق، عبد بن حمید، نمبر ۸۵ در منثور، ابن ابی حاتم
۱۶۱- جہاد موقوف ہو جائے گا۔[1]	نمبر ۱ بخاری، مسلم۔

---

(۱) کیونکہ کوئی کافر ہی باقی نہ ہوگا جس سے جہاد کیا جائے یا جزیہ و خراج وصول کیا جائے، رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۶۲- اور نہ خراج وصول کیا جائے گا۔	نمبر۴ احمد
۱۶۳- نہ جزیہ	نمبر۱۰ ابوداؤد، ونمبر۱۲ ابن ماجہ، ونمبر۱۵ احمد ونمبر۳۶ حاکم و نمبر۶۷ درمنثور، الطبرانی، مجمع الزوائد۔
۱۶۴- مال وزر لوگوں میں اتنا عام کردیں گے کہ مال کوئی قبول نہ کرے گا(۱)	نمبر۱ بخاری ومسلم وغیرہما و نمبر۴ احمد ونمبر۱۲ ابن ماجہ
۱۶۵- زکوٰۃ وصدقات کا لینا ترک کردیا جائے گا۔	نمبر۱۳ ابن ماجہ وغیرہ
۱۶۶- اور لوگ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند کریں گے۔	نمبر۱ بخاری، مسلم
۱۶۷- ہر قسم کی دینی ودنیوی برکات نازل ہوں گی۔(۲)	نمبر۵ مسلم وغیرہ
۱۶۸- پوری دنیا امن وامان سے بھر جائے گی۔	نمبر۱۳ ابن ماجہ وغیرہ نمبر۱۵ احمد، ونمبر۶۷ طبرانی وغیرہ
۱۶۹- سات سال تک کسی بھی دو کے درمیان عداوت نہ پائی جائے گی۔	نمبر۶ مسلم، احمد، کنز العمال، درمنثور

(۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اثر (حدیث نمبر۵۱) میں ہے کہ لوگ ان کی بدولت دوسروں سے مستغنی ہوجائیں گے، ابن عساکر، کنز العمال۔

(۲) ابوہریرہؓ کے اثر (حدیث نمبر۷۰) میں ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام حلال اشیاء کی فراوانی کردیں گے (ابن عساکر، کنز العمال) یعنی ان کے زمانہ میں حلال اشیاء کثرت سے پیدا ہوں گی۔ رفیع۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث
۱۷۰-سب کے دلوں سے (بخل) وکینہ اور بغض وحسد نکل جائے گا۔	نمبر ا ونمبر ۶ مسلم وغیرہ ونمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ ونمبر ۵۶ کنز العمال، ابونعیم۔
۱۷۱-چالیس سال تک نہ کوئی مرے گا نہ بیمار ہوگا۔	نمبر ۱۰۸ حاکم، سیوطی فی الحاوی
۱۷۲-ہر زہریلے جانور کا زہر نکال لیا جائے گا۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ
۱۷۳-سانپ (اور بچھو) بھی کسی کو ایذا نہ دیں گے۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ ونمبر ۵۶ کنز العمال، ابونعیم، ونمبر ۱۰۸ حاکم، السیوطی
۱۷۴-بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔	نمبر ۱۵ احمد
۱۷۵-یہاں تک کہ بچہ اگر سانپ کے منہ میں بھی ہاتھ دے گا تو وہ گزند نہ پہنچائے گا۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ
۱۷۶-درندے بھی کسی کو کچھ نہ کہیں گے۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ نمبر ۱۰۸ حاکم السیوطی فی الحاوی۔
۱۷۷-آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا۔	نمبر ۵۶ کنز العمال، ابونعیم۔
۱۷۸-حتیٰ کہ کوئی لڑکی شیر کے دانت کھول کر دیکھے گی تو وہ اسے کچھ نہ کہے گا۔	نمبر ۱۳ ابن ماجہ وغیرہ
۱۷۹-اونٹ شیروں کے ساتھ چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے۔	نمبر ۱۵ احمد

حوالہ احادیث	علامات قیامت بترتیب زمانی
نمبر ۱۱۳ ابن ماجہ	۱۸۰- بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ایسا رہے گا جیسے کتا ریوڑ کی حفاظت کے لئے رہتا ہے۔
۵۶ کنز العمال، ابونعیم	۱۸۱- زمین کی پیداواری صلاحیت اتنی بڑھ جائے گی کہ بیج ٹھوس پتھر میں بھی بویا جائے گا تو اگ آئے گا۔
نمبر ۱۰۸ حاکم، السیوطی فی الحاوی	۱۸۲- ہل چلائے بغیر بھی ایک مد سے سات سو مد گندم پیدا ہوگا۔
نمبر ۵ مسلم وغیرہ	۱۸۳- ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ اسے ایک جماعت کھائے گی، اور اس کے چھلکے کے نیچے لوگ سایہ حاصل کریں گے۔
نمبر ۵ مسلم وغیرہ	۱۸۴- دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی بہت بڑی جماعت کو، ایک گائے پورے قبیلہ کو اور ایک بکری پوری برادری کو کافی ہوگی۔
نمبر ۵۶ کنز العمال، ابونعیم	۱۸۵- غرض نزول عیسیٰ کے بعد زندگی بڑی خوش گوار ہوگی۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

''عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح اور اولاد''

۱۸۶-حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نزول کے بعد)[۱] دنیا میں نکاح[۲] فرمائیں گے۔	نمبر ۵۸ مشکوۃ، ابن الجوزی، کنز العمال، و نمبر ۶۳ فتح الباری نعیم بن حماد و نمبر ۱۰۱ الخطط للمقریزی
۱۸۷-اور آپ کے اولاد بھی ہوگی۔	نمبر ۵۸ مشکوۃ ابن الجوزی، کنز العمال و نمبر ۱۰۱ الخطط للمقریزی۔
۱۸۸-(نکاح[۳] کے بعد) دنیا میں آپ کا قیام انیس سال رہے گا۔	نمبر ۶۳ فتح الباری، نعیم بن حماد

---

(۱) اس کی تصریح صرف حدیث نمبر ۵۸ میں ہے۔

(۲) حدیث مرفوع ۱۰۱ میں ہے کہ یہ نکاح حضرت شعیبؑ کی قوم یعنی قبیلۂ جذام میں ہوگا، یہ حدیث علامہ مقریزی نے ''الخطط'' میں بغیر سند کے ذکر کی ہے۔

(۳) حدیث ہذا میں اس کی پوری صراحت نہیں البتہ الفاظ حدیث سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ انیس سال کی مدت نکاح کے بعد ہے نیز حدیث نمبر ۱۰، نمبر ۳۳، نمبر ۵۳ و نمبر ۵۵ بھی اسی کی مؤید ہیں ۱۲ رفیع

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

”آپ کی وفات اور جانشین“

۱۸۹- پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔	نمبر ۱۰ ابوداؤد، نمبر ۱۵ احمد، و نمبر ۵۵ الاشاعۃ للبرزنجی و نمبر ۵۷ ابن جریر، درمنثور، نمبر ۷۶ حاکم تا نمبر ۷۸ درمنثور، ابن جریر بحوالہ آیت قرآنیہ و نمبر ۸۴ ابن جریر و نمبر ۸۵ ابن ابی حاتم، درمنثور
۱۹۰- اور مسلمان نماز جنازہ پڑھ (کر آپ کو دفن کریں) گے (۱)	نمبر ۱۰ ابوداؤد وغیرہ و نمبر ۱۵ احمد
۱۹۱- لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق قبیلۂ بنی تمیم کے ایک شخص کو جس کا نام مقعد ہوگا، خلیفہ مقرر کریں گے۔	نمبر ۵۵ الاشاعۃ للبرزنجی
۱۹۲- پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا۔	نمبر ۵۵ الاشاعۃ للبرزنجی

---

(۱) اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی حدیث موقوف ۲۶ میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کیا جائے گا، ترمذی اور عبداللہ بن سلامؓ ہی کی حدیث موقوف نمبر ۵۹ میں یہ بھی ہے کہ ”عیسیٰ ابن مریم کو رسول اللہ ﷺ اور ان کے دو رفیقوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا پس عیسیٰ علیہ السلام کی قبر چوتھی ہوگی، رواہ البخاری فی تاریخہ والطبرانی کما فی الدر المنثور

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

''متفرق علامات قیامت''

۱۹۳-اور آپ کے بعد اگر کسی کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت تک اس پر سواری کی نوبت نہیں آئے گی[1]	نمبر ۳۹ ابن ابی شیبہ، ابن عساکر، کنز العمال و نمبر ۴۴ نعیم بن حماد، کنز العمال
۱۹۴-زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات ہوں گے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔	نمبر ۸ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ و نمبر ۲۳ طبرانی حاکم، ابن مردویہ، کنز العمال

(۱) ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ دوسری قسم کی سواریوں کا رواج ہوگا اور گھوڑے کی سواری بالکل متروک ہوجائے گی، یا یہ مراد ہو کہ جہاد کے لئے سواری نہ ہوگی کیونکہ جہاد قیامت تک منقطع رہے گا، یا پھر یہاں قیامت سے قیامت کی کوئی بڑی علامت مثلاً آفتاب کا مغرب سے طلوع یا دابۃ الارض یا دخان یا سب مؤمنین کی موت مراد ہو کیونکہ احادیث میں بعض علامات قیامت کو بھی قیامت سے تعبیر کیا گیا ہے جس کی تفصیل ہم نے فہرست سے پہلے، اسباب تعارض'' کے ذیل میں ذکر کی ہے، یہ توجیہات اس لئے ضروری ہے کہ دوسری روایات کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت تک کم از کم (ایک سو بیس ۱۲۰) سال ضرور لگیں گے مثلاً حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اثر (حدیث ۵۴) میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد قیامت سے پہلے ایک سو بیس برس تک عرب لوگ شرک و بت پرستی میں مبتلا رہیں گے، الاشاعۃ للبرزنجی۔
اور فتح الباری میں تو حضرت عمرو بن العاصؓ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آفتاب کے مغرب سے طلوع کے بعد لوگ دنیا میں ایک سو بیس سال تک رہیں گے پھر قیامت آئے گی، دیکھئے عربی حاشیہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص ۲۳۱ طبع حلب۔

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

”دھواں“

۱۹۵-ایک خاص دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔	نمبر ۸ مسلم، ابوداؤد وغیرہما مع آیت قرآنیہ بر حاشیہ ۲۳ طبرانی، حاکم
۱۹۶-اس سے مؤمنین کو تو زکام سا محسوس ہوگا مگر کفار کے سر ایسے ہو جائیں گے جیسے انہیں آگ پر بھون دیا گیا ہو۔	حاشیہ حدیث نمبر ۸ بحوالہ تفسیر ابن جریر مرفوعاً و موقوفاً

”آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا“

۱۹۷-قیامت کی ایک علامت یہ ہوگی کہ ایک روز آفتاب مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا۔	نمبر ۸ مسلم وغیرہ و نمبر ۲۳ طبرانی، حاکم، ابن مردویہ و نمبر ۱۰۸ حاکم السیوطی فی الحاوی
۱۹۸-جسے دیکھتے ہی سب کافر ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت ان کا ایمان قبول نہ کیا جائے گا اور گنہگار مسلمانوں کی توبہ بھی اس وقت قبول نہ ہوگی۔	حاشیہ حدیث نمبر ۸ بحوالہ صحیح بخاری و آیت قرآنیہ

علامات قیامت بترتیب زمانی	حوالہ احادیث

''دابۃ الارض''

۱۹۹-اور ایک جانور(۱) زمین سے نکلے گا	نمبر ۸ مسلم وغیرہ و نمبر ۲۳ طبرانی، حاکم، ابن مردویہ
۲۰۰-جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔	آیت قرآنیہ بر حاشیہ حدیث نمبر ۸

''یمن کی آگ''

۲۰۱-پھر ایک آگ یمن (عدن کی گہرائی) سے نکلے گی جو لوگوں کو محشر (شام) کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔	نمبر ۸ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ مع حاشیہ و ۲۳ طبرانی، حاکم، ابن مردویہ، و ۳۷ تفسیر ابن جریر، درمنثور
۲۰۲-اور سب مؤمنین کو ملک شام میں جمع کر دے گی۔	حاشیہ بر حدیث نمبر ۸ بحوالہ احمد، نسائی، ابوداؤد و ترمذی، حاکم
۲۰۳-مقعد کی موت کے بعد تیس سال گذرنے نہ پائیں گے کہ قرآن لوگوں کے سینوں اور مصاحف سے اٹھالیا جائے گا۔	نمبر ۵۵ الاشاعۃ
۲۰۴-پہاڑ اپنے مرکزوں سے ہٹ جائیں گے اس کے بعد قبض ارواح ہوگا۔	نمبر ۱۷ حاکم

(۱) یعنی دابۃ الارض۔

حوالہ احادیث	علامات قیامت بترتیب زمانی

''مومنین کی موت اور قیامت''

۲۰۵- ایک (خوش گوار)[1] ہوا آئے گی جو تمام مؤمنین کی روحیں قبض کرلے گی، اور کوئی مؤمن دنیا میں باقی نہ رہے گا	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۱۶ الحاوی للسیوطی، نعیم بن حماد
۲۰۶- پھر دنیا میں صرف بدترین لوگ[2] رہیں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ
۲۰۷- اور گدھوں کی[3] طرح جماع کیا کریں گے۔	نمبر ۵ مسلم وغیرہ
۲۰۸- پہاڑ دھن دیئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح پھیلا کر سیدھی کردی جائے گی، اس کے بعد قیامت کا حال پورے دنوں کی اس گابھن کی طرح ہوگا جس کے مالک ہر وقت اس انتظار میں ہوں کہ دن رات میں نہ معلوم کب بچہ جن دے۔	نمبر ۱۱۴ احمد
۲۰۹- بالآخر انہی بدترین لوگوں پر قیامت آجائے گی[4]	نمبر ۵ مسلم وغیرہ و نمبر ۱۱۶ سیوطی نعیم بن حماد

---

(۱) یہ لفظ صرف حدیث نمبر ۵ میں ہے

(۲) کعب احبار کے اثر (حدیث نمبر ۱۱۶) میں ہے کہ یہ لوگ نہ کسی دین کو جانتے ہوں گے نہ سنت کو مؤمنین کی موت کے بعد یہ لوگ سو سال تک رہیں گے انہی پر قیامت آئے گی نعیم بن حماد الحاوی۔

(۳) یعنی کھلم کھلا، حدیث نمبر ۱۱۶ میں جو کعب احبار پر موقوف ہے اس کی صراحت ہے۔

(۴) مسلم کی ایک اور حدیث صحیح میں ہے ''لا تقوم الساعة علی احد یقول الله الله ص ۸۴ ج ۱، مسلم ہی کی ایک اور حدیث مرفوع صحیح میں ہے لا تقوم الساعة الا علی اشرار الناس ص ۴۰۶ ج ۲-

قیامت کس طرح آئے گی اس کی ہولناک تفصیلات قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں مختلف عنوانات کے ساتھ بہت کثرت سے بیان کی گئی ہیں مگر حصہ دوم کی احادیث میں وہ تفصیلات نہیں ہیں، اس لئے ہم اس فہرست کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم و الصلوة و السلام علی افضل النبیین و خاتم المرسلین و علی اله و صحبه اجمعین و نسال اللہ شفاعته یوم الدین.

کتبہ

محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

خادم طلبہ و دارالافتاء دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

۲۰ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ

نوادر الفقہ

فقہی رسائل

اور منتخب فتاویٰ کا مجموعہ

جلد اول

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مفتی و صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبہ دارالعلوم کراچی

المقالات الفقهية

لفضيلة الشيخ المفتي محمد رفيع العثماني حفظه الله
رئيس جامعة دار العلوم كراتشي

مكتبة دار العلوم كراتشي ١٤

مسلکِ دیوبند

کسی فرقے کا نہیں

اتّباعِ سُنّت کا نام ہے

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
رئیس دار الافتاء و رئیس جامعہ دار العلوم کراچی

مکتبہ دار العلوم کراچی